توہینِ رسالت کسے کہتے ہیں؟

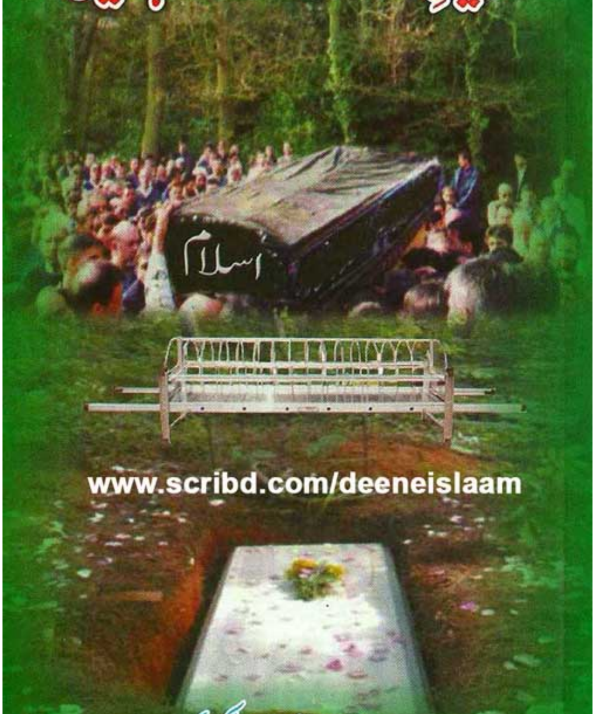

www.scribd.com/deeneislaam

مولانا حافظ عبدالکریم

جامع مسجد، آحمرانی ڈیرہ غازی خان

اللہ سے حال ماضی اور مستقبل پوشیدہ نہیں

ان مجوسیوں نے اللہ کے دین کو دفن کرنا چاہا، اور چراغ مصطفوی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہا یہ ان کا منصوبہ تھا۔ رب کا منصوبہ کچھ اور تھا ملاحظہ فرمایئے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (9/32) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نورانی چراغ (قرآن) کو یہ اپنی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر رہنے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ اس کے بعد کی آیت ملاحظہ فرمایئے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (9/33) وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار گزرے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کب بجھے جسے روشن خدا کرے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ (النور۔12)

جب تم نے یہ بے بنیاد بات سنی تھی تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان کیوں نہ کیا کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان ہے

توہینِ رسالت کسے کہتے ہیں؟

مولانا حافظ عبدالکریم

جامع مسجد، آحمدانی ڈیرہ غازی خان

صرف ناموسِ رسالت پر فدا ہونے والوں کے لئے

جملہ حقوق محفوظ نہیں ہیں مگر مصنف سے اجازت لینا ضروری ہے

کتاب کا نام.................توہین رسالت کسے کہتے ہیں؟

مصنف.............حافظ عبدالکریم

ایڈیشن.................اوّل

سال اشاعت...........2011ء

تعداد.............. تین سو

صفحات...........128

www.scribd.com/deeneislaam

بسم اللہ الرحمن الرحیم

== یہ کتاب کیوں لکھی گئی ==

بات صرف اتنی ہے کہ مجھے میرا ایک دوست بازار میں ملا اس نے طنزیہ طور پر کہا لیجئے مولانا صاحب یہ کتاب پڑھئے دماغ کی چولیں ہل جائیں گی۔(میں یہاں ایک مضافاتی گاؤں میں پیش امام ہوں) کتاب میں نے لے لی نام تھا ''بلندی سے پستی تک'' کتاب میں نے پڑھی حیران رہ گیا۔ کسی صاحب نے حدیث یا روایات پر تنقید کی تھی اپنا پتہ اس لئے نہیں لکھا ہوگا کہ کوئی توہین رسالت کا الزام نہ لگا دے۔

مگر یہ کتاب کمال کی تھی اس میں ایسی حدیثیں یا روایات جمع کی گئیں تھیں۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ازواج مطہراتؓ اور جانثار صحابہ کرامؓ علیہم اجمعین کے شان کے خلاف تھیں۔ لکھنے والے کو اللہ تبارک وتعالی اپنے حفظ وامان میں رکھے اس نے نہایت تکریم کے ساتھ ان کا دفاع کیا تھا۔ اور یہ ثابت کیا تھا کہ یہ شکست خوردہ مجوسیوں نے انتقاماً لکھا ہے، میرے سادہ لوح بھائی اس پر بضد ہیں کہ جو کچھ اہل فارس نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے جس کا نام ''حدیث یا اقوال رسول صلے اللہ علیہ وسلم'' ہیں۔ وہ سب صحیح ہیں۔ ان کو من وعن ماننا پڑے گا۔ ان کو اس سے غرض نہیں کہ ان کو ماننے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کی ازواج مطہراتؓ اور جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تصویر کیا سے کیا بنتی ہے۔ اس کو ماننے والا کیا مسلمان رہتا ہے؟ کوئی مسلمان پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیثوں میں دیئے گئے کردار کا حامل مان سکتا ہے؟ البتہ دوسری جانب یہ ممکن ہے کہ راویان اور جامعین حدیث غلطی کر بیٹھے ہوں۔ یا دشمنانِ دین نے یہ نگینے جڑ کر ہم سے اپنی شکست کا انتقام لیا ہو۔

مجھے یہ علم نہیں کہ ان کو ایک پاک باز، پاک طینت، پاک گفتار، خوش

خلق، علم و دانش کے پیکر، اللہ کے برگزیدہ پیغمبر، ذرّیت ابراہیم علیہ السلام جناب (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے مقابلے میں ایک ایسا پیغمبر کیوں پسند ہے، جو عامیانہ بازاری گفتگو کرتا ہو، جس کے قول اور فعل میں تضادات ہوں، جس کی محفل میں بھی فحش گو اٹھتے بیٹھتے ہوں، جس کی بیوی بھی فحش گفتاری میں ماہر ہو۔ اور یہ ایک جھوٹے پیغمبر کو پسند کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ کی تصدیق ہے کہ۔ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔ (19/41) اگر کوئی اس جلیل القدر پیغمبر جسے رب نے اپنا دوست (خلیل) کہا ہے کی صفائی میں دلیلیں دے کہ وہ سچا ہے تو یہ اس کے مشکور نہیں بلکہ دشمن بن جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟۔

لکھا ہے میری اس کاوش کا مقصد خالصتاً دفاع ناموسِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم، دفاع ناموس ازواج مطہرات ؓ وردفاع تکریم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہے، لہٰذا میری راہنمائی فرمایئے۔ یارب! میری اس کوشش کو قبول فرمایئے اور تمام مسلمان بھائیوں کو خاص کر انہیں جو مساجد اور دارالعلوموں کو آباد کیے ہوئے ہیں انہیں نگاہ بصیرت عطا فرمایئے۔ مجوسی منصوبوں سے روشناس فرمائے، تاکہ انہیں بھی چارے میں ان شاطر شکاریوں کا کانٹا نظر آئے اور ان کی تمام توانائیاں امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو امان دینے میں صرف ہوں۔

چونکہ یہ حدیثیں اقوال اور روایات میں نے پڑھیں تھیں مگر اس وقت امتحان پاس کرنے کی فکر لگی تھی اس پر غور نہیں کیا تھا اب جو نوشہروی نے دھیان دلایا تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں اپنے حصے کا دیا جلا دوں۔ میں اس کتاب میں وہ روایات پیش کر رہا ہوں جو نوشہروی صاحب نے نظر انداز کی ہیں۔

ہر پڑھنے والے سے یہ التماس ہے کہ کتاب کو ابتدائی صفحہ سے پڑھیں تا کہ ان کے علم میں یہ بات آئے کہ جو کچھ میں پیش کر رہا ہوں میں اس کے حق میں نہیں ہوں، میں اس کی مذمت کرتا ہوں، یہ ہماری طرف سے نہیں ہے۔ یہ تو دشمنان دین کا لکھا ہوا مواد ہے اور ہمیں اس پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ یہی ہے بعد کتاب اللہ اصح الکتب۔ اس کو نہ ماننے والا منکر حدیث ہے یعنی کافر ہے۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ حقیقت کیا ہے اور حق پر کون ہے؟۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہینِ رسالت کسے کہتے ہیں؟

معزز قارئین السلام علیکم۔

رازی وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے فارق العقل اسرائیلی روایات کو جس کی پشت پر بسا اوقات بڑے بڑے ثقہ راویوں کے نام تھے نا قابل توجہ قرار دیا۔ مثال کے طور پر۔ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کے سلسلے میں سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر جیسے اہل روایت کہتے ہیں کہ جب خدا نے حضرت آدم کو پیدا کیا، تب ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جس سے چونٹی کی مثل لاکھوں جاندار جھڑ پڑے۔ پھر خدا نے ان سے اپنی خدائی کا اقرار لیا۔ پھر ان کو حضرت آدم کی پیٹھ میں دوبارہ داخل کر دیا۔ رازی کہتے ہیں کہ اس تمثیل میں اشارہ انسان کی فطرت کی طرف ہے جسے خدا نے ایسی بنائی ہے کہ وہ خدا کی خدائی کی شہادت دے رہی ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں جو حضرت ابراہیمؑ کے تین دفعہ جھوٹ بولنے کا ذکر روایتوں میں وارد ہے (تفصیل آپ دیگر کتابوں میں پڑھ چکے ہوں گے) اس کے بارے میں رازی نے یہ موقف اختیار کیا کہ حدیث کے راویوں کو ثقہ مانیں تو ابراہیمؑ جھوٹے ٹھہرتے ہیں اور اگر ابراہیم علیہ السلام کو سچا مانا جائے تو راویوں کی ثقاہت جاتی ہے۔ سو اس بارے میں اہلِ نظر کو اختیار ہے کہ وہ جس موقف کو مناسب سمجھیں اختیار کریں۔ روایتی تفسیروں میں تفسیر طبری کے قصے کہانیوں نے قبولیتِ عامہ حاصل کر لی تھی جس کے سبب یہ خیال عام تھا کہ زہرہ جو بابل کی ایک

فاحشہ عورت تھی محض اسمِ اعظم کے سہارے آسمان پر جا کر ستارہ بن گئی، حضرت یوسف آمادہ گناہ ہوئے، حضرت ایوب پر شیطان کا داؤ چل گیا، حضرت داؤد کا دل اوریا کی بیوی پر مائل ہو گیا یا ذوالقرنین کے اس چشمے پر پہنچنے کا ذکر جہاں سورج غروب ہوتا ہے، وغیرہ خرافات کا آپ نے بڑی ہمت کے ساتھ ابطال کیا۔ علمی راستے کی خامیوں کے باوجود، فی نفسہٖ یہ رازی کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ جس کی واقعی اہمیت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس عہد کی علمی ثقافت سے کسی قدر واقف ہوں جہاں روایتوں پر سوالیہ نشان لگانا گویا تفسیرِ منقولہ کے انکار کے ہم معنی تھا۔

حدیث یا روایت کے صحیح ہونے کے لئے فنِ اسمائے رجال ترتیب دیا گیا۔ پھر ایک بڑا سوال یہ ہے کہ رجال اسناد کے ثقہ ثابت کرنے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ متنِ حدیث بھی صحیح ہو، اس لئے کہ وضاعین اپنی موضوعہ روایات کے ساتھ معتبر سند لگا دیتے تھے تاکہ کوئی ان کو غلط نہ کہہ سکے۔ ان کے پاس سترہ یحیٰ بن معین ہوتے تھے اور سترہ احمد بن حنبل۔ لہٰذا پہلا اصول تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جو روایت جس سند کے ساتھ مروی ہے، اس کی صحت کا ثبوت بہم پہنچایا جائے اور دوسرا یہ کہ جس کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ایک کا قول دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے، اس کی کوئی روایت نہ تسلیم کی جائے، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے خلاف اس تدلیس کے عیب میں بڑے بڑے ائمہ مبتلاء ہیں۔ فن رجال قیاس وگمان کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اور قیاس کے بارے میں رب کا فرمان ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ (10/36) حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے قیاس اور گمان کے پیچھے چلے جاتے ہیں، حالانکہ گمان حق کی کمی کو پورا نہیں کرتا۔ بات کریں قرآن کریم کی جو کسی فن رجال کا محتاج نہیں نہ ہی اس میں کوئی آیت ضعیف ہے۔ نہ غریب یا خبر واحد وغیرہ۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جو بات قرآن کریم کے خلاف ہے اسے ایک لمحے

کے لئے قبول نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ ہم تک صرف قرآن کریم محفوظ پہنچا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اس کے علاوہ کسی چیز کا ذمہ نہیں لیا۔ اگر ہمارے پاس قرآن مکمل شکل میں محفوظ نہ ہوتا تو ہمیں بھی تسلسل، تواتر اور اسمائے رجال کا محتاج ہونا پڑتا جس طرح دنیا کے دوسرے اہل کتاب کے ساتھ ہوا ہے لیکن جب ہمارے پاس اللہ کی کتاب محفوظ ہے تو تسلسل اور تواتر کا معیار اللہ کی کتاب ہو گی۔ نہ کہ اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال کر روایات پر ہو۔ جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دو سو ساٹھ سال بعد جمع کی گئی ہیں اگر روایات کو صحیح تسلیم کیا جائے تو کچھ آیات بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکری بھی کھا گئی۔

قرآن کے ایسے واضح احکامات کے بعد کوئی چیز جو قرآن کے خلاف جاتی ہو اس قابل نہیں ہو سکتی کہ اسے قابل توجہ سمجھا جائے۔ یوں بھی روایات سے کیا کچھ نہیں ثابت کیا جا سکتا یہ تو ایرانیوں نے انتقاماً لکھی ہیں۔ انہی من گھڑت روایات سے سلمان رشدی وغیرہ کو غذا ملتی ہے۔ بروز قیامت رسول علیہ السلام اپنے رب سے یہی شکوہ کریں گے کہ۔ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا (25/30)

یا رب یہ میری قوم ہے جس نے قرآن کو اپنے اپنے مفادات کی رسیوں میں جکڑ رکھا ہے۔ اللہ ہمیں اس روز کی ندامت سے محفوظ رکھے آمین۔

حافظ عبدالکریم

☆ فہرست عناوین ☆

روایت	صفحہ نمبر	روایت	صفحہ نمبر
مرحوم والدین کے لئے نماز روزہ	9	بیوی سے جماع اور انزال نہ ہو	26
حضورؐ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا	10	قضا حاجت کے بعد ہاتھ نہ دھونا	26
سنی سنائی بات پہنچانے والا	11	حضورؐ آیت بھول گئے	27
من گھڑت روایت	11	رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے	27
شیاطین سلیمان علیہ السلام کے قید میں	12	صفا مروہ سے پہلے کوئی صحبت کر سکتا ہے	28
حضورؐ کے زمانے میں جھوٹ نہیں تھا	12	بیوی دور بیٹھ میری منی نکل جائے گی	28
حضرت علیؓ کی روایات کی تصدیق	13	حتہ النساء یا حتہ الحج	30
حضورؐ کے بلانے پر ادھوری جماع	13	حضورؐ کے کٹے بال صحابہ میں تقسیم	30
انزال نہ ہو تو تجھ پر غسل واجب نہیں	14	روزہ خصی ہونے سے بہتر ہے	31
انزال سے قبل اگر	15	حضورؐ جنابت میں روزہ رکھتے تھے	32
عضو داخل ہو اور اکسال کرے	16	اگر پرائی عورت پر نظر پڑے تو کیا کرے	33
صحابی جھوٹا ہے	17	عائشہؓ کو دخول اور ہم بستری کب پسند تھی	36
آیت کا مطلب صحابی نہیں جانتے	18	پچھلے سوراخ سے جماع اولاد بھینگی ہو گی	36
زنا کر یا چوری کلمہ پڑھ اور جنت جا	18	لذت جماع دو محرام مرد بھی حاصل کرے	38
چادر کی چوری پر جہنم	20	جماع کا ارادہ ہر ایک کو علم	39
مرتے ہوئے شخص کی ہذیان	21	حضورؐ بیویوں سے باری مقرر کرتے تھے	41
ایک آیت صحابہ پر گراں گزری	23	ہر بیوی کی باری نو دن بعد آتی	43
نیکی کرو یا نہ کرو ارادہ ہی کافی ہے	24	باہر سے شوہر آئے تو بیوی استرا کرلے	43
آیت قرآنی کی منسوخی	25	اماں حوا کی خیانت	45

ایام نبیؐ میں اعلانیہ زنا کاری	46	جو زنا لکھ دیا اللہ نے وہ پاؤ گے	74
بیوی کے ساتھ غیر مرد کو مشغول پایا تو	48	کتاب اللہ میں صحابہ کا اختلاف	75
سفید جوڑے کا سیاہ فام بیٹا	49	بے علم تو تی بازوں کا دور	76
کتوں کا قتل عام	49	کلمہ پڑھنا دس غلام آزاد کرنے کے برابر	76
تین کا قتل جائز ہے	53	مرغا اذان بھی دیتا ہے	77
حضورؐ خلاف قرآن فیصلے کرتے تھے	56	جہنم میں عورتوں کی کثرت	78
مالکن سے زنا اور اس کی سزا	57	انسان اللہ کا نائب یا خلیفہ	79
باندی سے زنا کرتے	60	کیا ماں اولاد کو آگ میں ڈال دے گی؟	81
حضورؐ کا حکم کفار کے بچوں کو قتل کرو	61	مسلمان کی جگہ جہنم میں یہودی اور نصرانی	82
نامعلوم نبی کا افسانہ	62	حضرت علیؓ کو حکم ملا فلاں کی گردن ماردو	83
حضورؐ نے انصاریوں کو مروایا	63	پل صراط	84
دشمن ملک میں قرآن لے جانا منع ہے	64	جنت اعمال کے بدلے نہیں ہے	85
آدھی رات کو بیوی کی خیانت تلاش کرنا	65	ایک جنتی کی دو بیویاں	88
بلی کی وجہ سے عذاب	65	جب حضورؐ پاخانے جاتے تھے	89
خواب میں حضورؐ کو دیکھنا	66	پیشاب کرتے وقت کس طرف رخ	90
خزانوں کی چابیاں حضورؐ کے پاس	66	اگر نکلنے والی ہوا میں بدبو ہو	91
حضورؐ کی بات صحیح بھی اور غلط بھی	68	حضورؐ اور میمونہ ایک ہی برتن میں غسل	91
نومولود کے ساتھ شیطانی عمل	69	ذکر چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا	91
ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ	70	مقام ختنہ سے ختنہ ٹکرائے تو غسل واجب	92
حضرت موسیٰ علیہ سلام کا ننگا بھاگنا	70	منی نکلنے سے غسل منسوخ	92
عزرائیل کو موسیٰ نے تھپڑ مارا	71	اگر عورت کو احتلام ہو	92
جانوروں کا انسانی زبان بولنا	72	پاک مرد جنبی بیوی سے گرمی لے سکتا ہے	93
غم کی خبر سنانے کا بہترین موقع	73	حائضہ نماز نہ چھوڑے یہ تو ایک رگ ہے	94

عائشہؓ مجھے تہمت باندھ کر مباشرت	94
حائضہ سے پچھلی طرف سے جماع	96
حائضہ سے جماع کرنے پر جرمانہ	96
سب عورتوں سے صحبت پھر غسل	97
کھلم کھلا گناہ کرنے والا	97
اگر پاخانہ آ رہا ہو تو پہلے پاخانہ پھر نماز	99
روزے میں بوس وکنار اور شہوت پر قابو	99
شب قدر کی حقیقت	99
صحبت کی تو مہر واجب ہے	100
اگر دو شخصوں میں عورت فروخت کی تو	100
دو جوتیوں کے عوض عورت	101
حلالہ کرنے اور کروانے والے لعنتی ہیں	101
پوری کرنے والی اہم شرط	101
کسی حاملہ عورت میں منی نہ ڈالو	102
عزل کرنا یعنی منی باہر بہانا	103
اگر عزل میں برائی ہوتی تو	103
حضورؐ نے دیکھا ایک عورت کو تو	103
جب شوہر بلائے بیوی کو	104
جس سے ساری رات شوہر راضی رہا	104
بیوی صحبت کے لئے ہے اگر شرارت کرے	105
اگر آدمی جنگل میں ہو پچھلی نکل جائے	105
شیطان عورت کی ناک میں لگا رہتا ہے	106
خلع کرنے والی منافق ہیں	106
عورت ٹیڑھی رہے گی فائدہ اٹھاؤ	106
آیت رجم کہاں گئی؟	107
حضورؐ اور شیخین رجم کیا کرتے تھے	108
جانوروں سے جماع	109
اغلام بازی کرنے والوں کو قتل کرو	110
لڑائی میں دھوکہ دینا جائز ہے	111
اے ابی ذر سورج کہاں غروب ہوتا ہے	112
فقیر مفلس حضورؐ کا دوست	113
حور کی خوبصورتی مرد میں جماع کی طاقت	114
منافق کی تین نشانیاں	114
یہود اور نصاریٰ اکہتر مسلمان تہتر فرقے	115
دیر سے آؤ تو رات باہر گزارو	115
بوقت جماع بھی عریاں نہ رہو	116
سونا چاندی سے افضل ہے ذکر	116
اللہ کے ننانوے ناموں کا ورد	118
نبوت کی گواہی بذریعہ کھجور کی شاخ	119
عربوں سے بغض رکھنا بے دینی ہوتا ہے	120
اختتامیہ	121

☆☆☆

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اسناد (کا بیان کرنا) دین کا حصہ ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کا جو دل چاہتا کہتا پھرتا۔ حضرت عبداللہؒ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان قوائم ہیں یعنی اسناد۔ حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن عیسٰی الطالقانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہؒ بن مبارک سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمان! یہ حدیث کیسی ہے جو حضور علیہ السلام سے منقول ہے (اس کا درجہ کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا "اوپر تلے کی نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے مرحوم) والدین کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزہ کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزہ رکھو۔" تو عبداللہ بن مبارک نے ان سے فرمایا اے ابو اسحاق! یہ حدیث کس سے مروی ہے؟ میں نے کہا یہ تو شہاب بن خراش کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہے۔ انہوں نے کس سے روایت کی؟ میں نے کہا حجاج بن دینار سے۔ فرمایا کہ ثقہ ہے انہوں نے کس سے روایت کی؟ میں نے عرض کیا کہ انہوں نے براہ راست حضور علیہ السلام سے نقل کی۔ تو ابن مبارکؒ نے فرمایا اے ابو اسحاق! حجاج بن دینار اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بڑے طویل صحرا اور بیابان ہیں جن کے اندر اونٹوں کی گردنیں تھک کر ختم ہو جاتی ہیں۔ البتہ (میت کے ایصال ثواب کے لئے) صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ بر سر عام یہ کہا کرتے تھے کہ عمرو بن ثابت کی احادیث کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص سلف صالحین کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 31، صفحہ 164)

ملاحظہ فرمایا جسے ثقہ کہا جا رہا ہے بیان یہ ہے کہ انہوں حضورؐ سے سنا مگر محقق کہہ رہا ہے کہ ان کے اور حضورؐ کے درمیان تو (بڑے طویل صحرا اور بیابان ہیں) یعنی مدت کا فاصلہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جسے روایت کہا جا رہا ہے اگر وہ غیر ثقہ ہے تو کیا کیا جائے؟ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ ایصال ثواب قرآن کریم سے ثابت نہیں

ہے۔ اگر آپ اپنے پیاروں کے کھاتے میں نیکی جمع کرائیں تو پھر مجھے بھی اجازت ہونی چاہیے کہ اپنے دشمن کے کھاتے میں گناہ کے کام کر کے جمع کراؤں۔ مگر ایسا ممکن نہیں ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (6/165)

جو شخص جو کماتا ہے وہ اس کا ذمہ دار خود ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ جو شخص بھلائی کرتا ہے وہ اسی کے کھاتے میں درج ہوتی ہے۔ اگر والدین کے کھاتے میں نیکی ڈالی جا سکتی ہے تو پھر دشمن کے کھاتے میں برائی بھی ڈالی سکتی ہے۔ والدین کے لئے نماز اور روزہ رکھنا، کیا یہ ان کے کام آئے گا؟

یعنی بیمار والد ہیں اور دوا میں پیوں تو کیا فائدہ انہیں پہنچے گا؟ ورزش میں کروں صحت والد کی بہتر ہوگی۔ یہ ماننے والی بات نہیں ہے؟۔

☆☆☆

حضرت ربعیؒ بن حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ مت باندھو اس لئے کہ جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ آگ میں داخل ہوگا۔''

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 1، صفحہ 157)

اس روایت سے دو باتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس مبارک دور میں ایسے دشمنان دین تھے جو حضورؐ سے جھوٹ باتیں منسوب کرتے تھے۔ دوسری بات یہ بھی ممکن ہے کہ جامعین حدیث یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ ہمیں تو اقوال نبیؐ کا اتنا پاس ہے اور ہم آگ سے بھی ڈرتے ہیں لہٰذا ہم نے جو کچھ بھی جمع کیا ہے چھان بین کرنے کے بعد جمع کیا ہے، یہ بالکل کھرا مال ہے۔ جبکہ روایات سے یہ عیاں ہے کہ یہ ایرانی فیکٹری کا تیار کردہ عیب دار مال ہے۔ حضورؐ کے بابرکت دور میں کسی نے حضورؐ سے جھوٹ باتیں منسوب نہیں کیں۔ وہ تو حضورؐ کے حکم پر گردن کٹواتے تھے۔

☆☆☆

ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام مالکؒ نے فرمایا کہ: جان لو! وہ آدمی جو ہر سنی سنائی کو بیان کردے کبھی (جھوٹ سے) محفوظ نہیں رہ سکتا، اور وہ آدمی جو ہر سنی سنائی کو بیان کردے کبھی امام نہیں بن سکتا۔''

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 9، صفحہ 159)

جنہوں نے جو من گھڑت اور لچر کہانیاں ہم تک پہنچائی نہ انہوں نے حضورؐ کو دیکھا نہ انؐ سے سنا۔ وہ تو حضورؐ کے 260 سال بعد پیدا ہوئے اور سنی سنائی اور گھڑی ہوئی باتیں ہم تک پہنچائیں اور کمال یہ ہے کہ وہ پھر بھی امام کہلاتے ہیں۔ انہی کے روایت کے مطابق (یہ بھی (جھوٹ سے) محفوظ نہیں رہ سکتے)

ویسے بھی یہ روایت قرآن کے خلاف ہے۔ رب کا فرمان ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (49/6)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت میں تم کسی کا نقصان کر بیٹھو اور پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔ جس امت کو ان کا رب قدم قدم پر ہدایات دیتا ہے اور ان کی راہنمائی کرے۔ وہ کہاں سنی سنائی باتوں پر اپنے دین کی بنیاد رکھتی ہے۔ یہ ہمیں ورغلانے اور گمراہ کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

☆☆☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت کے آخیر میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی (من گھڑت) احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، پس تم ان سے بچتے رہنا۔''

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 14، صفحہ 160)

اے ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم اُن لوگوں کے نرغے میں پھنسے ہوئے ہیں ہم ان سے کیسے بچیں؟ انہوں نے جبہ و دستار پہنے ہیں اور آپ کے مصلے پر قابض ہیں اگر ہم جھوٹ کو سچ سے علیحدہ کریں تو وہ ہم پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ معاشرے میں ہمارا حقہ پانی بند کرتے ہیں اور ان کی روٹی پانی اسی حدیثوں میں ہے۔

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "بیشک سمندر میں بہت سے شیاطین قید ہیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے زنجیروں میں جکڑ کر رکھا ہے۔ قریب ہے کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنائیں۔"

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 17، صفحہ 160)

وہ شیاطین نکل آئے اور قرآن بھی ساتھ لے آئے ہیں جو قوم کو سات لہجوں میں قرآن پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ فرمائیے۔ اور ان شیاطین کی راہ راست کی طرف رہنمائی فرمائیے۔

☆☆☆

حضرت طاؤس (مشہور تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ یہ شخص (بشیرؓ بن کعب) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے احادیث بیان کرنے لگے۔ ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا کہ فلاں فلاں حدیث دوبارہ بیان کرو۔ انہوں نے دوبارہ بیان کردیں اور فرمایا کہ: مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میری تمام احادیث کو معروف (صحیح) تصور کیا اور ان احادیث کو (جو میں نے دوبارہ بیان کیں) منکر جانا ہے یا ساتھ تمام احادیث کو منکر گردانا اور ان احادیث کو معروف (صحیح) جانا ہے؟ تو ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت حدیث بیان کیا کرتے تھے جب کہ جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا، پھر جب لوگ ہر اچھی اور بری راہ پر سوار ہوگئے (یعنی ہر طرح کی صحیح و غلط اور رطب و یابس احادیث بیان کرنے لگے) تو ہم نے احادیث کی روایت ترک کردی۔"

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 18، صفحہ 161)

درست ہے آپ نے حدیث ترک کردی مگر آپ کی متروکات بخاری اور ان کے ساتھیوں نے 260 سال بعد اٹھا کر امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گمراہ کر دیا۔ قارئین پچھلی روایت میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ مت باندھو اس لئے کہ جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ یعنی اس با برکت دور میں جھوٹ بولا جاتا تھا مگر اس روایت میں کہا جارہا ہے کہ (ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت حدیث بیان کیا کرتے تھے جب کہ جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا) یہ کون سا زمانہ تھا کچھ سمجھ میں آیا؟ تو جھوٹ 260 سال بعد ایران سے آیا ہے۔

☆☆☆

حضرت ابوبکرؓ بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے مغیرہؓ بن شعبہ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد) جو لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات بیان کرتے تھے ان کی روایات کی تصدیق نہ کی جاتی تھی الا یہ کہ وہ حضرات عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں سے مروی ہو (کیونکہ اصحاب عبداللہ بن مسعودؓ تمام کے تمام ثقات تھے جب کہ دوسرے رواۃ نے حضرت علیؓ کی طرف غلط باتیں منسوب کرکے بیان کرنی شروع کردی تھیں)

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 24، صفحہ 163)

لیجیے حضرت علی جیسی شخصیت بھی غلط باتیں بنا کر حضورؐ سے منسوب کرتے تھے اور نا قابل بھروسہ شخصیت تھے۔ جب داماد رسولؐ بے بھروسہ ٹھہرے تو باقیوں کی پوزیشن کیا ہوگی۔؟ یا اللہ انہیں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رکھیے۔

☆☆☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار پیر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبا کو نکلا جب ہم بنو سالم کے محلّہ میں پہنچے حضور

علیہ السلام عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اسے زور سے آواز لگائی۔ وہ اپنا تہبند گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس کو جلدی میں ڈال دیا۔ عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص جلدی اپنی بیوی سے الگ ہو جائے اور اسے انزال نہ ہوا ہو تو اس پر کیا واجب ہے؟ (غسل ہو گا یا نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی تو پانی سے واجب ہوتا ہے" (یعنی غسل تو انزال منی سے ہی واجب ہو گا، صرف جماع سے نہیں)

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 669، صفحہ 525)

———☆☆☆———

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ایک انصاری کے گھر سے گزرے تو اسے بلا بھیجا۔ وہ نکل کر آئے تو اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو جلدی کر جائے (جماع میں اور بغیر انزال کے اٹھ کھڑا ہو) یا امساک ہو جائے (کہ از خود انزال منی نہ ہو) تو تجھ پر غسل واجب نہیں اور صرف وضو واجب ہے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 672، صفحہ 526)

ملاحظہ فرمایا دن کا وقت ہے حضورؐ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ صحابی کے دروازے پر پہنچے اور اسے پکارا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت میں مشغول تھا جسے حضورؐ نے بھی محسوس کیا بعد میں عتبان کی بات چیت سے اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ جلدی میں وہ اس کیفیت میں نکلا کہ اپنا کام پورا نہ کر پایا تھا۔ وہ پوچھتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص جلدی اپنی بیوی سے الگ ہو جائے اور اسے انزال نہ ہوا ہو تو اس پر کیا واجب ہے؟۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہو گا۔ ایرانی مجوسی یہ چاہتے تھے کہ ہمارے ذہنوں میں اپنے اکابرین کی ایسی تصویر بٹھا دی جائے کہ انہیں صحابہ کرام سے کراہت

محسوس ہو۔ کہ صحابہ کرامؓ نہ دن دیکھتے تھے نہ رات، ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا محبت اور صحبت۔ اور جو صحابی حضورؐ کے پکارنے پر گھر سے باہر آئے نہ سلام اور دعا، نہ آنے کا سبب دریافت کرتے ہیں، چھوٹتے ہی پوچھتے ہیں۔ (یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص جلدی اپنی بیوی سے الگ ہو جائے اور اسے انزال نہ ہوا ہو تو اس پر کیا واجب ہے؟) کیا صحابہ کے دل میں بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر کے لئے یہی احترام تھا؟ ایرانیوں کا مقصد یہ تھا کہ ان واہیات باتوں کو امتی سچ مان کر دن رات یہی کچھ خود بھی کرتے رہیں یہ سمجھ کر کہ اس طرح اصحاب کرام کی سنت ادا کر رہیں ہیں۔

———☆☆☆———

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال سے قبل ہی عضو مخصوص کو نکال لے تو کیا دونوں پر غسل ہو گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یہ (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی ایسا کرتے ہیں پھر غسل کر لیتے ہیں۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 680، صفحہ 528)

یا اللہ ان دین کے دشمنوں پر آسمان سے پتھر کیوں نہیں برساتے جنہوں نے گندگی اور غلاظت کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا۔ کیا ایران کی شکست کا انتقام اسی طرح لیا جاتا ہے کہ اللہ کے جلیل القدر پیغمبر اور ان کی زوجہ مطہرہ بنت ابوبکرؓ کے سامنے ایسی لچر گفتگو کی جاتی ہے کہ حیا کو بھی شرم آئے۔ جو اس کو سچ مانے وہ تو مسلمان نہیں رہتا۔ انہی کتب کا دورہ ہوتا ہے ہر مولوی اسے پڑھ کر مولوی بنتا ہے۔ کسی مولوی نے کبھی ان جھوٹی روایات پر اعتراض نہیں کیا۔ بشمول میرے میں نے دار العلوم کے ایک مولوی سے پوچھا کہ کیا کسی نے حدیث کے مواد پر اعتراض نہیں کیا؟ کہا امتحان کی پڑی ہوتی ہے سب کو۔ آپ جس بس میں بیٹھتے ہیں اس کا نمبر نہیں دیکھتے آپ کو

تو گاؤں جانے کی جلدی پڑی ہوتی ہے۔ وہ بھی حدیث پر غور نہیں کرتے، امتحان پاس کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے۔

---☆☆☆---

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مرد اپنی بیوی سے جماع کے دوران اکسال کرے (عضو مخصوص کو عورت کی فرج میں داخل کرنے کے بعد انزال سے قبل نکال لے) تو اسے جو گندگی عورت سے لگے (اس کے فرج کی رطوبت وغیرہ) تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عضو پر جو عورت کے فرج کی رطوبت لگ جائے تو اسے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 673، صفحہ 526)

صحابہ کرامؓ کے دلوں میں کیا یہی احترام تھا اللہ کے رسولؐ کے لئے، کیا یہ زبان سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے؟ ہر گز نہیں وہ نفیس لب و لہجے کے مالک تھے وہ امت سے حسن اسلوب سے گفتگو فرماتے تھے۔ کیونکہ ان کے رب کا حکم تھا۔ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ (2/83) لوگوں سے خوش گفتاری سے گفتگو کیجئے۔

حضورؐ اس فحش لہجے میں گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ حضورؐ کی سیرت مبارکہ شرف و مجد کی معراج کبریٰ کی بلند ترین، مکمل ترین، حسین ترین عدیم النظیر نمونہ تھی بلکہ جسے قرآن نے صبغۃ اللہ (اللہ کا رنگ) کہا ہے اس کا محسوس مظہر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

دشمن تو خیر دشمن ہیں ان سے کیا گلہ مگر دار العلوم والے حضورؐ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک ایسا پیغمبر کیوں پسند کرتے ہیں، جو عامیانہ بازاری گفتگو کرتے ہوں، جس کے قول اور فعل میں تضادات ہوں، جس کی محفل میں بھی فحش گو اٹھتے بیٹھتے ہوں۔ اور کیا صحابہ کرام بھی اس کردار کے تھے کہ انہوں نے تکمیل دین اور تسخیر کائنات کی کوئی بات حضورؐ سے نہیں پوچھی۔ پوچھا تو تسخیر زن کا ہی پوچھا

جماع اور صحبت کا ہی پوچھا؟۔ ایسا نہیں ہے یارو، ایسا نہیں ہے۔

---☆☆☆---

فضل بن حرل فرماتے ہیں کہ میں معلّی الرازی سے محمد بن سعید جن سے عبادہ بن کثیر روایت حدیث کیا کرتے تھے کہ بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عیسیٰ بن یونس کے حوالہ سے کہا کہ انہوں نے فرمایا: میں عبادہ کے دروازہ پر کھڑا تھا اور سفیان بھی اس کے پاس تھے۔ جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے عبادہ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ جھوٹا ہے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 39، صفحہ 168)

وہ جھوٹے ہوں یا نہ ہوں ایرانیوں، مجوسیوں نے تو یہ ثابت کرنا ہے کہ حضورؐ کے ساتھیوں میں وہ تمام عیب تھے جو کسی گھٹیا آدمی میں ہوتے ہیں۔ جب اللہ کا فرمان ہے جھوٹوں کے متعلق۔ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ o (3/137)

زمین میں چلو پھرو دیکھو کہ جھوٹوں کا کیا حشر ہوا۔ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ (2/10) اللہ کے یہ احکام وہ رات دن سنتے تھے پھر بھی وہ جھوٹ بولتے تھے؟ یہ بہتان ہے، درست نہیں ہے۔

---☆☆☆---

سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا اس نے جابر جعفی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ اَوْ یَحْکُمَ اللّٰهُ لِیْ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ کا کیا مطلب و تفسیر ہے؟ جابر کہنے لگا کہ اس آیت کی تفسیر و تاویل ابھی تک آئی نہیں ہے۔ سفیانؒ نے کہا کہ جابر نے جھوٹ بولا۔ (حمیدیؒ جو راوی ہیں کہتے ہیں کہ) ہم نے سفیان سے کہا کہ پھر جابر کے اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا روافض اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علیؓ بادل میں چھپے ہوئے ہیں اور ہم (شیعہ) ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ (معاونت کے لئے)

نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ علیؓ آسمان سے آواز لگائیں گے کہ فلاں کے ساتھ نکلو، تو جابر کے بقول اس آیت مذکورہ کی یہ تفسیر ہے اور یہ صریح جھوٹ ہے کیونکہ یہ آیت مبارکہ (فی الحقیقت) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 58، صفحہ 173)

اللہ کا قول عربی میں ہے، اور جعفر بھی عربی ہوگا عرب اگر عربی نہ جانے آیت کی تفسیر و تاویل پوچھے تو ہمارا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

———☆☆☆———

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے، جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا میں (چلا گیا اور) پھر آیا تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے (میں چلا گیا) پھر آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس بندہ نے بھی لا الٰہ الا اللہ کہا (ایمان لایا) اور پھر اسی پر قائم رہتے ہوئے مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اگر وہ زنا کاری یا چوری کرتا ہو؟ (تو کیا پھر بھی جنت میں جائے گا؟) فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کرے۔ تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور چوتھی مرتبہ میں نے کہا کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی ابوذر رضی اللہ عنہ کی مرضی نہ ہو تب بھی جنت میں جائے گا) راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے تو یہی جملہ کہتے ہوئے کہ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ ابوذر کی مرضی کے خلاف۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 40، حدیث 175، صفحہ 295)

یہ روایت اس لئے بنائی گئی کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو زنا اور چوری کی ترغیب دی جائے۔ کہ چاہے چوری کرو یا زنا جنت تمہارے نام ہو چکی ہے۔ حالانکہ چوری کی بھی سزا ہے اور زنا کار مرد و عورت کو اللہ سزا سنا رہے ہیں۔ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ

فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (24/2)

زنا کار عورت اور زنا کار مرد کو سو سو درّے لگاؤ ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تمہیں دامن گیر نہ ہو۔ اگر تمہارا اللہ پر ایمان ہو آخرت کے دن پر۔

کیا یہ ماننے والی بات ہے کہ اللہ جس جرم پر سزا سنا رہے ہیں اُس کا پیغمبرؐ اس جرم کرنے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھول رہے ہوں؟۔ یہ جھوٹ ہے لیکن نام حضورؐ پاک کا لگا دیا تاکہ لوگ اس کو سچ سمجھیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ انسان جنت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنت دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے یا لا الٰہ الا اللہ کہنے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

﴿2/177﴾

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اس کا عملی ثبوت دیتے

ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو صلوٰۃ قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے تنگی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔"

ایسے لوگ جنت کے حقدار ہیں۔ لاالٰہ الا اللہ کے متعلق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

چوں گویم مسلمانم بلرزم — کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

میں اپنے آپ کو مسلمان کہوں تو مجھ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ میں ان مشکلات کو جانتا ہوں جو لاالٰہ کے بعد فرض ہوتی ہیں۔

☆☆☆

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور کہا کہ فلاں فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہنے لگے کہ فلاں بھی شہید ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا عبا کی چوری کے نتیجہ میں (جو مال غنیمت میں سے انہوں نے اٹھائی تھی)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن الخطاب! جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں سوائے اہل ایمان کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا اور اعلان کیا کہ خبردار! جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 48، حدیث 211، صفحہ 311)

ایمان تو وہ بھی لائے تھے جنہوں نے مال غنیمت میں سے چادر اٹھائی تھی اس کے لئے جنت کا دروازہ کیوں بند کر لیا گیا۔؟ فرمایا کہ فلاں بھی شہید ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا عبا کی چوری کے نتیجہ میں (جو مال غنیمت میں سے انہوں نے اٹھائی تھی) یہاں چور

کے لئے جہنم ہے۔ اور باب نمبر 40، حدیث 175 اگر وہ زنا کاری یا چوری کرتا ہو؟ (تو کیا پھر بھی جنت میں جائے گا؟) حضورؐ نے فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کرے۔

دشمنانِ دین ثابت کرنا چاہتے تھے کہ حضورؐ کو دماغ رفتہ ثابت کریں کہ وہ ایک حکم دیتے تھے پھر بھول جاتے تھے اور اس کے خلاف حکم صادر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جگہ تو یہ بھی لکھا کہ حضورؐ دماغ رفتہ تھے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

لبید بن اعصم یہودی نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا اور اس کی تاثیر اتنی طاقتور تھی کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا دماغ مختل ہو گیا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم چھ ماہ کے لگ بھگ دماغ رفتہ رہے۔ (بخاری و فتح الباری 24/435)

اس چھ ماہ میں آپؐ نے جو کچھ فرمایا کیسے پتہ چلے گا کہ وہ وحی الٰہی تھی یا دماغ رنگی تھی یہی ایرانی ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی من گھڑت روایات سے ثابت کیا اور ہمارے علماء اس پر ایمان لے آئے۔ **یالیتنی کنت ترابا۔**

☆☆☆

حضرت ابن شماسہ المہریؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس گئے جب کہ وہ بالکل موت کے قریب تھے (قریب المرگ تھے) وہ بہت دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ ان کے صاحبزادے کہنے لگے کہ ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلا دیا؟ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت نہیں دی؟ کیا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ ان کی طرف کیا اور فرمایا کہ میں اپنے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل شہادتین لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے اقرار کو شمار کرتا ہوں۔

بے شک میں تین مختلف حالتوں میں رہا ہوں (ایک یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت نفرت و بغض مجھ سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ اور مجھے اس سے زیادہ کوئی بات پسند نہ تھی کہ میں حضور علیہ

السلام پر قابو پا کے آپ کو قتل کردوں۔ اگر میں اسی حالت (بغض ونفرت) میں مرجاتا تو میں جہنمی ہوتا۔

پھر جب اللہ عزّ وجل نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا (اس کی محبت ڈال دی) تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیے تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں (اسلام کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیلا دیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو! کیا ہوا؟

میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری مغفرت ہو جائے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے۔ اور ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(پھر اس وقت) مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا، نہ ہی میری نگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی جلالت و شان والا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان اور رعب کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ بھر کر دیکھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ اگر مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کیا جاتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان نہ کرسکتا (حلیۂ مبارک) کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتا تھا۔ اگر اسی حالت پر میں مرجاتا تو مجھے امید ہوتی کہ میں اہل جنت میں سے ہو جاؤں گا۔

پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) ہم کو بہت سے معاملات کا نگراں بنا دیا گیا۔ میں نہیں جانتا کہ میرا اس میں کیا حال ہوگا۔

اور جب میں مرجاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی عورت میرے (جنازے کے) ساتھ نہ ہو نہ ہی آگ ساتھ ہو، جب تم مجھے دفن کردو تو مجھ پر اچھی طرح مٹی چھڑک دینا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کو نحر کر کے اس کا

گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ میں تمہاری وجہ سے مانوس رہوں (اور نئی جگہ سے وحشت نہ ہو) اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے پروردگار کے قاصدوں (منکر نکیر) کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 54، حدیث 222، صفحہ 317)

اس پوری داستان میں تفہیم دین کی کوئی بات نہیں یہ ایک بیمار آدمی کا ہذیان ہے۔ البتہ مسلمانوں کو منکر نکیر کا اور اس کے سوال و جواب کا قائل کیا اور اس کا کہ تدفین والوں کے کھڑے رہنے سے مردے کو تسلی ہوتی ہے اور وہ یہ سب کچھ محسوس کرتا ہے اور یہ کہ حج ایک ریگمال ہے، گناہ کرتے جاؤ اور حج سے اسے مٹاتے جاؤ۔ سبحان اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اغنیا تجار رمضان کا پورا مہینہ خانہ کعبہ میں گزارتے ہیں، وہاں ریگمال مار مار کر اپنے گناہ مٹاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ:

میرے بدن کے پسینے سے مے کی بو پھوٹی
حرم میں لاکھ میں بن بن کے پارسا بیٹھا

☆☆☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ...... الآیۃ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: "اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو گے اسے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم سے اس کا محاسبہ کرے گا، پھر بخش دے گا جسے چاہے اور عذاب دے گا جسے چاہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت سخت اور شاق گزری۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اعمال میں اُن احکام کا مکلّف بنایا گیا جن کی ہمارے اندر طاقت ہے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ وغیرہ۔ اب یہ آیت نازل ہوئی (کہ تمہارے دلوں میں چھپے ہوئے خیالات پر بھی محاسبہ ہوگا اور

دل کے اوپر ہمارا اختیار نہیں) اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ گناہ کے وساوس
سے بھی بچے رہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم بھی وہی کہو جو تم سے قبل دونوں آسمانی کتب والوں (نصاریٰ و یہود) نے کہا کہ ہم نے سُن لیا اور نافرمانی کی۔ بلکہ تم کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ! مغفرت کردے اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے، جب لوگوں نے یہ جملہ پڑھ لیا اور اپنی زبانوں سے بھی اس کا تلفظ کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اس کے بعد فوراً ہی نازل فرمائی: امن الرسول سے آخر سورۃ تک۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 57، حدیث 229، صفحہ 322)

ملاحظہ فرمائیے۔ (تو یہ آیت رسول اکرمؐ کے صحابہؓ کرام پر بہت سخت اور شاق گزری۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے ......) یعنی اللہ کی آیت اور صحابہ پر شاق (گراں) گزرے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ لعنت ہو ان جھوٹوں پر۔ ہر مسلمان کی طرف سے۔

———☆☆☆———

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کے واسطے ایک نیکی لکھتا ہوں اور اگر وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو دس نیکیاں لکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں (اگر چاہوں تو) اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اسے کرتا نہیں تو اسے نہیں لکھتا اور اگر اسے کر لے تو صرف ایک ہی برائی لکھتا ہوں (دس نہیں)

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 57، حدیث 235، صفحہ 326)

اگر اللہ کا یہ قانون ہوتا، یا یہ فرمان ہوتا تو وہ جل جلالہ امت مسلمہ کو ابو ہریرہؓ کے توسط سے نہیں دیتا وہ اپنی کتاب میں نازل فرما دیتا تاکہ قیامت تک آنے والوں کے لئے محفوظ ہو جائے۔ ترغیب گناہ اور کیا ہوتا ہے، کہ نیکی کا اگر ارادہ لیا جائے اور نہ کی جائے تو بھی نیکی لکھی جائے گی۔ بدی کا ارادہ نہیں لکھا جائے گا۔ پھر تو انسان نیکی نہیں کرے گا صرف ارادے ہی کرتا رہے گا اور اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا رہے گا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (99/7/8) اس کے بعد یہ ذرے ذرے کی حساب والی آیات کریمات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

———☆☆☆———

حضرت ابو العلاء بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض اوقات اپنی ایک حدیث کو دوسری حدیث سے منسوخ کر دیتے تھے جیسے کہ قرآن کریم کی ایک آیت دوسری کو منسوخ کر دیتی ہے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 671، صفحہ 525)

ملاحظہ فرمائیے ایک تیر سے دو شکار جو روایات دین کے دشمنوں نے حضورؐ سے منسوب کی ہیں ان میں نسخ و منسوخ تو ثابت کر ہی دیا، کہ یہ ان کی بنائی ہوئی چیز ہے۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ وہ ان ہی کی ایجاد تھی مگر قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں بھی عقیدہ منسوخ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ قرآن کا مالک اللہ ہے اللہ میں یہ کمزوری نہیں ہے کہ آج ایک حکم دیا کل اس میں سقم محسوس ہوئی تو اس کی جگہ دوسری آیت نازل کر دی۔ بات صرف اتنی ہے کہ مرور زمانہ سے اللہ کے احکامات جو انجیل اور تورات میں تھے ویسے نہ رہے اور مفاد پرستوں نے بھی اس میں تحریف کی جس کی بنا پر اللہ نے فرمایا کہ۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا (2/106)

ہم اپنے احکام میں جو کچھ بدل دیتے ہیں، یا فراموش کرا دیتے ہیں (تو یہ کوئی ایسی بات

نہیں، جس پر لوگوں کو حیرانی ہو) اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری ہدات کے لئے حسب ضرورت
احکام بھیج سکتا ہے تو وہ یقیناً اس کے بعد بھی ایسا کر سکتا ہے۔

☆☆☆

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وضو کرے جیسے کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور عضو مخصوص کو دھو لے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ کیا حضورؐ اپنے داماد سے ایسا کہہ سکتے تھے؟ مجوسیوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معاشرے کو آج کل کے فرانس، برطانیہ اور امریکہ کے معاشرے سے بھی زیادہ ماڈرن ثابت کیا ہے۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 136، حدیث 675، صفحہ 526)

ایرانیوں نے ثابت کیا کہ صحابہ کرامؓ کے محافل میں جماع اور صحبت کے علاوہ دوسرا موضوع تھا ہی نہیں۔ یہ ان کا دلپسند موضوع تھا اس کے بغیر زندگی گزاری ہی نہیں جاتی تھی۔ کیا دنیا کی دوسری قوموں نے بھی اپنے بانیان مذاہب سے ایسے سوالات کئے ہیں؟ اگر نہیں تو وہ بیچارے زندگی کیسے گزار رہے تھے اور ہیں؟ اور کیا حضورؐ اپنے داماد عثمان بن عفانؓ سے اس موضوع پر بات چیت کر سکتے تھے؟

☆☆☆

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے قضاء حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر کھانا کھایا۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 144، حدیث 722، صفحہ 542)

یہاں حضورؐ کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت توہین رسالت کرنے

والوں کو تلاش کر رہی ہے اصلی توہین رسالت تو یہ ہے۔ کیا حضورؐ قرآنی حکم کو پامال کر دیتے تھے؟ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (2/222)
"بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔" مگر اس کے جلیل القدر پیغمبرؐ حوائج ضروری سے تشریف لا کر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھاتے تھے۔

ایرانی شکست کے انتقام میں اندھے ہو کر آخر کس حد تک جانا چاہتے ہیں؟

☆☆☆

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو رات میں قرآن کریم پڑھ رہا تھا، فرمایا کہ اللہ اس پر رحمت فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جسے میں فلاں فلاں سورت میں ساقط کر دیتا تھا۔ (بھول کی وجہ سے)

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، باب 265، حدیث 1725، صفحہ 855)

یہ روایت قرآن کریم کے خلاف ہے لہٰذا جھوٹ ہے بناوٹی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى (87/6) جو ہم تمہیں پڑھائیں گے وہ تم بھول نہیں سکو گے۔

تفسیر الجلالین میں اس آیت کریمہ کی تشریح یوں درج ہے۔ (سنقرئك)
القرأن (فلا تنسى)، ما تقرؤه.

☆☆☆

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حفصہؓ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرؓ پر رونے لگیں (یعنی جب انہیں حملہ کر کے زخمی کر دیا تھا مجوسی غلام نے) حضرت عمرؓ نے فرمایا اے میری بیٹی! صبر کرو، کیا تم جانتی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "بے شک میت کے اوپر اس کے گھر والوں کی آہ و بکا کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے"۔

(تفہیم مسلم، جلد اوّل، حدیث 2129، صفحہ 973)

زندہ کے عمل صالح سے نہ مرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ نہ عمل بد سے نقصان پہنچتا ہے۔ اگر یہ روایت درست ہے تو شیعوں کے رونے سے امام حسینؓ والجماعہ کا کیا حال ہوا ہوگا؟۔ وہ تو تا قیامت عذاب میں جتلا رہیں گے۔

☆☆☆

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عمرؓ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو عمرہ کے لئے آیا اور بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کی سعی نہیں کی تو کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ ....

(مسلم، جلد دوم، باب 96، حدیث 734، صفحہ 273)

مجوسی دشمنوں نے صحابہ کرامؓ کا کردار ایسا پیش کیا ہے کہ وہ حج اور صحبت میں کوئی فرق نہیں سمجھتے تھے اگر وہ سعی حج میں بھی مشغول ہوتے تھے تو فکر صحبت کی لگی رہتی تھی۔ ہمارے پاکستانی حاجی صاحب سلیم کی ماں کے ساتھ حج کرنے جاتے ہیں اور ویسے ہی لوٹتے ہیں سلیم کی ماں کہیں بھاگ تو نہیں جائے گی، گھر کی چیز ہے۔ (سلیم کی ماں) کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے (لبیک لھم لبیک۔ ممتاز مفتی) کی کتاب میں۔

☆☆☆

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ فرماتی ہیں کہ ہم احرام باندھ کر نکلے رسول اللہؐ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہے وہ احرام ہی میں رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہیں وہ حلال ہو جائے، میرے ساتھ ہدی نہ تھی تو میں حلال ہو گئی جب کہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہدی تھی تو وہ حلال نہیں ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کپڑے پہنے اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ان کے شوہر تھے) کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے فرمایا۔ میرے پاس سے اٹھ جاؤ (کیونکہ وہ احرام میں تھے بطور احتیاط کے کہیں شہوت سے میلان نہ ہو جائے) میں نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر ہے کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

(مسلم، جلد دوم، باب 96، حدیث 737، صفحہ 275)

مجوسیوں نے ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا عورت کے قربت سے بھی منی ٹپکتی تھی اللہ علیم و خبیر سے تو کوئی چیز چھپی نہیں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ وہ سینوں میں چھپے راز بھی جانتا ہے۔ تو صحابہ کرامؓ کے شہوت اور اس کے لئے بے قراری کہ عورت قریب ہوئی اور ان کی منی ٹپکنی شروع ہوئی اس کیفیت سے وہ بخوبی واقف ہوگا۔ پھر بھی رب ان کی تعریف فرماتے ہیں اور جنت کی بشارت دنیا میں دیتے ہیں۔ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (9/100)

جن لوگوں نے سبقت کی مہاجرین اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے اور ان کے لئے باغات ہیں جنت کے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ حضورؐ نے بھی فرمایا تھا کہ اصحابی کالنجوم (میرے اصحاب مثل نجوم "تارے" ہیں) تعجب کی بات ہے اب اگر کوئی ان کے کردار پر کیچڑ اچھالے تو وہ گندگی کھاتا ہے جہنم میں اپنا ٹھکانا بناتا ہے، کیونکہ اللہ ان سے رضامندی کا اقرار فرما رہے ہیں۔

آج کے مخلوط معاشرے میں چاہے بنک ہوں یا دیگر ادارے یورپ ہو یا پاکستان، مرد اور عورت ایک ساتھ کام کرتے ہیں عورت کا لباس بھی پہلے جیسا نہیں ہوتا بہت کچھ عریاں ہوتا ہے، پھر تو مرد کی بری حالت ہونی چاہیے۔ منی ٹپکتی رہتی ہوگی۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ آج کا مرد ضبط نفس اور کردار میں صحابہ کرام سے بلند مقام پر ہے۔ مگر ایسا بالکل نہیں ہے اگر آج کا مسلمان ان سے افضل ہوتا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اسی بابرکت دور میں پیدا کرتا، حضورؐ کے آس پاس۔

تو قارئین حیران ہوں گے کہ پھر یہ منی ٹپکانا کیا معنی رکھتا ہے؟ یہ ایرانی

مجوسیوں نے شکست ایران کا انتقام لینے کے لئے اپنے معاشرے کی تصویر عربوں پر چسپاں کر دی۔ اور ہم ہیں کہ ان خرافات پر یقین کر لیتے ہیں۔ اگر واقعی شوہر نے بیوی سے خلوت میں کہا کہ مجھ سے دور ہو جا تیری قربت سے میری منی ٹپکتی ہے۔ تو یہ خلوت والی بات الم نشرح کس نے کی؟ تمام عرب حتیٰ کہ ہمارے گاؤں تک یہ خبر کس نے پہنچائی؟ کیا مرد نے اپنی کمزوری کی داستان ہم تک پہنچائی یا عورت نے اپنے شوہر کی منی ٹپکانے والی بات ہم تک پہنچائی؟ ۔ کوئی خود اپنے کمزور نفس کی کارستانی دوسروں تک نہیں پہنچاتا۔ اس دلچسپی کے کاروبار کے لئے بخاری مسلم ابو داؤد وغیرہ لائن میں کھڑے ہیں۔ اگر کوئی واقعہ ہو تو یہ الم نشرح کر دیتے ہیں کیونکہ اس وقت الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نہیں تھا۔ اگر کوئی واقعہ نہ ہو تو یہ خود گھڑ لیتے تھے۔

☆☆☆

ابی نضرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کہ حضرت عباسؓ اور ابن زبیر کے دونوں کے درمیان متعہ (متعہ النساء اور متعہ الحج) کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے.....

(مسلم، جلد دوم، باب 101، حدیث 760، صفحہ 282)

☆☆☆

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ منیٰ سے تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر آئے اس کی رمی کی پھر منیٰ میں موجود اپنے پڑاؤ میں تشریف لائے اور قربانی کی پھر حجام سے فرمایا لو کاٹو اور اپنے سر کے دائیں بائیں اشارہ کیا پھر کٹے ہوئے بالوں کو لوگوں میں تقسیم کرنے لگے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 123، حدیث 887، صفحہ 319)

اس حدیث سے مجوسیوں نے مسلمانوں کو اس پر مائل کیا کہ بزرگوں کی

استعمال کی چیزیں بھی اہم اور بابرکت ہوتی ہیں اس لئے لوگوں نے پیروں فقیروں کے خرقے، پگڑیاں، نعلین اور بہت ساری چیزیں سنبھال کر رکھی ہیں اسے بھی تبرکات کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل ٹھٹھہ صبح محمد بن قاسم کی تلوار کے درشن کرنے آئے۔ کہ بڑی باکمال تلوار ہے۔ اور جاوید میانداد نے جس بیٹ سے شارجہ میں چھکا لگایا تھا وہ 17 لاکھ میں نیلام ہوا۔ کیونکہ ایرانیوں نے ایک غلط رسم کی بنیاد رکھ دی تھی اور اس کے قلابے حضورؐ سے ملا دیئے تھے۔ یاد رکھئے حضورؐ کی برکتیں سمیٹنے کے لئے ان ارشادات پر عمل کیجئے جو آج بھی قرآن کی دفتین میں بلا تغیر و تبدل موجود ہیں۔

کیکر کا درخت اگر اپنے آپ کو سیب کے درخت سے کتنا ہی رگڑے وہ کیکر ہی رہے گا اور اس میں کانٹے ہی اگیں گے، سیب نہیں۔ اور پاکستانی ٹیڑے منہ سے انگریزی بولیں یا لنڈا بازار سے انگریزوں کی اترن پہنیں۔ وہ انگریز نہیں بن سکتے۔

☆☆☆

علقمہؓ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ منیٰ میں چل رہا تھا کہ حضرت عثمانؓ سے ملاقات ہوئی باتیں کرنے لگے دوران گفتگو کہا ابو عبدالرحمٰن کیا ہم آپ کی شادی کسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں، شاید وہ تمہیں تمہاری عمر رفتہ کی یاد دلا دے؟

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ٹھیک ہے رسول اکرمؐ نے ہم سے فرمایا، اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح نگاہوں کو نیچا کرنے والا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جسے قدرت نکاح نہ ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ وہ اس کے لئے خصی ہونے سے بہتر ہے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 166، حدیث 1131، صفحہ 397)

ملاحظہ فرمایا ایک تو بوڑھے آدمی کی شادی جوان عورت سے کرا رہے ہیں۔ اور مسلم نے یہ تک ثابت کر دیا ہے کہ اس دور کے تمام لوگ شہوت کی وجہ

سے سخت پریشان تھے اور خصی ہونے کی خواہش رکھتے تھے، حتیٰ کہ ابو ہریرہؓ نے بھی خصی ہونے کی خواہش حضورؐ سے کی تھی۔ ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)! میں تو جوان آدمی ہوں لیکن بدکاری سے ڈرتا ہوں مگر میرے پاس ہے کچھ نہیں کہ کسی عورت سے نکاح کر سکوں (کیا میں اپنے آپ کو خصی کر لوں؟) یہ بات ابو ہریرہؓ نے تین بار کہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ! جو کچھ تمہیں ملا ہے، اُسے لکھ کر قلم خشک ہو گیا، اب تمہاری مرضی ہے کہ اپنے آپ کو خصی کر لو یا نہ کرو۔"

(بخاری، جلد سوم، باب 37، حدیث نمبر 68، صفحہ 65)

اور صرف ابو ہریرہؓ پر کیا منحصر ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں (جن سے اپنی خواہش پوری کرتے) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں (رات دن کا جھگڑا مٹ جائے) آپؐ نے اس سے منع کیا۔

(بخاری، جلد سوم، باب 35، حدیث 64، صفحہ 64)

ایرانی مجوسی چاہتے تھے صحابہ کرام کا معاشرہ اگر جنس زدہ ثابت کر دیا جائے تو عام مسلمانوں کو یا تو اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے، صحابہ کرامؓ سے اور ان کے توسط سے جو دین پہنچا ہے اس سے نفرت ہو جائے گی، یا وہ بھی اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ لیں گے۔ مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے، انہیں منہ کی کھانی پڑی میں اور ہر کوئی آج بھی ان ہستیوں کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں اور کہتے ہیں، انہیں ہم ہر دور کے مسلمانوں سے افضل اور بہتر سمجھتے ہیں۔ ہم ان کے تُرَابُ النَّعلِ ہیں۔

---☆☆☆---

ابوبکرؓ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اپنی روایات میں کہتے تھے کہ جسے

جنابت کی حالت میں فجر ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد عبدالرحمٰن سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ پھر وہ اور میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور عبدالرحمانؓ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا حضور اقدسؐ جنابت کی حالت میں صبح بیدار ہوتے تھے اور جنابت بھی احتلام سے نہیں ہوتی تھی بلکہ (جماع کی بنا پر ہوتی تھی) پھر آپ روزہ رکھتے تھے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 47، حدیث 324، صفحہ 129)

یہ بھی بتانا چاہیے تھا کہ وہ دور کونسا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیات تھے؟ اگر حیات تھے اور اس مسئلے کو معلوم کئے بغیر دین خطرے میں پڑ جاتا، تو اُنؐ سے خود پوچھ لیا جاتا۔ بی بی عائشہؓ کو کیوں اس میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ اگر بعد الوفات کا واقعہ ہے تو زوجہ ابو بکرؓ یا زوجہ عبدالرحمانؓ جا کر بیگمات رسولؐ سے خود پوچھ لیتیں بعد میں آ کر اپنے شوہروں کو بتا دیتی اور ابو ہریرہ تو رات دن حضورؐ کے ساتھ رہنے والوں میں سے تھے انہیں بیگمات سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اگر ایسا کرتے تو ایرانی یہ جنابت اور احتلام صحبت اور جماع کی باتیں اُس ہستی کی بیٹی تک کیسے پہنچاتے جس نے بقول ان کے حضرت علیؓ کا حق مارا تھا خلافت چھین لی تھی۔

---☆☆☆---

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بار کسی عورت پر نظر پڑی تو آپ اپنی زوجہ زینبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت کھال کو دباغت دینے کے لئے مل رہی تھی آپؐ نے ان سے اپنی حاجت پوری کی پھر صحابہ کے پاس چلے آئے اور فرمایا "عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی کی نظر (اجنبی) عورت پر پڑے تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آ کر (صحبت کر لے) کیونکہ اس سے اس کے دل کے خیالات دفع ہو جائیں گے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 167، حدیث 1140، صفحہ 400)

دیکھ لیجئے صاحبان ایرانیوں نے رحمت للعالمین ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا تصویر کھینچی ہے۔ اگر ازواج النبیؐ امت کی مائیں ہیں تو امت کی بیٹیاں اور بہنیں ان کی بیٹیاں اور بہنیں ہیں۔ مگر وہؐ اتنے جذباتی ہیں کہ کسی کی راہ چلتی بہو بیٹی کو دیکھ کر بے قابو ہو جاتے ہیں اور فوراً گھر جا کر اپنی بیوی سے حاجت پوری کر آتے ہیں۔ اور صحابہ کرام کو بھی یہی تلقین کرتے ہیں کہ تم بھی کسی کی بہو بیٹی بہن کو دیکھو تو اس کا ایک ہی علاج ہے..... اگر پیغمبر کا یہ حال ہو تو امتیوں سے تو راہ چلتی عورت محفوظ ہی نہیں رہ سکتی۔

پھر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اگر راہ چلتی خوبصورت عورت نظر آ جائے اور اپنا گھر اور عورت نزدیک نہ تو کیا کرنا چاہیے؟۔

جس ہستی کے متعلق رب کائنات فرماتا ہے۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (68/4) بلاشبہ تم اخلاق کی بلندیوں پر ہو۔ جس نبی کے توسط سے ہمیں یہ حکم ربی ملا کہ۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (24/30) کہ اے نبی کہو مومنوں سے "راہ چلتے ہوئے جب غیر عورتوں کو دیکھو تو" نگاہیں نیچے رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ وہ نبی خود نگاہیں نیچے نہ رکھے اور عورتوں کو دیکھ کر وہ اتنا شہوت زدہ ہو جائے کہ گھر آ کر شہوت مٹائے؟ اسے ماننا تو دور کی بات ہے کسی مسلمان کے لئے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ اگر وہؐ عورتوں کے رسیا اور جماع کے لئے ہر دم بیتاب ہوتے تو پہلی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی اور زوجہ سے بچے پیدا کیوں نہ ہوئے؟، کیونکہ وہ مرد کامل تھے۔

بقول بخاری کے حضورؐ گیارہ بیویوں کے شوہر تھے۔ جو بقول بخاری ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں پر چکر لگا 'یا کرتے تھے ملاحظہ فرمایئے۔

حدثنا انس بن مالك كان النبى يدور على نسائه فى الساعة الواحده من الليل و النهار و هن احدى عشره .قال قلت لانس او كان يطيقه قال: كنا نتحدث انه اعطى قوة ثلا ثين۔

(بخاری جلد اول، کتاب الغسل، باب 185، جماع، حدیث نمبر 264)

ترجمہ۔ فرمایا انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کا رات اور دن ایک ہی گھڑی میں دورہ کر لیتے (سب سے صحبت کر آتے) اور آپ کی گیارہ عورتیں تھیں۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی؟ انس نے کہا **كنا نتحدث انه اعطى قوة ثلا ثين**۔ ہمارے درمیان اکثر یہ ذکر ہوتا تھا کہ آپ میں تیس مردوں کی طاقت تھی۔

پھر یہ کہنا کہ۔ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ عورتوں میں کون کونسی ہستیاں شمار ہیں ازواج مطہرات کے علاوہ اس میں فاطمہ بنت نبیؐ بھی شمار ہے۔ حضورؐ ایسا فرما ہی نہیں سکتے تھے۔ نبی کی ذات تو بہت بلند و بالا ہے اس قسم کی خرافات اور کردار کا اتنا کمزور تو آج کے زمانے میں بھی مشکل سے ملے گا۔ جھوٹ اتنا بولے کہ اس میں پانچ فیصد تو سچائی ہو۔ (عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی) اور اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا متاثر کرتی ہے کہ بیوی کو کام سے چھڑا کر اندر لے جاتے ہیں اور حاجت پوری کرتے ہیں۔

کیا حضورؐ پر شیطان اثر انداز ہو سکتا تھا؟ اللہ کا تو فرمان ہے۔ کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (15/42) میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔ اور شیطان نے بھی یہ اعتراف کیا کہ۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (15/40) صرف تیرے مخلص بندے ان میں سے محفوظ رہیں گے۔ نبی سے زیادہ مخلص اور کون ہوگا؟ مگر حدیث سب کچھ غلط ثابت کر رہی ہے۔ حضورؐ کو بھی اللہ کے مخلص بندوں کے صف سے نکال رہی ہے؟

پھر حضورؐ نے یہ تو فرمایا'' عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی'' جسے جابرؓ نے سنا اور ہم تک پہنچایا مگر اس بات کا جابر کو کیسے پتہ چلا کہ آپ اپنی زوجہ زینبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس

وقت کھال کو دباغت دینے کے لئے مل رہی تھی آپؐ نے ان سے اپنی حاجت.....

یہ بات حضورؐ نے جابر کو علیحدگی میں بتائی یا وہ خود حضورؐ کا پیچھا کر رہا تھا، اس کا راوی کوئی نہیں۔ ایسا سوچنا کفر ہے البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روایت غلط ہوگی۔

---------☆☆☆---------

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح فرمایا اور شوال ہی میں رخصتی اور زفاف فرمایا بس آپؐ کی ازواج میں کون ہے جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ عائشہؓ کے نزدیک یہ بات پسندیدہ تھی کہ اُن کی خواتین سے (جو ان کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں) شوال ہی میں دخول ہو اور ہم بستری کی جائے۔ روایت 1212۔ میں بتایا گیا ہے کہ سیدہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرا نکاح چھ برس کی عمر میں ہوا اور رخصتی نو برس کی عمر میں ہوئی۔

(مسلم، جلد دوم، باب 176، حدیث 1216، صفحہ 422)

چاہے امام مسلم ہو یا مترجم محمد ذکریا اقبال یا مفتی محمد رفیع عثمانی کیا ان پاک ہستیوں کے متعلق یہ طرز تحریر جائز ہے اور اگر ہے تو کیا یہ حضرات اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے متعلق شب عروسی کی داستان، دخول اور ہم بستری کی تفاصیل کیوں نہیں لکھتے تاکہ بہت سارے مسلمان ان باریکیوں سے واقف ہو جائیں لوگ دعائیں دیں گے اور ان کو ثواب ہوگا۔ کیا ان کی نظروں میں بیگماتؓ رسولؐ ہی ارزاں جنس ہے۔ کہ ان کی عزت و ناموس کو طشت از بام کیا جائے۔ اللہ سے ڈرو توہین رسالت اور توہین ازواج مطہرات یہی ہے کہ تم لوگ ناموس رسالت سے کھیلتے ہو۔ حکومت کو ایسے لوگوں اور کتابوں کا نوٹس لینا چاہیے۔

---------☆☆☆---------

ابن المنکدر سے مروی ہے کہ انہوں نے جابرؓ سے فرماتے سنا "یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ مرد جب بیوی سے پیچھے کی جانب سے (قبل) (سامنے کی

راہ) میں جماع کرتا ہے تو اولاد بھینگی ہوتی ہے تو ان کے اس غلط تصور کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ (2/224) عورتیں تمہارے لئے بمثل کھیتی کے ہیں لہٰذا اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو آؤ۔

(مسلم، جلد دوم، باب 184، حدیث 1268، صفحہ 446)

ملاحظہ فرمایا عورت کے ساتھ پیچھے سے کرنے کے شوق کو پورا کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیت کو کہاں سے لاکر کہاں فٹ کیا گیا۔ گویا اللہ کی طرف سے اجازت دلوائی گئی ہے۔ جماع فی الدبر کی۔

(پیچھے سے کرنا) بھی جائز قرار دیا گیا اور یہودیوں نے عورت کے ساتھ پچھلی طرف سے کرنے پر جو لوگوں کو ڈرایا تھا کہ اولاد بھینگی پیدا ہوگی، اس کا اثر بھی زائل کر دیا، آیت درج کر کے یہ ترغیب دی گئی کہ کئے جاؤ اولاد بھینگی نہیں ہوگی یہ تو منشاء الٰہی ہے۔ اللہ کی طرف سے اجازت ہے کہ یہ تو کھیتی ہے کھیتی میں جب چاہو جدھر سے چاہو مرضی ہے۔

اس سند مذکورہ سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت زہری سے مروی ہے وہ کہتے تھے چاہے تو اوندھے منہ لٹا کر جماع کرے یا سیدھا لٹا کر وطی دوزانوں کرے۔ (دونوں طرح جائز ہے) لیکن یہ کہ دخول ایک ہی سوراخ میں ہو (جو قبل یعنی آگے کی طرف ہے) جس کتاب سے میں حرف بہ حرف نقل کر رہا ہوں یہ بھی ان کتابوں میں سے ہے جسے کہتے ہیں (اَصَحُّ الْكُتُبُ بَعْدَ كِتَابُ الله) اللہ کی کتاب کے بعد صحیح ترین کتاب۔ صحیح مسلم۔

یہ بات کہ "پیچھے سے کرنے سے اولاد بھینگی پیدا ہوگی" عرض ہے کہ کسی ڈاکٹر سے دریافت کر لیجئے پیچھے سے تخم ریزی بھی نہیں ہوتی چہ جائیکہ بھینگی قانون قدرت ہے کہ اس کھیتی میں بیج آگے سے ہی ڈالا جاتا ہے اور وہ سرسبز بھی ہوتا ہے پیچھے سے نہیں پھر بھلا پیچھے سے رب کیسے تاکید فرما رہے ہیں۔

کھیتی کے بھی کچھ قوانین ہوتے ہیں رب تو وہ متعارف کرا رہا ہے کھیتی میں جب تک ایک فصل کھڑی ہے دوسری نہیں بوئی جا سکتی ہے۔ ایسا موقع بھی آتا ہے جب کھیتی میں قدم نہیں رکھنا چاہیے (جب کھیتی کو پانی دیا ہو) اور اپنی منکوحہ عورت کے بھی نزدیک نہیں جانا چاہیے جب تک وہ پاک صاف نہ ہو جائے (فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ)۔ ان قوانین کا خیال رکھنا چاہیے۔

——————☆☆☆——————

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک عورت کو شوہر نے تین طلاقیں دے دیں اس سے کسی دوسرے مرد نے نکاح کر لیا پھر جماع سے قبل اسے تین طلاقیں دے دیں۔ اب پہلے شوہر نے چاہا کہ اس سے دوبارہ نکاح کر لے، حضورؐ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "نہیں یہاں تک کہ دوسرا شوہر بھی اس کا وہی مزہ نہ چکھ لے جو پہلے نے چکھا تھا" یعنی لذت جماع جو پہلے نے حاصل کی تھی وہی دوسرا ابھی حاصل نہ کر لے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 182، حدیث 1264، صفحہ 445)

یہ حضورؐ کا فرمایا ہوا ہو نہیں سکتا الفاظ پر غور کیجئے (وہ وہی مزہ نہ چکھ لے جو پہلے نے چکھا تھا) اللہ گھر بسانے کی بات کرتا ہے مزے چکھنے کی بات نہیں کرتا۔ یہ روایت قرآن کے خلاف ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ قرآن مزہ لینے کی بات نہیں کرتا۔

حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَ لَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ (5/5)

تمہارے لئے حلال ہیں آزاد با عصمت عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے محافظ بنو نہ یہ کہ آزادانہ

شہوت رانی کرنے لگو موج مستی کرنے لگو۔ بلکہ میاں بیوی کو رب سبحانہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کا لباس کہا ہے جو پردہ پوشی کے کام آتا ہے۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (2/187)

——————☆☆☆——————

حضرت ابو دردؓا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ایک خیمہ کے دروازہ پر سے گزرے وہاں ایک عورت کو دیکھا جو وضع حمل کے قریب تھی آپؐ نے فرمایا شاید وہ شخص (جس کی قسمت میں یہ آ گئی ہے) اس سے جماع کا ارادہ رکھتا ہے لوگوں نے کہا ہاں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ اسے ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے۔ وہ کیسے اس ہونے والے لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 188، حدیث 1294، صفحہ 454)

ملاحظہ فرمایا خیمے کے دروازے میں کھڑی عورت کے حمل کا پتہ تو چل سکتا ہے مگر یہ پتہ کیسے چل گیا کہ اس کا شوہر اس سے جماع کا ارادہ رکھتا ہے، چلو حضورؐ کو اگر پتہ چل گیا تو وہ پیغمبر تھے ہم بفرض محال مان لیتے ہیں مگر لوگوں کو بھی پتہ تھا کہ اس کا شوہر جماع کی خواہش رکھتا ہے کیونکہ جب حضورؐ نے پوچھا تو لوگوں نے کہا ہاں۔

ایرانیوں نے ثابت کیا کہ اس بابرکت دور میں عربوں میں حیا غیرت نام کی کوئی چیز نہ تھی حمل سے لے کر صحبت کی خواہش کا اور کس بیوی کو کب حیض ہوا اور کب وہ نہائی اور کب اس کے ساتھ ہم بستری ہوئی۔ یہ وہ باتیں ہیں جسے صرف عورتیں ہی نہیں تمام مرد بھی جانتے تھے۔ شہوت کے لئے بخاری کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حالانکہ یہ پہلے درج کر چکا ہوں۔

انس بن مالکؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے اللہ نے خیبر کا قلعہ فتح کروادیا تو آپؐ سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا ان کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دلہن تھیں۔ آنحضرت نے ان کو اپنے لئے چن لیا پھر ان کو لے کر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں) (ان کو حیض کا پتہ بہت جلد لگ جاتا تھا) جب ہم لوگ سدالروحا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی، پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس تیار کر کے رکھا اور انس سے کہا کہ اطراف کے لوگوں کو بلالو یہی کھانا آنحضرتؐ نے حضرت صفیہ کے ولیمہ میں کھلایا، پھر مدینہ کو روانہ ہوئے راستے میں دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر اپنے پیچھے کمبل سے گول گدہ بنایا پھر اونٹ کے قریب اپنا گھٹنا رکھا پھر صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھیں۔

(بخاری، جلداول، کتاب البیوع، باب 1386، حدیث 2093، صفحہ 938)

پھر ان کو لے کر خیبر سے نکلے (تو وہ حیض سے تھیں) حضرت انسؓ راوی ہیں (پتہ نہیں کہ ان کو صفیہؓ کے حیض کا کس طرح پتہ چلا) پھر جب ہم لوگ سدالروحا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں آپؐ نے ان سے صحبت کی حضرت انسؓ کو صرف حیض کا ہی پتہ نہیں چلا حیض سے پاک ہونے کا بھی پتہ چل گیا۔ حیض کے بارے میں کوئی بیوی اپنے شوہر تک کو نہیں بتاتی بس یونہی بیماری، طبیعت خراب ہونے کا بہانہ کرتی ہے۔ اور ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حیض اور طہر کا علم ہر صحابی کو ہوتا تھا اور کتب حدیث کیوجہ سے پوری دنیا کو ہوگیا۔ تعجب کی بات ہے کہ حضورؐ کی امت اس کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ عورت صاف لفظوں میں اپنے شوہر کو بھی نہیں بتا تی کہ اسے حیض آتا ہے۔ پہلے وقتوں میں حیض کو بلوغت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ اسے ایام آنا، نہانا آنا، سر میلا ہونا، بے نمازی آنا، سر درد ہونا، اور ناپاک ہونا، حیدر آباد دکن والے تو پھول آنا بھی کہتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں اس کا ذکر مردوں کی محفلوں میں ہوتا تھا اور ہر خاص و عام کو علم ہوتا تھا کہ حضورؐ کی کس بیوی کو

حیض آیا اور وہ کب نہائی ہے؟ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ۝ اے کاش میں خاک ہوتا۔ اے کاش میں مٹی ہوتا اور کچھ نہ دیکھنا پڑتا۔ اے مسجد کی چاردیواری میں پلنے والو! اٹھو حرکت میں آؤ جس کے مصلّے پر تم قابض ہو اسؐ کے ناموس کے لئے میدان میں آؤ ایسی کتابوں کو دریا برد کردو جو اہانت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بھری پڑی ہیں۔

☆☆☆

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ان سے شادی کی تو تین یوم تک ان کے پاس قیام کیا اور فرمایا۔ تم اپنے شوہر کے سامنے کوئی فروتر عورت نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے سات یوم مقرر کرلوں، البتہ یہ ہے کہ اگر میں نے تمہارے لئے سات یوم مقرر کئے تو اپنی دوسری ازواج کے لئے بھی سات دن مقرر کروں گا (پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی) (مسلم، جلددوم، باب 195، حدیث 1353، صفحہ 480)

جامعین الحدیث نے لکھا ہے کہ حضورؐ نے اپنی ہر بیوی کے لئے باری مقرر کی تھی ہاں اگر کوئی بیوی بوڑھی ہو جائے پرکشش نہ رہے اور یہ خدشہ ہو کہ حضورؐ اسے طلاق نہ دیدے تو اسی صورت میں حضرت عائشہؓ آگے آکر وہ باری بھی خود لے لیتی تھی۔ ثبوت کے لئے نیچے دی ہوئی حدیث ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ جب سودہؓ بنت زمعہ بوڑھی ہوگئیں اور یہ خیال ہوا کہ کہیں آپ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو چھوڑ نہ دیں (یعنی طلاق نہ دیدیں) تو انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخش دی جس کو آپؐ نے قبول فرمالیا۔

(ابوداؤد، جلددوم، باب 116، حدیث نمبر 368، صفحہ 131)

ایک شاعر اپنی محبوبہ کو کہہ رہا تھا کہ تیری یہ کالی زلفیں کالی ناگن جیسی ہیں، اور تیری آنکھیں نیلی جھیل جیسی ہیں، تیری آبرو کمان جیسی اور دانت

موتی جیسے اور ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہیں گردن صراحی دار اور کمر چیتا جیسی۔ یہ سن کر محبوبہ رونے لگی کہا کیا مجھ میں انسانوں جیسی کوئی چیز نہیں ہے؟۔

رونا مجھے بھی آ رہا ہے مگر اس بات پر کہ کیا حضورؐ سے کسی نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ کائنات کو تسخیر کیسے کیا جائے، زمین میں قدرت کے چھپے خزانوں کو کیسے تلاش کیا جائے، انسان کی حالت کو بہتر کیسے بنایا جائے، اس کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو کیسے اجاگر کیا جائے، اگر کوئی ماں باپ ہو تو بچوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کیا جائے، اگر بچہ ہو تو ماں باپ کے ساتھ کیسے رویہ اختیار کرے، مالک اور نوکر کے درمیان کیا رویہ ہونا چاہیے، انسانیت کے اعلیٰ مقام تک کیسے پہنچا جائے۔؟ یہ بھی کسی نے نہیں پوچھا کہ دین اسلام کو کس طرح پھیلایا جائے۔ مومن کامل کیسے بنا جائے۔ نہیں پوچھا تو صرف یہ کہ عورت کا استعمال کس طرح ہو۔ پیغمبر اسلام اللہ کے دین کو غلبہ دلانے آئے تھے۔ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ الْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (7:157) ''اور وہ لوگوں پر پڑے ہوئے بوجھ اور طوق و سلاسل کو اتار پھینکیں گے'' وہ صدیوں سے زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت کو آزاد کرنے آئے تھے، اس لئے نہیں آئے تھے کہ وہ امت کو جماع اور صحبت کے طریقے سکھائے۔ کیا خیال ہے عرب سب کچھ جانتے تھے صرف وہ عورت کا استعمال جماع، صحبت نہیں جانتے تھے، جو جانور بھی جانتا ہے۔ اسی لئے حضورؐ سے اسی سبجیکٹ پر پوچھا جاتا تھا اور حضورؐ انہیں معلومات فراہم کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمایئے ایک شخص دادا تو بن گئے مگر جماع کا طریقہ نہیں معلوم۔

حضرت بہزؓ بن حکیم کے دادا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اپنی عورتوں سے کس طرح جماع کریں اور کس طرح نہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہے آ........

(ابوداؤد، جلد دوم، باب 119، حدیث 376، صفحہ 134)

(قربان جاؤں اس معصومیت اور بھولپن پر) یہ سوال بچپن میں

پوچھنا تھا آخر دادا کیسے بن گئے؟ کہ عورتوں سے جماع کرنے کا طریقہ بھی نہیں معلوم۔ ہائے ایرانیوں تمہیں جھوٹ بولنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ جب عورت کھیتی ہوئی اور یہ آزادی بھی مل گئی (تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہے آ........) تو اسی سے مجوسیوں نے جماع فی الدبر (عورت کے ساتھ پیچھے سے جماع) کا جواز نکالا ہے۔ حالانکہ کھیتی کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ یہ حدیث تو ہے ہی من گھڑت۔ کیا عرب اتنے نا سمجھ تھے کہ انہیں جماع کرنا بھی نہیں آتا تھا، پھر پوچھا بھی کس سے؟ ان سے جو بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر۔

حضرت بہزؓ بن حکیم کے دادا اگر اتنے ہی معصوم تھے عورت کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے تو وہ اپنے ہم عمر یار دوستوں سے ہی پوچھ لیتے۔ یا صحابہ کرامؓ سے دریافت کر لیتے۔ خیر میں پھر بھی ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے بی بی عائشہؓ سے نہیں پوچھا۔ اس کا قصور اتنا تھا کہ وہ خلیفہ اولؓ صدیق اکبر کی بیٹی تھی جس نے مجوسیوں کے خیال میں حضرت علیؓ کا حق مارا ہے۔ لہٰذا جتنی غلیظ بدبودار متعفن اور گندی روایات ہیں اسے بی بی عائشہؓ کے پلو سے باندھنا کار ثواب ہے۔ جب ہی تو علامہ اقبال نے کہا تھا کہ کاش ایران فتح ہی نہ ہوتا۔

☆☆☆

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کی نو ازواج تھیں (ایک وقت میں) جب آپ ان کے درمیان برابری کی بنیاد پر تقسیم فرماتے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن ہی تشریف لاتے، یعنی ہر زوجہ کے پاس ایک دن رہتے اس طرح پہلی کا نمبر 9 دن بعد آتا۔ (مسلم، جلد دوم، باب 197، حدیث 1361، صفحہ 483)

گویا ازواج کے پاس جانا ارکان دین میں سے تھا اس لئے ہر صحابی جانتا تھا کہ حضورؐ کی کس بیوی کا کب نمبر ہے۔

☆☆☆

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرمؐ کے ہمراہ جہاد

سے لوٹنے لگے تو میں نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا جو بڑا سست تھا ایک سوار پیچھے سے میرے پاس آیا اور اپنے نیزے سے میرے اونٹ کو ایک کونچا دیا چنانچہ میرا اونٹ اتنا تیز چلنے لگا کہ تم نے کسی اونٹ کو نہیں دیکھا ہوگا۔ اتنا تیز چلتے ہوئے جب میں نے مڑ کر دیکھا تو میں رسول اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اے جابر تمہیں کس چیز کی جلدی ہے؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے آپؐ نے فرمایا کیا باکرہ سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے کہا شادی شدہ یا بیوہ یا مطلقہ سے۔ فرمایا کہ کسی نوخیز دوشیزہ سے کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔

پھر جب ہم مدینہ پہنچے اور گھروں میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (اتنی دیر کہ) ہم رات کو عشاء کے وقت داخل ہوں تا کہ پراگندہ بال والیاں کنگھی چوٹی کر لیں اور شوہر سے دور رہنے والیاں استرہ لے لیں (اور جسم کے غیر ضروری بال صاف کر لیں) اور فرمایا کہ جب تم گھر میں جاؤ تو پھر جماع ہی جماع ہے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 199، حدیث 1372، صفحہ 487)

قارئین کرام کیا اللہ کے رسولؐ ایسی سوقیانہ (بازاری) گفتگو کر سکتے تھے؟۔ یہ تو ان کی توہین ہے۔ اللہ ان مجوسیوں کو تا ابد جہنم میں رکھے اور اُن کو بھی واصل جہنم کرے جو ان کتابوں کو مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ تا کہ مسلمانوں کے دل میں اپنے اکابرین کے لئے نفرت پیدا ہو جائے، اس طرح ان کے توسط سے آئے ہوئے دین سے بھی لوگوں کو نفرت ہو جائے گی۔ ہمارا انتقام پورا ہوگا۔ حدیث کا پہلا حصہ (تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی) رب نے اس رشتے کو کھیلنے کا ذریعہ نہیں بنایا اس کا رسول بھلا کیسے کہہ سکتا ہے ہے کہ زن و شوہر کا رشتہ کھیل کھیلنے کے لئے ہے؟۔ اللہ کا فرمان ہے۔

۔مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ (4/25) محصنت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

vestl-chaste-continent-modest-decent-virtuous
-covert-matron-

عفیفہ منکوحہ، پاک دامن، پارسا، پرہیز گار، نیک حیادار، باذوق، بے داغ، پروقار اور میٹرن مادرانہ صفت والی۔ دوسرا لفظ بھی بڑا اہم ہے۔ وہ ہے (غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ) مسافحات کے معنی ہیں۔ shed,spill,pourout جھاڑنا، گرانا، بہانا یا باہر انڈیلنا۔ میرا خیال ہے آیت کریمہ کا مفہوم سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ شادی سے مراد یہ ہو کہ (اخدان) معتمد ساتھی شریک حیات ہوں۔ پاک دامن، نیک پرہیز گار پارسائی کی زندگی گزارنا مقصد ہو حیاداری کے ساتھ نہ یہ کہ شہوت رانی محض پانی بہانا مقصد ہو۔ یہی رب کی منشا ہے۔ نکاح سے مراد مستی جھاڑنا نہیں ہے کھیل کھیلنا نہیں ہے قرآنی نکاح گھر بسانا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ (25/74) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمایئے۔ جس رب کا یہ فرمان ہو اس کا رسول کیسے رشتہ ازدواج کو کھیل کا ذریعہ کہہ سکتا ہے۔ چونکہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے لہٰذا یہ ایرانی فیکٹری کا خام اور ردی مال ہے۔

---------☆☆☆---------

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر حوّا علیہ السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

(مسلم، جلد دوم، باب 299، حدیث 1379، صفحہ 490)

شارح نے نیچے وضاحت فرمائی ہے کہ خیانت کے یہ معنی نہیں کہ اس نے فواحش کا ارتکاب کیا تھا، بلکہ اس نے اپنی اداؤں سے شوہر کو ممنوعہ باتوں کی طرف اکسایا تھا۔ جیسے کہ حضرت حوّا نے حضرت آدم کو شجر ممنوعہ کھانے پر اکسایا تھا شیطان کے ورغلانے سے۔ اس جملہ میں ایک گونہ تسلی ہے بنات آدم کے لئے کہ جب ان کی ماں حوّا نے غلطی کی اور شوہر کی بات نہ مانی یہ بنات آدم کیسے غلطیوں اور شوہر کی نافرمانی سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ کوئی گل نہیں

(فتح الباری (۶/۲۶۱))

اول تو یہ بات غور کرنے کی ہے۔ کہ نہ تو ماں کی گناہ میں اولاد کی گرفت ہوتی ہے اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ماں کا جرم یا غلطی اولاد بھی کرے۔ علاوہ اس کے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ یہ غلطی صرف اماں حوا سے ہوئی تھی کہ اس کی بنات (بیٹیاں) بھی وہی غلطی کرے یا دونوں سے ہوئی تھی؟ اللہ تبارک وتعالی فرماتے ہیں۔

(فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ (2/36)

شیطان نے دونوں کو پھسلا دیا اور نکلوا دیا وہاں سے جہاں یہ تھے۔ فَأَزَلَّهُمَا دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اور فَأَخْرَجَهُمَا بھی دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ اکیلے اماں حوا کو نافرمانی کا مرتکب سمجھنا قرآن کے خلاف ہے۔ لہٰذا ایرانی مال ہے۔

☆☆☆

حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن شداد نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کے سامنے لعان کرنے والوں کا تذکرہ ہوا تو ابن شداد نے کہا، کیا یہ دونوں وہی تھے جن کے بارے میں رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر بینہ (گواہ) کے سنگسار کروں گا تو انہی دونوں کو سنگسار کروں گا؟ حضرت ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی جو اعلانیہ زنا کاری کیا کرتی تھی۔

(مسلم، جلد دوم، کتاب اللعان، حدیث 1486، صفحہ 553)

ملاحظہ فرمایا ایک تیر سے کتنے شکار کیے، کہیں تو زنا کے لئے چار شہود لازم قرار دیتے ہیں وہ بھی اس طرح کہ انہوں نے زنا کے مرتکبین کو نیچے سے جھک کر دیکھا ہو سرمہ دانی کی سلائی کی طرح آتے جاتے دیکھا ہو۔ ملاحظہ فرمایئے گواہوں کی باریک بینی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں یہودی اپنے میں سے ایک مرد

و عورت کو لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے میں سے سب سے زیادہ دو عالموں کو لاؤ تو وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لائے حضور علیہ السلام نے ان دونوں کو قسم دی کہ تورات میں ان دونوں زانیوں کے معاملہ کو کیسے پاتے ہو؟

وہ دونوں کہنے لگے کہ ہم تورات میں تو یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے اس آدمی کے ذکر (آلہ تناسل) کو اس عورت کی شرمگاہ کے اندر دیکھا ہے جس طرح کہ سلائی سرمہ دانی میں تو اس وقت دونوں کو سنگسار کیا جائے گا۔ پھر حضور علیہ السلام نے کہا کہ پھر تم دونوں کو کس بات نے روکا ہے انہیں رجم کیا جائے۔ دونوں کہنے لگے کہ ہماری سلطنت ختم ہو چکی ہے تو ہم نے انہیں قتل کرنا ناپسند سمجھا پھر رسول اللہ نے گواہوں کو بلایا تو وہ گواہ لے آئے پس انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے اس آدمی کے عضو تناسل کو اس عورت کی شرمگاہ میں دیکھا ہے جیسا کہ سلائی سرمہ دانی میں ہوتی ہے۔ آپؐ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیدیا۔

(ابوداؤد، جلد سوم، باب 245، حدیث 345، صفحہ 323)

اگر یہ چار آدمی (گواہ) باریک بینی سے سلائی کو سرمہ دانی میں آتا جاتا نہ دیکھتے ہمت سے کام لیتے زنا کرنے والے کا پیر کھینچ کر ہٹا دیتے تو عورت اور مرد دونوں کی زندگیاں بچ جاتی۔ مگر وہ تو نظارہ دیکھنے میں لگے تھے۔ اے ایرانیوں **اسود وجو ہکم۔**

پہلا شکار حضورؐ کا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم زنا میں گواہی کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ دوسرا شکار کہ حضورؐ خلاف قرآن سزا سنگسار کا حکم بھی دیا کرتے تھے۔ جبکہ رب کا فرمان ہے۔ کہ جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق سزائیں نہیں دیتے وہ کافر ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

(5/44) جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق سزائیں نہیں دیتے وہ

کافر ہیں۔وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (5/45)

جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق سزائیں نہیں دیتے وہ ظالم ہیں۔وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (5/47) جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق سزائیں نہیں دیتے وہ فاسق ہیں۔

یہ تھی ایرانیوں کی دشمنی جنہوں نے ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنے تاج پہنا دیئے۔ تیسرا زخم یہ دیا کہ حضورؐ کے بابرکت دور کو زنا کاری کا اعلانیہ دور ثابت کیا۔ کہ (نہیں وہ دوسری عورت تھی جو اعلانیہ زنا کاری کیا کرتی تھی) زنا کاری کا دور تو ہمارا ہے، مگر اعلانیہ پھر بھی نہیں ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد بن عبادہ انصاریؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ آدمی اگر اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو جتلاء دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے؟ رسولؐ اللہ نے فرمایا نہیں! حضرت سعدؓ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حق سے آپؐ کو عزت دی کیوں نہیں (قتل کرے) یعنی تعجب کا اظہار کیا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں؟ (حضرت سعدؓ چونکہ اپنے قبیلے کے سردار تھے یعنی خزرج کے۔ آپؐ نے جوبات فرمائی وہ بایں معنی کہ انسان کو اللہ کے حکم کے سامنے غیرت اور غصے پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

(مسلم، جلددوم، کتاب اللعان، حدیث 1487، صفحہ 553)

ملاحظہ فرمایا مجوسیوں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ صحابہ کا معاشرہ اسی قسم کا تھا کہ زنا عام تھا اور یہ سب اس میں مبتلا تھے۔ اور اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر سے اسی معاملے میں سوالات کرتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ تا قیامت ایران کو فتح نہیں کر سکتے تھے۔ یہ تو بکھرے ہوئے غیر منظم بدو تھے اور ایرانی ایک منظم قوم تھی اس وقت کی دو طاقتوں میں سے ایک تھی۔ اور حضورؐ کی صف آرائی نے ان کی

اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ان کے شہنشاہ کو پیوند خاک کر دیا۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بنو فزارہ کا نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اُس نے کہا ہاں!

آپ نے پوچھا ان کے رنگ کون سے ہیں؟ کہنے لگا سرخ اونٹ ہیں فرمایا کہ کیا کوئی خاکی رنگ کے بھی ہیں؟ اس نے کہا ایسے بھی ہیں۔ فرمایا وہ کہاں سے آ گئے؟ اس نے کہا ممکن ہے کہ کسی کی کوئی رگ کھینچ لی ہو۔ فرمایا یہاں بھی ممکن ہے کہ کوئی رگ کھینچ لی ہو۔

(مسلم، جلددوم، کتاب اللعان، حدیث 1492، صفحہ 555)

یہ حدیث بلا تبصرہ قبول فرمایئے۔ رگ کھینچنے سے مراد میلان خواہش اور رغبت رکھنا ہے۔ جانور تو ماں کو بھی نہیں جانتا میٹنگ سیزن میں کوئی اونٹ کسی بھی اونٹنی پر چڑھ سکتا ہے۔ مگر انسان پر ان حدود و قیود کی پابندی ہوتی ہے وہ تو اپنے پرائے میں تمیز کرتا ہے۔ یہ مثال دینا حضورؐ سے بعید ہے۔

☆☆☆

حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں رسول اکرمؐ نے ہمیں کتوں کو قتل کا حکم فرمایا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے اپنے کتے کو لے کر آتی تو ہم اسے بھی قتل کر ڈالتے تھے، بعد ازاں نبیؐ نے کتوں کو مارنے سے منع فرمایا کہ آئندہ صرف سیاہ دو نقطے والے کتوں کو مارو کہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

(مسلم، جلددوم، باب 238، حدیث 1743، صفحہ 647)

یہ کتا وہی شیطان ہے جس نے آدم کو سجدہ نہیں کیا؟ یا کوئی اور؟ حالانکہ خالق کائنات نے کتے سے کام لینے کی تاکید فرمائی ہے۔

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا

عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ (5/4)
تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں اور جن شکاری جانوروں کو مکلبین (کتے ٹرینڈ کرنے والوں) نے سکھایا ہو اللہ کے دیئے ہوئے علم کے مطابق ۔وہ جانور کو پکڑیں تمہارے لئے وہ بھی تم کھا سکتے ہو۔

یہ تھی رب کی تعلیم ، جس رب کی یہ تعلیمات اور ارشادات ہوں اس کا فرستادہ پیغمبر یہ حکم دے سکتا ہے کہ کتوں کو قتل کرو۔ اے ایرانیوں زرتشتوں کی اولادوں مجوسیوں آخر تم نے ہمارے پیغمبر کو سمجھ کیا رکھا ہے کہ وہ موڈی آدمی تھے، حکم صادر فرماتے وقت وہ نہ عقل سے کام لیتے تھے نہ ہی احکام الٰہی کو مدنظر رکھتے تھے۔ یا اللہ مجھے کیوں حق و باطل کی تمیز دی کیوں علم سے نوازا۔

یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ۔ اے کاش میں مٹی ہوتا۔

☆☆☆

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں (دیگر روایات میں ستر اور سو کا بھی ذکر ہے) ایک بار انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں ضرور تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا (ان سے جماع کروں گا) ان میں سے ہر ایک کو حمل ہوگا پھر ہر ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا شہسوار جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ لیکن حکم الٰہی سے صرف ایک کو حمل ہوا اور اس نے بھی آدھا بچہ جنا (جو کسی کام کا نہ تھا) رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "اگر وہ انشا اللہ کہتے تو ہر ایک بیوی ایک لڑکے کو جنم دیتی جو شہسوار ہوتا اور اللہ کی راہ میں قتال کرتا۔

(مسلم، جلد دوم، باب 278، حدیث 2008، صفحہ 785)

اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسا گمان کرنا ہی گناہ ہے کہ وہ ایک ہی رات میں ساٹھ بیویوں سے مل لیتا تھا یہ انسانی بشر کے لئے ممکن بھی نہیں ۔ اور پیغمبر انسان تھے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (18/110) کہہ دو میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، صرف مجھ پر وحی آتی

ہے کہ بلاشبہ تمہارا رب ایک ہے۔ ہر پیغمبر کے ذمہ عظیم مقصد یہ ہوتا تھا کہ قوم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لائے (يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (5/67)

اے رسول پہنچا دے وہ پیغام جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے نہیں پہنچایا اللہ کے پیغام کی تبلیغ نہیں کی۔ (تو یہ تو ناکامی ہے) مسلمان اسی کام (بیویوں سے جماع میں) لگے رہیں یہ تو منشاء الٰہی نہیں ہے۔ اللہ کے رسول علیہم الف سلام وہ لوگوں کو یہ تعلیمات دینے نہیں آئے تھے کہ ایک رات میں 60 بیویوں سے جماع کرو۔

رب کا فرمان ہے۔ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (25/68)
جو لوگ زنا کے قریب نہیں جاتے کیونکہ یہ فعل جو کوئی کرے وہ اثاماً بن کر رہ جاتا ہے۔ جس کے معنی ہم گناہ کے لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے عربی میں اثاماً۔ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو مضمحل، کمزور، ضعیف، کسلمند، اور ناتواں ہو کر قطار سے پیچھے رہ جائے، جیسے آج ہم ہیں ترقی یافتہ قوموں کے ساتھ قدم ملا کر چل نہیں سکتے پیچھے رہ گئے ہیں۔ کاروان حیات سے بچھڑ گئے ہیں۔

علاوہ اس کے جماع صحبت کونسا اچھا کام ہے یہ تو پوری دنیا OPENLY نہیں کرتی۔ ان اماموں کی یادداشت بہت کمزور تھی یہ بھول جاتے تھے کہ پیچھے یہ کیا لکھ کر آئے ہیں۔ مثلاً ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا کہ میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) یہ ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک برا کام کرے اللہ نے اسے چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح لوگوں کو کہتا پھرے یارو میں نے گزشتہ رات یہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا۔

(بخاری، جلد سوم، باب 611، حدیث 1008، صفحہ 456)

کچھ سمجھ میں آیا؟ یعنی رب گناہ بھی معاف کردے گا اگر صحیح دوستوں میں اس گناہ کا ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے۔ لیکن یہاں تو سلیمان علیہ السلام اپنی بیویوں کے پاس رات جانے کا اور سب سے صحبت کرنے کا ذکر فرما رہے ہیں اور یہ بات انہوں نے دوستوں اور دشمنوں سب تک پہنچادی ہے۔

ان مجوسیوں نے نہ صرف سلیمان علیہ السلام کو بدنام کیا بلکہ رسول اکرمؐ کے متعلق بھی دروغ گوئی کی ہے کہ۔ حضورؐ گیارہ بیویوں کے شوہر تھے جو بقول بخاری ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں پر چکر لگا لیا کرتے تھے ملاحظہ فرمائیے۔

حدثنا انس بن مالك كان النبي يدور على نسائه في الساعة الواحده من الليل و النهار و هن احدى عشره ۔قال قلت لانس او كان يطيقه قال: كنا نتحدث انه اعطي قوة ثلا ثين ۔

(بخاری، جلد اول، کتاب الغسل، باب185، جامع حدیث نمبر264)

ترجمہ۔ فرمایا انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کا رات اور دن ایک ہی گھڑی میں دورہ کر لیتے (سب سے صحبت کر آتے) اور آپ کی گیارہ عورتیں تھیں۔ قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں اتنی طاقت تھی؟ انس نے کہا **كنا نتحدث انه اعطي قوة ثلا ثين**۔ ہمارے درمیان اکثر یہ ذکر ہوتا تھا کہ آپ میں تیس مردوں کی طاقت تھی۔

جنہوں نے ہمارے نبی اکرمؐ کو نہیں چھوڑا وہ سلیمان علیہ السلام کی کیا قدر کرتے۔ اگر اس وقت سمگلنگ ہوتی، رشوت ہوتی، وطن کے راز دشمنوں کے ہاتھ فروخت کرنے کا کاروبار ہوتا، منشیات فروشی ہوتی تو ایرانی مجوسی یہ تمام جرائم کی گٹھڑی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم، کے صحابہ کرام کے سر پر رکھتے۔ مگر یہ جرائم اس زمانے میں نہیں تھے لے دے کے ایک زنا کاری ان کی نظر میں تھی کہ یہی ان کا محبوب مشغلہ تھا وہ ان ظالموں نے ہر روایت میں درج کردی۔ تاکہ عربوں سے کچھ تو شکست کا بدلہ لیا جائے۔ **لعنة الله عليكم يا مجو سيين۔**

---------☆☆☆---------

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان آدم کا جو اللہ کے علاوہ کسی معبود کے نہ ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو خون کرنا حلال نہیں ہوتا سوائے تین میں سے کوئی ایک بات کے پائے جانے کی وجہ سے۔

(۱) شادی شدہ زنا کاری کا مرتکب ہو

(۲) ناحق قتل کرے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

(۳) اپنے دین کو چھوڑنے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی کرنے والا شخص یعنی (مرتد)

(مسلم، جلد دوم، باب289، حدیث2098، صفحہ827)

یہاں پھر ایک تیر میں کئی شکار کئے۔ جو اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کو ماننے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل نہ ہو اس کا قتل جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر حضورؐ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں کافی تعداد یہود اور نصاریٰ کی تھی جو اللہ کے علاوہ دیگر معبودوں کو مانتے تھے اور حضورؐ کو نبی بھی نہیں مانتے تھے ان کا صفایا کیوں نہیں کیا گیا؟

یہ قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اللہ کا فرمان ہے۔ **مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (5/32)**

جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے علاوہ کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی زندگی بچائی اس نے گویا تمام انسانیت کو زندگی بخش دی۔

اس آیت کریمہ میں مسلمان کے قتل کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ ہر انسان کی قتل کی بات ہو رہی ہے۔ اور قتل کی وجہ یہ نہیں بیان فرمائی ہے کہ اللہ

کے سوا معبودوں کو مانے اور رسول اکرمؐ کی رسالت سے انکار کرے۔

رہی یہ بات کہ شادی شدہ زنا کاری کا مرتکب ہو تو اس کا قتل روا ہے۔ یہ رب کا فرمان نہیں ہے۔ یہ انسان کا ملایا ہوا ٹکڑا ہے۔ اللہ نے تو زنا کار مرد ہو یا عورت شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ دونوں کے متعلق فرمان جاری کیا ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (24/2)

زنا کار عورت ہو یا مرد سو کوڑے دونوں کو مارو اور اللہ کے دین کے مقابلے میں ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم پر غالب نہ آئے اگر تم مومن ہو اللہ اور آخرت پر تمہارا ایمان ہے۔ اور مومنین کا گروہ اس وقت موجود ہو۔

یہی سزا ہر زنا کار کے لئے ہے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ آخری استثناء مرتد کے قاتل کو دی ہے، یعنی جس نے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا علیحدہ ہوا مرتد ہوا اس کا قتل روا ہے۔ استغفر اللہ یہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ ایسا حکم آپؐ دے ہی نہیں سکتے تھے۔

ایک بار پھر سورۃ نور کی آیت نمبر دو کو سامنے رکھئے۔ جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا عوض ایک جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں، تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو"۔ اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ میں اس کا ترجمہ مزید آسان اور واضح عرض کرتا ہوں "جو کسی ایسے شخص کو قتل کرے گا جس نے نہ تو کسی کو قتل کیا ہو، اور نہ ہی زمین میں کوئی فساد پھیلایا ہو، تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا"۔ یہ آیت مبارکہ بطور ایک واضح اصول کے نہایت روشن و درخشندہ ہے۔ اس آیت کریمہ میں کسی ایک فرد کے قتل کرنے کو ساری انسانیت کے قتل کے مترادف بیان کیا گیا ہے اور قتل کی حد درجہ مذمت کردی ہے اس سے زیادہ پُر زور انداز شاید ہی کوئی دوسرا ہو سکے۔ لیکن کسی کو بھی قتل نہ کرنے کے سلسلہ میں یہاں صرف دو استثناء کی گئی ہیں ایک تو

قاتل کو قتل کے بدلے میں قتل کرنے کی اجازت ہے (6/152)، اور دوسرے باغی کو بغاوت کے جرم میں قتل کرنے کی اجازت ہے (5/33) اس آیت کریمہ کی یہ دونوں رخصتیں (اجازتیں) آیات (6/153، 5/33) میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

اس کے علاوہ اور کسی حال میں بھی، کسی جرم کے بدلے، کسی فرد کو قتل نہیں کیا جاسکتا، اس آیت نے ایک ایسا حصار قائم کردیا ہے کہ جس کو کسی حال میں بھی توڑا نہیں جاسکتا۔ اس آیت کریمہ کے پیش نظر ان دو افراد (قاتل و باغی) کے علاوہ کسی کو بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ فلہذا مرتد و زانی کا قتل قرآن کے خلاف ہے اور کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے اس آیت کریمہ سے قتل مرتد رجم دونوں کی تردید ہو جاتی ہے۔

اللہ کا تو فرمان ہے۔ انسان کو ہم نے پیدا کیا اس کو سمع و بصر سے نوازا **فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا** ۔ اسے راستہ دکھایا رہنمائی کی۔ **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُورًا (76/3)** اب وہ چاہے تو اسے اختیار کرے چاہے انکار کرے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (10/99) اگر تیرا رب یہ چاہتا تو روئے زمین کے تمام باشندے ایمان لے آتے (مسلمان ہوتے لیکن اللہ نے انہیں مجبور نہیں پیدا کیا ہے)

اب بتایئے قارئین کرام کہ اللہ نے تو ایمان نہ لانے والوں کو تاراسیح کے حوالے نہیں کیا، اس کا پیغمبر کیسے ایمان نہ لانے والے کے قتل کو جائز قرار دے سکتا ہے؟۔ یعنی کیا اللہ کے حکم پر اپنے حکم کو ترجیح دے سکتا ہے؟ جبکہ اللہ کا فرمان ہے۔ **وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ (69/44/45)**

اگر اس نبی نے اپنی بات ہم سے منسوب کی ہوتی تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن کاٹ ڈالتے۔ تو اس کا بھی امکان نہیں رہا کہ اللہ کے

رسولؐ نے (شادی شدہ) زناکار کے لئے سو کوڑوں کے بجائے موت کی سزا مقرر فرمائی ہو۔ یہ سب ایرانی کمال ہے۔ یعنی ان کی فیکٹری کا مال ہے۔

---------☆☆☆---------

حضرت عبادہ بن الصامتؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ''مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو (علم شریعت واحکام) وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان بدکار عورتوں کے لئے راستہ بنا دیا کہ کنوارا اگر کنواری سے بدکاری کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ جبکہ شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے اور سنگسار کی سزا ہے۔

(مسلم، جلد دوم، باب 297، حدیث 2137، صفحہ 846)

حضرت جابر سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالکؓ کو اس وقت دیکھا جب انہیں نبیؐ کے پاس لایا گیا وہ ایک پستہ قد آدمی تھے برہنہ جسم تھے ان کے جسم پر کوئی چادر نہ تھی۔ انہوں نے اپنے آپ پر گواہی دی چار مرتبہ کہ انہوں نے زنا کیا۔

رسول اللہؐ نے (مزید وضاحت کے لئے) فرمایا کہ شاید تو نے صریحاً زنا نہ کیا ہو بلکہ بوس وکنار کیا ہو یا مباشرت کی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں اللہ کی قسم اس رذیل آدمی نے زنا ہی کیا ہے۔ آپ نے انہیں سنگسار کیا بعد ازاں خطبہ دیا اور فرمایا۔ خبردار جب ہم کبھی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں، تو کوئی لوگوں میں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ (جہاد میں نہیں جاتا) پھر وہ آواز نکالتا ہے جیسے بکرا آواز نکالتا ہے جماع کے وقت۔ اور کسی کو ذرا سا دودھ بخش دیتا ہے۔ (مراد منی ہے یعنی زنا کرتا ہے) خبردار اللہ کی قسم اگر ان لوگوں میں سے کسی پر مجھے اللہ نے قدرت دی تو اسے سخت ترین سزا دوں گا۔

(مسلم، جلد دوم، باب 297، حدیث 2147، صفحہ 852)

دس بارہ احادیث اسی قسم کی میں چھوڑ چکا ہوں کہ کوئی نہ کوئی آ جاتا

ہے کہ میں نے زنا کیا ہے مجھ پر حد جاری کر دیجئے۔ پھر حضورؐ انہیں سنگسار کر دیتے ہیں۔ ظلم یہ ہوا کہ ان کتب حدیث کا انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے اور اسے ویب سائیڈ پر پھیلا دیا گیا ہے۔ اس مواد کو جب غیر پڑھیں گے تو حیران ہوں گے کہ یہ صحابہ زنا کرتے وقت اللہ سے اس کے عذاب سے اور اس کے مواخذہ سے نہیں ڈرتے تھے، جونہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے فوراً اپنے پیغمبر کے پاس آ جاتے تھے کہ ہم اللہ سے اور اس کے قانون سے ڈرتے ہیں ہم پر حد جاری کر دیجئے۔ یہ ڈرامہ بازی ہے۔ اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کو یاد رکھتے ہیں اور اس کی حکم عدولی سے ڈرتے ہیں کام کر چکنے کے بعد ہی ہوش میں نہیں آتے۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ (3/191)

وہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے تھے۔ جو اللہ کو یاد رکھتے ہیں، اس کے قوانین یاد رکھتے ہیں، اس جل جلالہ کی سزا اور جزا کو یاد رکھتے ہیں۔ انہیں گناہ کرنے سے پہلے بھی یہ سب کچھ یاد ہوتا ہے اور ان کا اس پر بھی ایمان ہوتا ہے کہ رب **شَدِيْدُ الْعِقَاب** ہے۔ اس کی گرفت زبردست ہے اور اس کی سزا بڑی سخت ہے۔

---------☆☆☆---------

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد الجہنیؓ فرماتے ہیں کہ دیہات کا ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمائیے، اس اثنا میں ایک کے خصم (فریق ثانی) جو ہم سے زیادہ سمجھدار تھا نے کہا کہ جی ہاں! آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں اور مجھے گفتگو کی اجازت مرحمت فرمائیے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو، اس نے کہا میرا بیٹا اس

شخص کا ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے بتلایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے۔ میں نے اس کے عوض فدیہ دے دیا، سو بکریاں اور ایک باندی۔ بعد ازاں میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ہے جب کہ اس شخص کی بیوی کی سزا رجم ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم[1] جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لہٰذا وہ باندی اور سو بکریاں واپس ہیں اور تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے (پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس نام کے ایک صحابی کو حکم فرمایا کہ) اے انیس صبح کو تم اس عورت کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرلے زنا کا تو اسے سنگسار کردو۔ چنانچہ حضرت انیس بن ضحاک اسلمیؓ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اعتراف جرم کرلیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے سنگسار کردیا۔

(مسلم، جلد دوم، باب 297، زنا حدیث 2158، صفحہ 858)

فریقین جو حضورؐ کے پاس فیصلے کے لئے آئے تھے اور کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ طلب کرتے تھے ظاہر ہے کہ مسلم تھے، مسلم تھے تو صحابی تھے دشمنان دین نے ثابت کیا کہ صحابہ کرام کا نعوذ باللہ کام ہی زنا کاری تھا انہوں نے قسم دے کر حضورؐ سے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ مانگا حضورؐ نے پھر بھی

---

(۱) بخاری ہو یا دیگر کتب روایات، ان میں حضورؐ سے ہزاروں قسمیں منسوب ہیں۔ قسم وہاں کھائی جاتی ہے جہاں قسم کھانے والے کے علم میں یہ بات ہو کہ لوگ میری بات پر یقین نہیں کریں گے۔ اسی لئے رب نے قسم کھانا ناپسند کیا ہے۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (68/10) ہرگز کہا مت مانو کسی ایسے شخص کا جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے۔ حضورؐ کی کہی ہوئی بات پر تو وہ جان نثار کرتے تھے۔ بے یقینی کیسی؟

کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں دیا۔ کتاب اللہ کا فیصلہ ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ

(24/2) زنا کار عورت ہو یا مرد سو کوڑے دونوں کو مارو۔ یہی سزا ہر زنا کار کے لئے ہے چاہے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شادی شدہ۔

انہوں نے کتاب اللہ یعنی قرآن کریم کی سزا مانگی تھی مگر عورت کو توریت کی سزا سنگساری دی گئی جو قرآن کریم میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو کوئی بتادے۔ لڑکے کو آدھی سزا قرآن سے دی اور آدھی غیر قرآنی سزا دی۔ ایک سال کی جلا وطنی (DEPORTATION) یہ قرآنی سزا نہیں ہے۔

مجوسیوں دشمنان دین نے ثابت کیا کہ حضورؐ نے قسم کھا کر بھی خلاف قرآن کام کیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ ان کے پیغمبر اپنی مرضی سے فیصلے کرتے تھے۔ اور منزل من اللہ (آخری کتاب) کے بجائے پہلی کتابوں کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ جبکہ رب کا فرمان ہے کہ جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلے نہیں دیتے وہ کافر ہیں۔

وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

(5/44) کتنا بڑا الزام ان کافروں نے حضورؐ پر لگایا ہے۔ کہاں لا کھڑا کیا ہے اس ہستی کو جس کے بارے میں رب شہادت دیتے ہیں۔

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ (39/11)

اے نبی۔ ان سے کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کرکے اللہ کی فرمانبرداری کروں۔ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (39/12) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ پہلے میں خود (مسلم) فرمانبردار بنوں۔ فرمانبرداری کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ان لوگوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کرتے۔ اور وہ یہی کچھ کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ محاسبہ سے ڈرتے تھے۔ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ (39/13)

کہو کہ اگر میں اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ایک ایسی ہستی جس کا قرآن پر ایمان ہو، اول المسلم ہو، اللہ کے مواخذے سے ڈرتا ہو، وہ قرآن کو چھوڑ کر غیر قرآنی فیصلے کر سکتا ہے؟۔ جبکہ اللہ کا یہ بھی فرمان ہو۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ (69/44/45)

اگر اس نبی نے اپنی بات ہم سے منسوب کی ہوتی تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن کاٹ ڈالتے۔ کیا وہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کر سکتے تھے؟

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کاری کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے لگائے حد زنا میں، اور پھر اسے (زنا پر) عار اور طعنے مت دے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو اس پر حد جاری کرے اور اسے جھڑکے نہیں پھر اگر تیسری بار بھی زنا کرے اور اس کا زنا (گواہ وغیرہ کے ذریعے یا خود دیکھنے کی وجہ سے) ظاہر ہو جائے تو چاہے ایک بال کی رسی کے عوض ہی ہو اسے فروخت کر ڈالے۔

(مسلم، جلد دوم، کتاب الحدود، حدیث 2168، صفحہ 863)

چاروں طرف زنا ہی زنا ہے چاہے صحابی ہو یا ان کی باندیاں ہوں ایک بار نہیں متعدد بار زنا کرے تو اسے فروخت کر دیا جائے۔ فروخت کا حکم کون ہستی دے رہی ہے۔ وہ جن کی زندگی کا مقصد یہ بھی تھا کہ۔ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (7/157)

"اور وہ لوگوں کے گلے میں پڑے ہوئے غلامی کے بوجھ اور طوق و سلاسل کو اتار پھینکیں گے" مگر یہاں باندیوں کی فروخت کا ذکر ہو رہا ہے وہ بھی ایک رسی کے ٹکڑے کے عوض۔ تا کہ وہ نئے خریدار کے ہاں جا کر بھی یہی دھندہ کرے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے احکامات کی نعوذ باللہ اتنی مخالفت کرتے تھے، پھر بھی وہ اللہ کے محبوب کہلاتے تھے۔ یہی حال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے کہ بقول راوی راہ چلتی پرائی بہو بیٹی کو دیکھ کر ان کی منی ٹپکتی تھی۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرما رہے ہیں۔

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (9/100)

اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے اور ان کے لئے باغات ہیں جنت کے۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ حضورؐ نے بھی فرمایا تھا کہ اصحابی کالنجوم (میرے اصحاب مثل نجوم "تارے" ہیں)

ظاہر ہے اللہ کی شہادت اور رسول اللہ کی تعریف و توصیف کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ جن کا منہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہوگا ان کی روایات غلط ہیں۔

☆☆☆

حضرت صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ سے شب خون میں مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا، کہ ان کا کیا حکم ہے؟ (یعنی ان میں عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 9، حدیث نمبر 30، صفحہ نمبر 30)

وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یعنی انہیں بھی قتل کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضورؐ نے ہمیشہ جنگ پر جانے والوں کو نصیحت کی ہے کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، معذوروں اور کمزوروں کو قتل نہ کیا جائے۔

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے

قتل کو ناپسند فرمایا۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 8، حدیث نمبر 28، صفحہ نمبر 29)

یہ معاملہ کیا ہے کہ اسی کتاب کے صفحہ 29 پر تو حضورؐ عورتوں اور بچوں کے قتل کو ناپسند فرماتے ہیں اور صفحہ 30 پر اس کے برعکس حکم دیتے ہیں کہ یہ بھی انہی میں سے ہیں؟ یعنی ان کا بھی صفایا کردو۔ ایسی بات تو بالکل نہیں تھی مگر دشمنان دین نے یہ ثابت کرنا تھا کہ وہؐ متلون مزاج تھے ارادوں کے کچے تھے حکمِ الٰہی نہیں دیکھتے تھے بس جو جی میں آتا تھا وہ کرڈالتے تھے۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ حضورؐ نے مشرکین والکفار مکہ کی اولاد کو قتل نہیں کروایا کہ یہ بھی انہیں میں سے ہیں ان کو ختم کردو۔

------☆☆☆------

ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور قوم سے فرمایا۔ جس آدمی نے ابھی شادی کی ہو اور اس نے ابھی تک شب زفاف نہ گزاری ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ رات گزارے تو وہ آدمی میرے ساتھ نہ چلے۔ اور نہ ہی وہ آدمی میرے ساتھ چلے کہ جس نے مکان بنایا ہو اور اس پر چھت نہ ڈالی ہو اور میرے ساتھ وہ بھی نہ جائے جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچے جننے کے انتظار میں ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ اس نبی نے جہاد کیا وہ عصر کی نماز یا اس کے قریب وقت میں ایک گاؤں کے قریب آئے تو انہوں نے سورج سے کہا تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں (اللہ کے حکم کے ماتحت ہوں) اے اللہ اس سورج کو کچھ دیر مجھ پر روک دے، پھر سورج کو ان پر روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح عطا فرمائی پھر انہوں نے غنیمت کا مال جمع فرمایا۔ پھر اس مال

غنیمت کو کھانے کے لئے آگ آئی تو اس نے کھانے سے انکار کردیا یعنی نہ کھایا انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس میں خیانت کی ہے۔ تو ہر قبیلہ کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ پھر سب قبیلوں کے آدمیوں نے بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ اللہ کے نبی نے اس آدمی سے فرمایا اس مال میں خیانت کرنے والا تمہارے قبیلے میں ہے تو اب پورا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے انہوں نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو پھر نبی نے فرمایا تم نے خیانت کی ہے پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا نکال کر لائے نبی نے فرمایا تم اسے مال غنیمت میں اونچی جگہ پر رکھ دو تو آگ نے اسے قبول کیا اور کھالیا آپؐ نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھا۔ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال فرمایا۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 11، حدیث نمبر 36، صفحہ نمبر 32)

قارئین میں کوئی بچوں کی کتاب نہیں پڑھ رہا ہوں یہ صحیح مسلم ہے۔ جس کا ترجمہ مولانا محمد ذکریا اقبال نے کیا اور مفتی محمد رفیع عثمانی کے زیر سایہ یہ سب ہوا۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو آپ ان سے دریافت کرلیں۔ اور یہ بھی پوچھ لیں کہ ترجمہ کرتے وقت آپ نشے میں تو نہیں تھے۔ یا یہ بھی بحر رائق جیسا معاملہ ہے؟

------☆☆☆------

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن رسول اکرمؐ سات انصاریوں اور قریش کے دو آدمیوں کے ساتھ اکیلے رہ گئے جب آپؐ کو کفار نے گھیر لیا تو آپ نے فرمایا جو انہیں ہم سے ہٹائے گا اس کے لئے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور جنگ کی یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا، پھر بھی کافروں نے آپ کو گھیرے رکھا تو آپ

نے فرمایا جو انہیں ہم سے دور کرے گا اس کے لئے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا بس انصار میں سے دوسرا آدمی آگے بڑھ کر لڑا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہوگیا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہوئے تو رسول اللہ نے اپنے (قریش) ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ (واضح رہے کہ اصل حدیث میں شہید کا لفظ کہیں نہیں ہے وہاں قُتِلَ ہے یہ استادی پاکستانی مترجم کی ہے)

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 37، حدیث نمبر 121، صفحہ نمبر 87)

فرمایئے کہ (رسول اکرمؐ سات انصاریوں اور قریش کے دو آدمیوں کے ساتھ اکیلے رہ گئے) تو آدمیوں کے ساتھ کوئی اکیلا نہیں کہلاتا، پھر ایک ایک کر کے انصار مقابلے کے لئے جاتے رہے اور کام آتے رہے، جب حضورؐ کو کفار نے گھیرے میں لیا تو ایک دو آدمی تو نہ ہوں گے تو اِدھر سے کیوں ایک ایک جاتا رہا اُدھر سے بھی مل کر حملہ کرتے تاکہ دشمن کا جلد صفایا ہو۔

بات صرف اتنی ہے کہ حضورؐ کو بے انصاف کہنا تھا کہہ لیا ڈرا ہوا ثابت کرنا تھا کرلیا، اپنے بچاؤ کے لئے انصاری صحابہ کو قربان کرنا تھا کرلیا۔ اب اگر کہانی میں سقم نظر آئے تو آتا رہے۔ ان کی بلا سے۔ بقیہ ہاتھ کی صفائی مترجم مولانا محمد ذکریا اقبال نے اور مفتی محمد رفیع عثمانی نے دکھائی۔ یہ پتہ نہ چلا کہ آخری انصاری کے قتل ہونے کے بعد کفار کا گھیرا ٹوٹ گیا یا نہیں؟

☆☆☆

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے دشمنوں کے ملک کی طرف قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کہ کہیں قرآن دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 74، حدیث نمبر 321، صفحہ نمبر 170)

آج کل تو دشمنوں کے ملک میں قرآن کریم چھپ رہے ہیں۔ اور ہم

خود دشمن ملک کی زبان میں قرآن مجید چھاپ کر انہیں دے رہے ہیں تاکہ وہ اس کی صداقت کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے۔ اسی خطرے کو بھانپ کر ایرانیوں نے یہ روایت گھڑی ہے تاکہ یہ کتاب شہرت نہ پائے لوگ اس کتاب پر ایمان نہ لائیں نام حضورؐ کا لگایا کہ لوگ اس پر یقین کریں۔

☆☆☆

حضرتؓ جابر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی آدھی رات کو (سفر) سے گھر آئے اور اپنے اہلیہ کے خیانت کو تلاش کرے۔ اور ان کے حالات سے واقفیت تلاش کرے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 106، حدیث نمبر 449، صفحہ نمبر 209)

یعنی اگر بیوی شوہر کی امانت میں خیانت کرے تو اس کی ٹوہ میں مت لگو

اسی کتاب جلد سوم میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔ کہ۔ پھر جب ہم مدینہ پہنچے اور گھروں میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (اتنی دیر کہ) ہم رات کو عشاء کے وقت داخل ہوں تاکہ پراگندہ بال والیاں کنگھی چوٹی کرلیں اور شوہر سے دور رہنے والیاں استرہ لے لیں (اور جسم کے غیر ضروری بال صاف کرلیں) اور فرمایا کہ جب تم گھر میں جاؤ تو پھر جماع ہی جماع ہے۔ پنجابی میں ترجمہ ہوگا پھر موجاں ہی موجاں ہوں گی۔

(مسلم، جلد دوم، باب 199، حدیث 1372، صفحہ 487)

کیا تصویر پیش کی ہے حضورؐ کی اور کیا کردار بتایا صحابیات کا

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا حتیٰ کہ وہ مرگئی وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگئی اور یہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اسے باندھے رکھا اور اسے نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 246، حدیث نمبر 1327، صفحہ نمبر 500)

معلوم ہوتا ہے ایرانیوں کو بلیوں سے بہت پیار تھا، جسے حضورؐ کے اسم مبارک سے تقویت دی اور حضورؐ کو پتہ بھی چل گیا کہ وہ عورت جہنم واصل ہوگئی۔

-----☆☆☆-----

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے مجھے نیند میں دیکھا یقیناً مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ میری صورت اختیار کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے کہ خواب میں اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 255، حدیث نمبر 1398، صفحہ نمبر 525)

شیطان جاگتے ہوؤں سے کیوں نہیں کھیلتا۔ خیر اگر وہ کھیلتا ہوگا تو کرکٹ ہی کھیلتا ہوگا۔

-----☆☆☆-----

حضرت عقبہؓ بن عامر سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل اُحد (شہدائے اُحد) پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر کی طرف مڑے اور فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں اور تمہارے اوپر گواہ ہوں اللہ کی قسم میں ابھی اس وقت اپنا حوض دیکھ رہا ہوں اور مجھے بلا شبہ زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں اور اللہ کی قسم مجھے تمہاری طرف سے یہ اندیشہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے البتہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کے بارے میں ایک دوسرے سے حرص و حسد نہ کرنے لگو۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 267، حدیث نمبر 1449، صفحہ نمبر 548)

یہ چابیاں حضورؐ کو کب دی گئیں لیکن قرآن شہادت دیتا ہے کہ چابیاں کس کے پاس ہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ یہ ایرانی قرآن سے بھی نابلد تھے۔ ورنہ یہ آیت کریمہ دیکھ کر بے پر کی نہ اڑاتے۔ **وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ** (6/59) یہ غیب کی چابیاں کس کے پاس

ہیں اس کا علم صرف اس کے پاس ہے جو بحر و بر کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

تالا چابی کی ضرورت اس جگہ پڑتی ہے جہاں چوری کا خطرہ ہو۔ کیا قدرت کے خزانوں تک کسی کی رسائی ممکن ہے؟ یا رب کو بھی چوری کا خطرہ ہے۔ اسی لئے چابی اپنے پاس رکھی ہیں۔ نہیں یہ (**مَفَاتِحُ الْغَيْبِ**) کا ذکر ہو رہا ہے۔ جیسے زیر زمین تیل، معدنیات کے خزانوں تک پہنچا سکتا ہے اگر چابیاں ہوں تو، اس کے بغیر نہیں۔ اس کی چابی انگریز کے ہاتھ لگی ہے وہ فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ایران عرب منہ دیکھ رہے ہیں ان کا سارا تیل انگریز لے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس تیل نکالنے کی ''مفتاح،، چابی نہیں ہے۔ مجھے علم ہے کہ چابی کہاں ہے مگر میرے ساتھ بھی چابی نہیں ہے۔ ان چھپے خزانوں کی چابیاں (علم) میں چھپی ہوئی ہیں۔ جو علم حاصل کرے گا چابیاں اس کے قبضے میں ہوں گی۔ دیکھئے جب سے کائنات وجود میں آئی ہے۔ بجلی پانی میں اس وقت بھی تھی آج بھی ہے۔ اس وقت کسی کے پاس علم کی چابی نہیں تھی لہٰذا کوئی بجلی سے فائدہ اٹھا نہ سکا۔ اکبر، شاہجہان، اورنگ زیب وغیرہ گرمی سے تنگ آ کر کشمیر چلے جاتے تھے۔ اہلکار چھت میں ٹاٹ لٹکا کر اسے کھینچ کر ہوا حاصل کرتے تھے۔ جن انسانوں کے ہاتھ علم کی مفتاح (چابی) لگ گئی وہ کشمیر کے یخ بستہ موسم کو اپنے گھر لے آتے ہیں۔ یہ چابیاں کسی معدن کی نہیں کہ چوری ہو سکتی ہیں یا رشوت دے کر حاصل کی جاتی ہیں۔ نہیں نہیں علم حاصل کیجئے چابیوں کے گچھے تک آپ کا ہاتھ خود بخود پہنچ جائے گا۔ **و افتح علیها اکفال الغیب**۔ پھر کھول ان پر غیب کے تالے۔ پرانی الف لیلوی کہانیوں میں چالیس چوروں کے خزانے تک پہنچنے کی چابی تھی (کھل جا سم سم) اس کے ذریعے علی بابا پہنچ گئے تھے۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا **مفتاح الصلوٰۃ الطہور**۔ صلوٰات کی چابی طہارت (پاکی) ہے۔

☆☆☆

حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ مدینہ تشریف لائے تو ہم کھجور کی پیوند کاری کر رہے تھے، فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ چنانچہ لوگوں نے اس کو ترک کر دیا تو پیداوار میں کمی واقع ہوگئی۔ تو لوگوں نے آپ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں بھی بندہ بشر ہوں اگر میں تمہارے دین کے متعلق کوئی بات بتلاؤں تو اسے لازم پکڑو اور اگر اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو یاد رکھو، میں ایک بشر ہی ہوں جس کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ حدیث نمبر 1599 میں یہ الفاظ بڑھا دیئے گئے **قال انتم اعلم بأمر دنیا کم**۔ اپنی دنیا کے امور تم ہی زیادہ بہتر جانتے ہو۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 296، حدیث نمبر 1598، صفحہ نمبر 599)

جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو وحی کہتے ہیں یہ روایت ان کے منہ پر طمانچہ ہے۔ وہ حضورؐ کی باتوں کو وحی غیر متلو اور الہام کہتے ہیں (جس کی تلاوت نہ ہو مگر ان پر عمل ہو) کیا وحی میں غلطی کا امکان ہو سکتا ہے۔ استغفر اللہ جو چیز منزل من اللہ ہوگی وہ غلطی سے پاک ہوگی۔ اگر حضورؐ کی ہر بات وحی کا درجہ رکھتی تو وہؐ یہ کبھی نہ فرماتے کہ:

(اگر میں اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو یاد رکھو میں ایک بشر ہی ہوں جس کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی) کیونکہ ہر بات وحی نہیں تھی۔ وحی تو حضرت جبرئیل کی توسط سے آیا کرتی تھی مثلاً وہ بیوی سے کہتے کہ لوٹے میں پانی ڈالئے تو اس کے لئے وہ جبرئیل کا انتظار نہیں فرماتے کہ وہ آئے گا تو زبان مبارک کھلے گی۔ ورنہ نہیں کھلے گی۔ ایک بار تو وحی کا آنا موقوف رہا بقول بخاری حضورؐ خودکشی کرنے لگے تھے۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔

اب آیئے دیکھئے کہ امام بخاری نے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا۔ **النبی صلی اللہ علیه و سلم فیما بلغنا حز نا غدا منه**

مرا راً کی یتر دی من رووس شوا ھق الجبال فکلما او فی بذروة جبل لکی یلقی منه نفسخ تبدی له جبریل فقال......

(بخاری، جلد سوم، کتاب التعبیر، باب 1052، حدیث 1874، صفحہ 835)

ترجمہ: وحی کا آنا بند ہو چکا تھا نبیؐ اس وجہ سے غم زدہ تھے، انہیں سخت رنج تھا کئی بار تو آپ نے رنج کے مارے یہ چاہا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر نیچے کود کر جان دے دیں مگر ہر بار جبرئیل آئے کہا کہ ہائیں (کوئی ایسا کرتا ہے) تم تو اللہ کے سچے پیغمبر ہو یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک گونا قرار آ جاتا تھا۔

تو کیا اس لمبے عرصے حضورؐ خاموش ہی رہے۔ کھانا لاؤ، پانی لاؤ کچھ بھی نہیں کہتے تھے کیونکہ جبرئیل تو آ نہیں رہے تھے۔

☆☆☆

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو تو مولود پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچیں مارتا ہے جس سے وہ چیخیں مارتا ہے۔ شیطان کے کونچیں مارنے سے سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ کے کہ "شیطان انہیں کونچیں نہ مار سکا۔" پھر ابو ہریرہ نے کہا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ **وَ اِنِّیْٓ اُعِیْذُھَابِكَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** (آل عمران 36)

ترجمہ۔ اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 298، حدیث نمبر 1604، صفحہ نمبر 601)

شیطان بچوں کو کونچیں مارتا ہے۔ خوب، وہ بچوں کو کونچیں کیوں مارتا ہے وہ تو بڑوں کو گمراہ کرتا ہے۔ صرف ہمارے موجودہ دور میں شیطان کو آرام کرنے کا موقع ملا ہے وہ اکثر درخت کے نیچے چار پائی بچھا کر حقہ گڑگڑاتا ہے۔ کیونکہ اب اس کی ڈیوٹی ہمارے لیڈر دے رہے ہیں۔

---------☆☆☆---------

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلہاڑی کے پھل سے (80) برس کی عمر میں ختنہ فرمایا۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر299، حدیث نمبر1612، صفحہ نمبر603)

ختنے کا ذکر قرآن کریم میں کہیں نہیں لاتعداد مسلمان ایسے ہیں جنہوں نے ختنہ نہیں کیا۔ یہ صفائی کے لئے مفید ہے۔ دینی لزوم نہیں ہے۔ ختنہ کی رسم مصریوں کی یادگار ہے۔ کچھ لوگ پیدائش کے بعد ہی کرالیتے ہیں کچھ چار پانچ سال بعد کراتے ہیں۔ مصری نامختون کو گندہ سمجھ کر نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ یونانی حکماء طالیس فیثا غورس، افلاطون، اقلیدس اور بقراط جب تحصیل علوم کے لئے مصر گئے تو انہیں ختنہ کرایا گیا۔ ختنہ کی یہ رسم یہودیوں کی وجہ سے ساری دُنیا میں بار پاگئی۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ کرایا گیا کیونکہ وہ بھی اصلاً یہودی تھے۔ بعد میں پال ولی نے ختنہ موقوف کردیا تا غیر یہودی بھی عیسائیت قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر نے ختنہ ممنوع قرار دیا تھا۔ ہر مغل شہزادے کو تخت وتاج پانے کی آرزو ہوتی تھی۔ اس لئے شہزادے ختنہ نہیں کراتے تھے۔ اس لئے کہ مغلوں کا قانون تھا کہ کوئی بھی ساقط اعضا (جسم کا کوئی حصہ کٹ گیا ہو) تخت پر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

---------☆☆☆---------

ہمام بن منبہ کی روایت ہے۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ۔ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ وہ کنویں یا گھاٹ پر ننگے نہایا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھا کرتے تھے۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام حیا اور حکم الٰہی کی وجہ سے، تنہائی میں غسل فرماتے تھے۔ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ کی قسم ہمارے ساتھ صرف اس لئے غسل نہیں کرتے کیونکہ وہ فتق (خصیے پھول جانے) کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط

تھی اللہ نے اپنے نبی کو ایسی تہمت یا عیب سے بھی محفوظ فرمانے کے لئے یہ سبیل کی کہ ایک مرتبہ موسیٰ تنہائی میں غسل فرمارہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ نہا کر فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگنے لگا۔

موسیٰ علیہ سلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے کہ او پتھر میرے کپڑے او پتھر میرے کپڑے۔ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا کر ٹھہرا (لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ) اس بیماری سے پاک ہیں۔ موسیٰ نے اس پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس پتھر پر ان کے مار کے اب تک چھ سات نشان موجود ہیں۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر300، حدیث نمبر1617، صفحہ نمبر606)

حضرت موسیٰ 1316 قبل المسیح پیدا ہوئے اور 120 سال زندہ رہے پتھر پر ان کے ضربات کے نشانات ابو ہریرہ کے زمانے تک رہے۔ پھر یہ کہ عصا کے نشانات پتھر پر کیسے ثبت ہوئے؟ یہ سب ایرانیوں کے کمالات ہیں حقیقت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ساتھ لگایا کہ لوگ یقین کرلیں۔ ایک جلیل القدر پیغمبر کو برہنہ لوگوں کے سامنے دوڑانا۔ اور ان کا دیوانوں کی طرح پتھر کو مارنا۔ یہ دوسرے جلیل القدر پیغمبر فرمارہے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہودیوں کا دل مسلمانوں کی طرف سے کبھی صاف نہیں ہوتا۔

---------☆☆☆---------

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ موت کا فرشتہ (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے تو انہوں نے زوردار طمانچہ انہیں مارا اور آنکھ پھوڑ دی۔ ملک الموت اللہ کے پاس لوٹے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے اپنے ایسے آدمی کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں آنکھ لوٹا دی اور.......

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر300، حدیث نمبر1619، صفحہ نمبر608)

افسانوں کے شوقین کیسے کیسے افسانے بنا لیتے ہیں پیغمبروں کے متعلق بچگانی حرکتیں اور کیا ملائکہ کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا گھر کوئی پاکستان کی اسمبلی تو نہیں جہاں مار کٹائی بھی ہوتی تھی۔ اللہ کی پناہ۔

---☆☆☆---

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنی گائے جس پر بوجھ لادا ہوا تھا ہانکے جا رہا تھا کہ دفعتاً گائے نے اس آدمی کی طرف دیکھا کہنے لگی کہ میں اس بار برداری کے لئے پیدا نہیں کی گئی ہوں، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ سے کہا سبحان اللہ کیا گائے بھی بات کرتی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) بھی ایمان رکھتے ہیں۔

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، ایک چرواہا اپنی بکریوں کے درمیان تھا۔ اس اثنا میں ایک بھیڑیا جھپٹا اور اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی جانب مڑا اور کہا (اس دن بکری کو کون بچائے گا جب درندوں کا دن ہوگا) اس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔

(یعنی عید کا دن کہ لوگ اپنے مویشیوں سے غافل ہو جاتے ہیں) لوگ کہنے لگے سبحان اللہ یعنی حیرت ہے کہ بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح بات کرتا ہے حضورؐ نے فرمایا بلاشبہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی۔

(مسلم، جلد سوم باب نمبر305، حدیث نمبر1654، صفحہ نمبر639)

ظالموں نے اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کے ساتھ کیا کیا کھیل کھیلے ہیں۔

جس رسول علیہ السلام کو اور اس کی امت کو اللہ نے رسولوں پر، ملائکہ پر، کتابوں پر، یوم آخرت پر، اور حیات بعد الموت پر ایمان لانے کا حکم دیا تھا

ایرانی انہیں گائے بھیڑیئے کی بات چیت پر ایمان لانے کی بات کرتے ہیں۔

---☆☆☆---

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ابو طلحہؓ کے ام سلیم سے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا (ان کا نام ابو عمیر تھا) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ سے ان کے بیٹے کا ذکر نہ کرنا، میں خود ہی مناسب موقع پر ان سے ذکر کروں گی۔ تاکہ اچانک موت کی خبر سن کر ان کو صدمہ نہ ہو۔ چنانچہ ابو طلحہ گھر آئے تو ام سلیمؓ نے ان کو رات کا کھانا پیش کیا، انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا پھر ام سلیم نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا پہلے سے زیادہ ابو طلحہ نے ان سے صحبت کی پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی تو کہنے لگی اے ابو طلحہ آپ کا کیا خیال ہے کوئی اپنی چیز کسی گھر والوں کو مستعار دیں..... پھر وہ چیز واپس مانگیں..... تو کیا ان گھر والوں کو اسے روکنے کا اختیار ہے؟ ابو طلحہ نے کہا نہیں، کہنے لگیں کہ اپنے بیٹے کے متعلق بھی یہی گمان کر لیں۔ ابو طلحہ یہ سن کر غصہ ہوئے کہا تم نے مجھے بتایا نہیں حتیٰ کہ میں جنابت سے آلودہ ہو گیا ہوں اب بتا رہی ہو میرے بیٹے کے متعلق۔

پھر وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سب واقعہ بتایا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا فرمائے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر324، حدیث نمبر1792، صفحہ نمبر719)

کیا مناسب موقعہ اسی کو کہتے ہیں کہ غم کی خبر سنانے سے پہلے صحبت کی جائے اور وہ بھی خوب سیر ہو کر۔ اگر مرد کسی مرد کو غم کی خبر سنائے تو کیا کرے؟ اس خاتون کو تو حضورؐ کی قربت میسر تھی اور یہ غم کی خبر شوہر کو جماع کے بعد بتا رہی ہے۔ سنئے ایک پشتون عورت اپنے شوہر کو غم کی خبر کیسے سناتی ہے۔ کوہاٹ میں درسمند گاؤں کا ایک شخص دو بچے اور حاملہ بیوی چھوڑ کر کام کے سلسلے میں قطر گیا۔ دو ماہ بعد بچہ ہوا تو اسے خوشخبری دی گئی جب بچہ دو سال کا ہوا تو اسے

تصویریں بھی بھیج دی۔ اس کے خطوط آتے رہے یہاں سے بھی تینوں بچوں
کے سلام دعا جاتی رہیں یہ بچہ تیسرے سال مرگیا مگر یہ بات اس سے چھپا کر
رکھی گئی باپ اندازے لگاتا رہا کہ وہ کس کے شکل پر گیا ہوگا۔ چار سال بعد
خان گل چھٹی پر آیا، ماں نے بچوں کو بتا رکھا تھا کہ تم کچھ مت بتانا کہنا بھائی باہر
کھیل رہا ہے۔ میں مناسب موقع دیکھ کر خود بتاؤں گی۔ باپ بیوی بچوں سے
مل کر بہت خوش ہوا بار بار پوچھتا رہا کہ ایاز گل کہاں ہے؟ بیوی تسلی دیتی رہی
کہ باہر کھیلتا ہوگا ابھی آجائے گا۔

بہر حال بیوی نے کہا امجد کے ابا میں شادی میں دوآبہ جا رہی تھی تو
میں نے پڑوسن سے زیور مانگا، وہ مجھے اتنا پسند آیا کہ میں نے رکھ لیا وہ لوگ
مانگتے ہیں مگر میں دینے کی نہیں! شوہر نے کہا یہ کیا بیوقوفی کی بات کرتی
ہو۔ پرایا زیور جب مانگے دینا پڑتا ہے۔ بیوی نے کہا میں دینے کی نہیں کچھ بھی
ہو۔ شوہر بہت بگڑا کہا میں نے تم سی بیوقوف عورت نہیں دیکھی۔ بیوی نے کہا
پھر یوں سمجھ لو کہ ایاز گل بھی جس کا مال تھا اس نے لے لیا۔ واقعہ ایک جیسا ہے
فرق اتنا ہے کہ ایرانیوں نے افسانے کو رنگین بنانے کے لئے میاں بیوی سے سیر
ہو کر جماع کے بعد بتایا اور جس پشتون عورت کو حضورؐ کی قربت میسر نہیں تھی اس
نے دانشمندی سے میدان بنا کر شوہر کو بتایا کہ بیٹا تو جس کی امانت تھی وہ لے گیا۔

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک "لمم" سے
زیادہ مشابہ وہ ہے جو ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ
پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا (نامحرم عورت کو شہوت سے) دیکھنا ہے اور زبان
کا زنا نامحرم عورت سے (شہوت کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور نفس اس کی
تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 420، حدیث نمبر 2221، صفحہ نمبر 908)

اگر سبحانہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے
جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ تو پھر بنی آدم کی پکڑ کس جرم میں ہوگی اور اسے سزا
کیوں دی جائے گی؟ اگر ایک تھانے دار سپاہی کو لکھ کر حکم دے کہ تم نے رشوت
لینی ہے۔ وہ سپاہی وہ حکم مانے گا نہ مانے تو حکم عدولی ہے مانے تو فرمانبرداری
ہے۔ کیا اسے فرمانبرداری کی سزا دی جائے گی؟

اس بے تکی بات کو کوئی مسلم حضورؐ سے منسوب نہیں کر سکتا یہ نہ عقل اور
نہ قرآن کریم کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ مال ایرانی ہے۔ یقین کرلیں۔

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک دن میں رسول اکرمؐ کی
خدمت میں حاضر تھا آپؐ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں
اختلاف کر رہے تھے چنانچہ رسول مکرمؐ ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ کے
چہرے اقدس پر غصہ کے اثرات تھے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگ
کتاب میں اختلاف کرنے کیوجہ سے ہلاک ہوئے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 425، حدیث نمبر 2244، صفحہ نمبر 922)

ایرانیوں نے ثابت کر دیا کہ قرآن کریم کی آیات میں اُس بابرکت
دور سے اختلاف پایا جاتا تھا۔ حالانکہ قرآن کریم کے بارے میں رب کا ارشاد
ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ
اخْتِلَافًا كَثِيْرًا o (4/82) تم ذرا سا نہیں سوچتے کہ اگر یہ قرآن میری جانب سے
نہیں کسی غیر کی جانب کی طرف سے ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے؟

دین کے دشمنوں ایرانیوں نے اختلاف ثابت کرنے کی ناکام کوشش
کی ہے وہ بھی اس دور سے۔ کہ حضورؐ زندہ تھے۔ اسے کہتے ہیں چہ دلاور است
دزدے کہ چراغ در کف دارد۔ کتنا دلیر ہے چور کہ چراغ ہتھیلی میں رکھ کر چوری

کرنے آیا ہے۔ بدبختوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ قرآن میں اختلاف تو دور کی بات ہے اللہ نے تو فرمایا ہے۔ **وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ** ○(16/64) اور ہم نے یہ کتاب آپ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان پر کھول دو وہ اختلافات جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب رہنمائی اور رحمت بن کر اتری ہے ان کے لئے جو **لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ** اسے مان لینے والی قوم ہوگی۔

یعنی کتاب میں اختلاف کیا ہوگا یہ کتاب تو اختلافات دور کرتی ہے اب ظاہر ہے کہ جو قوم قرآن کریم کی آیات میں اختلافات کی بات کرتی ہے وہ (**لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ**) میں سے نہیں ہے۔ لایزال مجوسی ہیں۔ مسلمانوں سے اپنی شکست کا بدلا لے رہے ہیں۔ اللہ ہمیں ان سے اپنے امان میں رکھے۔

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا بلکہ علم کو علما کے اٹھا لینے کے ذریعے سے قبض کیا جائے گا۔ یہاں تک جبکہ کوئی عالم نہیں رہے گا تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے۔ بس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر428، حدیث نمبر2264، صفحہ نمبر926)

یہ پیش گوئی ہمارے ہی دور کے لئے ہے یہاں فتوؤں کی بھی بھرمار ہے اور جو خود گمراہ ہیں وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ فتویٰ ہے کیا کسی شخص کی ذاتی رائے۔ جس مفتی کے ساتھ انتظامیہ نہ ہو وہ کسی کو قید و بند یا دُرّوں کی سزا نہ دے سکتا ہو، اس کا ہونا نہ ہونا بے معنی ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جس

نے دن میں سو مرتبہ **لا اله الله وحده لا شريك له، له الملك و له الحمد و هو علىٰ كل شيء قدير** ۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس دن شیطان سے بچنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ شام کرتا ہے اس حال میں کہ کوئی آدمی بھی اس سے افضل عمل نہیں کرتا سوائے اس آدمی کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر439، حدیث نمبر2310، صفحہ نمبر944)

ملاحظہ فرمایا، غلام آزاد کئے نہیں چند کلمات زبان سے ادا کر دیئے گھر بیٹھے بغیر کچھ خرچ کئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب کما لیا اس سے بہتر کوئی آدمی نہیں صرف وہ جو یہ کلمات زیادہ پڑھے۔ قرآن میں تو رب کا ایسا کوئی ارشاد نہیں ہے حضورؐ یہ خلاف قرآن منتر بتا نہیں سکتے پھر ابو ہریرہ یہ دور کی کوڑی کہاں سے لائے؟ یہ ایران کا مال ہے۔

☆☆☆

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی ڈھینگ آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر449، حدیث نمبر2387، صفحہ نمبر969)

یہ اذان کا اضافہ قابل مولوی محمد رفیع عثمانی نے کیا ہے ورنہ عربی میں لکھا ہے (**صياح الديكة** ۔ مرغے کی چیخ) عربوں میں صرف معاون مولوی یعنی موذن، اور مولوی ہی اذان دیتا ہے۔ اگر مرغا اذان دیتا ہوتا تو مصلے پر کھڑا ہو کر نماز بھی پڑھا لیتا دنیا کی کوئی قوم مرغ کی چیخ کو اذان نہیں کہتی یہ حماقت صرف ہمارے ہاں ہے۔ اور مسجد کی چار دیواری سے مشہور ہوئی ہے۔ پھر یہ الگ کہ مرغ کی آواز پر فضل مانگو اور گدھے کی آواز پر پناہ۔ عرب تو

کہتے ہیں۔الدیک یقول ۔ اذا ما الفجر و قد حان ۔ فا قوم نعمل الآن ۔فجر کے وقت جب مرغا صدا دیتا ہے۔تو یہ تمہیں عملی دنیا کی طرف بلاتا ہے۔

ہمارے مولوی عرب جا کر کہہ کر تو دیکھیں کہ یــو ذن الــدیک مرغا اذان دیتا ہے۔جوتے پڑیں گے بے حساب۔اور ہنسی اڑائیں گے الگ۔

---------☆☆☆---------

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میں جنت میں مطلع ہوا(عربی متن میں (فـرایت) میں نے دیکھا) تو میں نے وہاں اکثریت فقیر لوگوں کی دیکھی اور جب جہنم پر مطلع ہوا تو وہاں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر455، حدیث نمبر2405، صفحہ نمبر975)

قارئین کو یہ من گھڑت روایت پڑھ کر تعجب ضرور ہوا ہوگا کہ عورت جو ماں بھی ہے جو پیروں کے نیچے جنت لئے پھرتی ہے وہ خود جہنم میں ہوگی اور فقیر لوگ جنت میں ہوں گے۔حالانکہ رب نے فرمایا۔وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17/72) یہاں (دنیا) کا اندھا آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

قرآن کے خلاف یہ دفتر سیاہ کرنا یہ زر و مال کے عیوض تو نہیں ہوئے ہوں گے۔یہ اندرونی بغض و عناد کے تحت ہوا ہوگا۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان میں عقل و خرد کی کمی تھی اگر یہ آج کے دور والوں کی طرح شاطر ہوتے تو قیامت ڈھادیتے۔آج بھی ان محدثین کی تباہی لامحدود ہے۔ہمارا مذہبی طبقہ ان کے جال میں آگیا ہے اور وہ ان کے لکھے کو قرآن پر ترجیح دیتا ہے۔ملاحظہ فرمائیے۔

محدثین حدیث کے مقابل قرآن کو مسترد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

شیخ المحدثین امام یحیٰی بن کثیر (۷۴۷م) محدثین کے موقف کو جامع حیثیت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔المسـنـد قا ضیه علی الکتاب و لیس الکتاب بقاض علـی المسند۔حدیث قرآن پر فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے جب کہ وحی قرآن کو یہ

اتھارٹی نہیں ہے کہ حدیث پر ترجیح رکھتی ہو۔(کتاب الاعتبار امام حازمی۔۱۱۸۸م) طبع قاہرہ ۱۳۴۶ھ۔صفحہ ۱۱۷ امام عبدالبر(۱۰۱۷م)

اور شاطبی ۱۳۸۸م نے صاحب المذہب امام عبدالرحمٰن الاوزاعی (۷۷۴م) سے نقل کیا ہے۔الکتاب احوج الی المسند من المسند الی الکتاب ۔ کہ قرآن ہر مرحلے پر حدیث کا محتاج ہے اس کے برعکس حدیث قرآن سے بے نیاز ہے (الجامع البیان العلم طبع مصر جلد ۲/ ۱۹......الموافقات طبع مصر جلد ۴/ ۱۰۸) اس طرح عوام کے سامنے تو علماء کہہ دیتے ہیں کہ اختلافی امور میں قرآن کا فیصلہ مانا جائے گا۔مگر اصل حقیقت یہ ہے جو آپ کے سامنے پیش کی گئی۔

---------☆☆☆---------

حضرت ابو سعد حذریؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ اور نائب بنانے والا ہے بس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر455، حدیث نمبر2415، صفحہ نمبر977)

عربی میں صرف (مستـخـلـفـکـم) خلیفہ کا لفظ آیا ہے۔نائب کا لفظ پاکستانی مولویوں کا کمال ہے ایرانیوں نے خلیفہ کا لفظ جان بوجھ کر قصداً لگایا ہے اور پاکستانی مولویوں نے نائب کا لفظ ناسمجھی میں جڑ دیا۔اس طرح اللہ کے دین کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔نائب کے معنی ملاحظہ ہو۔

FILL THE PLACE, AGENT,TO COME AFTER,

SUBSTITUTE ,DEPUTE OVERTAKE, یہ عربی کی مشہور لغت سے لیا ہوا ترجمہ ہے اس حساب سے اللہ کے نائب کے معنی ہوئے۔اللہ کی جگہ لینے والا جانشین قائم مقام نمائندہ اس کے بعد آنے والا۔رب سے اوور ٹیک کرنا رب کا نعم البدل۔کیا یہ سب کلمات کفریہ نہیں؟رب کا جانشین کون ہوسکتا ہے؟اس کی جگہ بھلا

کون لے سکتا ہے اس کا نعم البدل بھلا کوئی ہو سکتا ہے؟

نائب کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب اصل مر جائے، بیمار ہو، دُور سفر ہو جائے یا چھٹی پر ہو۔ مگر یہ ساری کمزوریاں انسانوں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں رب کے ساتھ نہیں۔ پھر اللہ کو نائب کی کیا ضرورت ہے؟ **لا یشرك فی حکمہٖ احداً** (18/26) اللہ تعالیٰ اپنے حکمرانی میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اگر صدر مملکت ملک سے باہر جائے تو اپنی جگہ اپنے نائب کو بٹھاتا ہے جو اس کی طرح انسان ہوتا ہے یعنی سینٹ کا چیرمین۔ اور ناظم اگر بیمار ہو کر مری چلا جائے تو اپنی جگہ نائب ناظم کو سونپتا ہے، جو اس کی طرح انسان ہے۔ گھوڑا بکرا یا کتا انسان کی نیابت (جانشینی) نہیں کر سکتا لامحالہ وہ اپنی جگہ دوسرے انسان کو بٹھائے گا۔ اسی طرح رب اگر زمین پر اپنا نائب رکھنا چاہتا تو وہ دوسرا رب ہوتا۔ جس کا وجود نہیں ہے۔ انسان کو اللہ کا نائب کہنا کلمہ کفر یہ ہے۔ مولوی محمد رفیع عثمانی صاحب سے گزارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کو صحیح تعلیم نہیں دے سکتے تو سامنے سے ہٹ جائیں خلق اللہ کو گمراہ نہ کریں۔

ابو ہریرہؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول مکرمؐ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکے تو اپنے آپ پر اپنے پاس موجود کتاب میں لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہوگی۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 449، حدیث نمبر 2387، صفحہ نمبر 969)

یہ لکھنا لکھانا تو وہ کرتے ہیں جنہیں کل کلاں بھولنے کا خطرہ ہو۔ اللہ کے ساتھ یہ کمزوری تو نہیں لگی ہے۔ وہ جل جلالہ تو اپنے نبی سے مخاطب ہے۔ کہ: **سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسٰی** (87/6) جو ہم آپ کو پڑھاتے ہیں وہ تم بھولو گے نہیں۔

سچ کو جتنے بھی جھوٹ کے لبادے پہنا دو یا مٹی کے نیچے دفن کر دو وہ ابھر کر سامنے آئے گا۔ **وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا** (17/81)

☆☆☆

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی، اس نے قیدیوں میں بچے کو پایا اسے اٹھا کر پیٹ سے لگایا اور دودھ پلانا شروع کیا۔ تو اللہ کے رسولؐ نے ہمیں فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم جہاں تک اس کی قدرت ہوئی یہ نہیں پھینکے گی۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 460، حدیث نمبر 2445، صفحہ نمبر 991)

نہ ماننے والوں کے لئے سزا تو ہے اگر نیکوکار اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور گنہگار رب کی رحمت کی وجہ سے جنت میں جائے گا۔ تو نیکوکار نے اپنی زندگی کیوں دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کی جہاد میں سینے پر تیر کھائے اپنی کمائی ہوئی دولت دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرتا رہا، وہ اس کے بجائے گناہ میں لگا رہتا تو بھی اللہ کی رحمت کی بدولت جنت پہنچ ہی جاتا۔ ایسی روایات گنہگاروں کی حوصلہ افزائی اور ان کو شاباش دینے کے لئے وضع کی گئیں ہیں۔ اور نیکوکاروں کے یہ ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ نیک کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس جل جلالہ کے غصے سے اس کی رحمت بہت زیادہ ہے۔ موج اڑاؤ۔ تم اللہ کی اولاد کی طرح ہو اور اولاد کو کوئی بھی آگ میں نہیں ڈالتا چاہے وہ فرمانبردار ہو یا نافرمان۔

قارئین! نہ تو یہ روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو سکتی ہے۔ نہ ہی یہ اللہ کا پروگرام ہے۔ اللہ نے تو بڑی وضاحت سے ہر بات کھل کر بیان فرمائی ہے۔

فرمایا۔ **بَلٰی مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ** (2/81) بلا تم کو دوزخ کی آگ کیوں نہ چھوئے

گی؟ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑا رہے گا وہ جہنمی ہے اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پڑا رہے گا۔

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2/39) اور جو نہ ماننے والے ہیں ہماری قوانین کو اور جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو وہ آگ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پڑے رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (4/168)

جن لوگوں نے کفر اور بغاوت کی راہ اختیار کی اور ظلم وستم پر اتر آئے ان کو اللہ ہر گز کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں کوئی راستہ دکھائے گا۔ ماسوائے جہنم کے راستے کے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔

یہ تو نمونے کے طور ایک دو آئتیں پیش کی ہیں، ورنہ قرآن تو اس قسم کی آیات کریمات سے بھرا پڑا ہے۔ یہ وہی آیات ہیں جن کا نزول نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بچے کے لئے اس عورت کی محبت سے زیادہ بندوں سے اللہ کی محبت ہے وہ ذات باری اپنے بندوں کو کبھی بھی آگ میں نہیں ڈالے گی۔

--------☆☆☆----------

حضرت قتادہؓ سے روایت مروی ہے کہ حضرت عون، حضرت سعید بن ابو بردہ کی موجودگی میں ابو بردہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو بھی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 464، حدیث نمبر 2479، صفحہ نمبر 1003)

یعنی فوت ہونے والے کے بدلے اللہ یہودی یا مسیحی کو جہنم میں ڈالتے

ہیں۔ اس لئے کہ وہ فوت کیوں ہوا؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر موت اور حیات تو اللہ کے اختیار میں ہے نہ مارتا اسے۔ یا اگر کسی یہودی اور نصرانی کے ہاتھوں وہ مسلمان مرا ہے تو اس لئے...... یا مرنے والا مسلمان گنہگار تھا اس کا ٹھکانا جہنم تھا مگر رب کسی مسلمان کا جہنم جانا پسند نہیں کرتا تھا مگر جہنم کی خانہ پری بھی ضروری تھی وہ اس طرح پوری کرلی کہ مسلمان کے بدلے یہودی یا نصرانی کو جہنم واصل کر دیا۔

یعنی کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھ والا (جو بھی مسلمان مرتا ہے) اس کے بدلے یہودی اور نصرانی جہنم واصل، مطلب یہ کہ اللہ کی خاص پسندیدہ مخلوق مسلمان ہیں یہودی اور نصرانیوں کو خانہ پُری کے لئے پیدا کیا گیا تھا سبحان اللہ۔ ایرانیوں نے تو افیون کے نشے میں جو لکھنا تھا لکھ دیا ان کے لکھے پر ہمیں یہودیوں اور نصرانیوں سے تڑا تڑ جوتیاں پڑ رہی ہیں۔ اگر سر گنجا نہیں کروانا ہے تو جلد سے جلد دشمنوں کی کتابوں سے جان چھڑالو۔

(فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ (24/44)

--------☆☆☆----------

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ام الولد کے ساتھ تہمت لگائی جاتی تھی تو حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا جاؤ اور اس کی گردن ماردو۔ بس حضرت علی ان کے پاس آئے تو وہ کنوئیں میں غسل کر رہا تھا تو حضرت علی نے کہا باہر نکلو بس آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا۔ اچانک دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا حضرت علی اسے قتل کرنے سے رک گئے پھر نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو کٹے ہوئے ذکر والا ہے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 468، حدیث نمبر 2490، صفحہ نمبر 1024)

ام الولد کے معنی ہیں بچے کی ماں، کس کی حضورؐ کی ماریہ قبطیہ جس کے متعلق شیوخ کہتے ہیں کہ وہ زوجہ رسول مکرمؐ تھیں کچھ کا خیال ہے کہ وہ باندی

تھی۔اور ابن رسول مکرمؐ ابراہیم کی والدہ تھیں۔اگر تہمت لگائی جاتی تھی تو تحقیق لازم تھی اور رسول مکرمؐ کے متعلق ایسا گمان کرنا کہ آپؐ احکام الٰہی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے من مانی کر جاتے تھے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے۔یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ

(49/6)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر تمہیں اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔(جیسے کہ وہ شخص مقطوع ذکر تھا)

اس صریح حکم کے ہوتے ہوئے حضورؐ بلا تحقیق قتل کا حکم دے سکتے تھے؟ پھر اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے علماء نے بہت کچھ لکھا ہے کہ وہ شخص ماریہ قبطیہ کا ہم وطن تھا کبھی ان سے بات چیت کر لیتا تھا اس لئے لوگوں نے تہمت لگائی اور قتل کا حکم کسی اور وجہ سے دیا گیا تھا وغیرہ وغیرہ۔

---------☆☆☆----------

ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول مکرمؐ سے اللہ رب العزت کے قول یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ یعنی اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے کے متعلق پوچھا کہ یا رسول اللہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟۔آپ نے فرمایا (پل) صراط پر۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 471، حدیث نمبر 2523، صفحہ نمبر 1040)

اس روایت میں بھی یاروں نے ڈنڈی ماری ہے۔وجہ یہ ہے کہ پل صراط کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے یہ ایرانی کہانی ہے۔حدیث کے عربی متن میں لکھا ہے۔بی بی عائشہ نے پوچھا۔فاین یکون الناس یومئذ یا

رسول اللہ فقال علیٰ الصراط۔حضورؐ نے فرمایا ON THE WAY. ROAD PATH. عربی متن میں جسر۔BRIG وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ جسر پُل کو کہتے ہیں یہ ساری استادی مترجمین کی ہے۔یہ اگر اصل چیز میں کھیل نہ کھیلیں تو انہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا۔

---------☆☆☆----------

ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ سیدھی راہ پر گامزن رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو کہ کسی کو اس کے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور جان لو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 486، حدیث نمبر 2589، صفحہ نمبر 1063)

انسانوں نے جو مدد دوسروں کی کی ہے وہ بھی کسی کام نہ آئے، تو انسان کیوں ایسے کام کرے جس میں اس کا وقت، محنت اور مال و دولت بھی خرچ ہوتی ہو اور ہاتھ کچھ نہ آئے اعوذ باللہ وہ عادل بادشاہ جو فرماتا ہے کہ میں نیکی ہو یا بدی ہو ذرّے ذرّے کا حساب کروں گا۔فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ٥وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ٥ (99/7/8) اور رب کا یہ بھی فرمان ہے کہ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى (3/195) تم میں سے کسی کا کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر جنت نیک اعمال کے طفیل نہیں ہے تو پھر لوگ نیک عمل کیوں کریں؟ بیٹھے رہیں اللہ کے آسرے پر۔(کسی کو اس کے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے) یہ خوشخبری تو نہیں ہوئی۔دنیا میں بھی لوگ محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کی آخرت جنت نما ہو۔اللہ کے پیغمبر نے تو ایسا نہیں فرمایا یہ ایرانی بد بخت فرما رہے ہیں۔اور پھر اسی عبث کام (عمل) کو کار

آمد اور مفید بھی بتایا جا رہا ہے (جان لو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے)

اللہ کا فرمان ملاحظہ ہو: وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (2/25) (اے نبی) بشارت دیجئے انہیں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لئے جنت ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2/82) جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ صاحبان اہل جنت ہیں وہ رہیں گے وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا (4/57) اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کو پاکیزہ ساتھی ملیں گے اور ان پر ہمیشہ سایہ رہے گا۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (11/11) جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے۔

دیکھ لیا صحیح مسلم والے برائے نام مسلم یہ تو دو چار آیتیں نمونے کے طور پر پیش کیں ہیں پورا قرآن تمہارے جھوٹ کے خلاف موجود ہے۔ اللہ کا رسول جن کے سر پر نبوت کا تاج ہے جن پر قرآن نازل ہوا ہے وہ تو اس قرآن کے خلاف باتیں کر ہی نہیں سکتے تھے وہ تو مجسم چلتا پھرتا قرآن تھے وہ کہاں ان آیات کریمات کو پھلانگ کر یہ کہہ سکتے تھے کہ (کسی کو اس کے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یہ حدیث بھی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک کی تخلیق شکم مادر میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے، اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جس کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں اس کا عمل، عمر، رزق اور بدبخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ دو۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اہل جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت لے جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کر بیٹھتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور کوئی اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھا ہوا اس پر سبقت لے جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر بیٹھتا ہے اور وہ (نتیجتاً) جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، باب تقدیر 10، حدیث 76، صفحہ 56)

ہم اس حدیث کو صحیح نہیں مانتے لیکن جو اسے صحیح مانتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ یہاں بھی جنت اور جہنم کو اعمال کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔

--------☆☆☆----------

حضرت محمد سے مروی ہے کہ لوگوں نے اس بات پر فخر کیا یا اس بات کا ذکر کیا کہ جنت میں زیادہ تعداد مردوں کی ہوگی یا عورتوں کی تو ابوہریرہؓ نے ارشاد فرمایا کیا ابوالقاسم نے فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور جو گروہ ان کے بعد داخل ہوگا ان کی صورتیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک جنتی کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے پیچھے سے چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بیوی کے بغیر نہیں ہوگا۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 494، حدیث نمبر 2614، صفحہ نمبر 1074)

یہ بات ایرانیوں کی بڑی عمدہ ہے کہ مرد کو تنہا نہیں رہنے دیتے کوہ قاف کا

ذکر ہوگا تو وہاں بھی عورت پہنچا دیتے ہیں۔ دیکھو تو جنت میں دو دو بیویوں کا ذکر کیا ہے اور خوبصورتی ایسی کہ ایکسرے کی طرح پنڈلی کے اندر کا گودا نظر آئے گا۔ (جنت میں جانے والے چاند کی طرح چمکتے چہرے) مجھے ایک پہنچے ہوئے پیر نے کہا تھا کہ یہ وظیفہ پڑھا کریں۔ میں نے پوچھا اس سے کیا ہوگا؟

کہا قبر میں روشنی ہوگی۔ میں نے کہا قبر میں روشنی کی کیا ضرورت ہے وہاں کوئی میں نے اخبار تو نہیں پڑھنا ہے اور نہ ہی ہم زندہ ہوں گے کہ اندھیرے میں ڈر لگتا ہوگا اور وظیفہ تو نوکری کو کہتے ہیں اور موظف نوکر کو۔

ان مجوسیوں ثم ایرانیوں میں نہ عقل تھی نہ شرم و حیاء نہ اللہ کا خوف نہ انسانوں کا ڈر۔ یہ پیچھے لکھ کر آئے ہیں کہ جنت میں مردوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور جہنم میں عورتوں کی۔ ملاحظہ ہو ان کی خود ساختہ حدیث۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میں جنت میں (فرایت۔ میں نے دیکھا) تو وہاں اکثریت فقیر لوگوں کی دیکھی اور جب جہنم دیکھا تو وہاں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی۔

(مسلم، جلد سوم، باب نمبر 455، حدیث نمبر 2405، صفحہ نمبر 975)

اس حمام میں سب ہی ننگے ہیں بخاری میں بھی یہی کچھ لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے راہ چلتی عورتوں کو کہا۔ عورتو! خیرات کرو کیونکہ مجھ کو دکھایا گیا دوزخ میں عورتیں (مردوں سے) زیادہ تھیں.........

(بخاری، جلد اول، کتب الحیض، باب 208، حدیث نمبر 296، صفحہ 214)

ظالم نے مسلم کا نام بدنام کیا ہے۔ اگر جنت میں ایک ایک مرد کی دو دو بیویاں ہوں گی۔ تو ظاہر ہے کہ وہاں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد دوگنی ہوگی۔ کمال یہ ہے کہ راوی دونوں جگہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ ہیں اور یہ روایتیں انہوں نے اسماء رجال کی چکی میں سے پیس کر نکالی ہیں۔ پھر بھی جو حال ہے قارئین کے سامنے ہے۔ ایک

سے ثابت ہے کہ جنت میں مردوں کی تعداد زیادہ ہوگی دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ عورتیں دوگنی ہوں گی۔

---------☆☆☆-----------

قارئین کرام صحیح مسلم کی تینوں جلدوں میں مکررات کو چھوڑ کر باقی وہ حدیثیں یا روایات جو قرآن کریم کے خلاف تھیں یا شان نبوت کے شایان شان نہ تھیں یا توہین صحابہ کرامؓ و ازواج مطہرات کی توہین کا پہلو نکلتا تھا۔ وہ میں نے آپ تک پہنچا دیں۔ مجھے اعتراف ہے کہ اب بھی ان کتب احادیث میں ایسی حدیثیں رہ گئیں ہوں گی جنہیں پڑھ کر شرم سے انسانیت کا سر جھک جائے۔ کیا کیا جائے ان کتب کی طباعت میرے اختیار میں نہیں۔ میرا تو اتنا ہی کام ہے کہ: وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ ۔ آپ تک حقائق پہنچا دوں۔ بخاری، مسلم اور ابوداؤد کے بعد ابتداء کر رہا ہوں جامع ترمذی کی اس کے لکھنے والے امام ابو عیسیٰ ترمذی ھ 209 میں پیدا ہوئے اور ھ 279 میں ترمذ ایران میں وفات پائی۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کسی کا عمل ضائع نہیں کرنا چاہے وہ عمل نیک ہو یا بد۔ اس کے مترجم ہیں مولانا بدیع الزماں برادر وحید الزماں۔

میری سعی و کوشش یہ ہے کہ آپ صاحبان کو پتہ چل جائے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں جیسے پنجابی میں مثال ہے (جس طرح رائیونڈ اسی طرح اگلا چنڈ) آپ کو نظر آئے گا جیسے ان جامعین حدیث نے حلف لیا ہو حضورؐ کے ناموس کو خاک میں ملانے کا۔ ہر ایک دوسرے سے نمبر لے جا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا کرتے تھے حضورؐ جب داخل ہوتے تھے پاخانہ میں فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے، کہا شعبہ نے اور عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ان کی ناپاک عورتوں سے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 3، حدیث نمبر 5، صفحہ 38)

قارئین مکرمین یہ حدیث یا روایت جو بھی ہے ہم نے بخاری میں اس طرح پڑھی تھی عنوان تھا۔ حضورؐ کا بھوت اور بھتنیوں سے ڈرنا حضرت انس کہتے تھے کہ آنحضرتؐ جب پاخانے جاتے تھے تو کہتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوتوں اور بھتنیوں سے۔ **اللھم انی اعوذ بک من خبث و الخبائث۔**

(بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، باب 104، حدیث 142، صفحہ 160)

عربی متن میں یہی الفاظ ترمذی میں بھی درج ہیں میں صرف یہی بتانا چاہتا تھا کہ یہ ایرانی سب ایک تھے ان میں ناموس رسالت کو تار تار کرنے میں ایکا تھا صرف ان کے نام جدا جدا ہیں۔ غور فرمائیے مجوسیوں نے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بھوتوں کا قائل کر دیا تو قوم بھوتوں سے کیسے جان چھڑا سکتی ہے۔ یہ ہے ایرانیوں کا کمال کہ یہ ہماری بنیاد میں کجی (ٹیڑھا پن) پیدا کرتے ہیں، اس طرح ثریا تک دیوار ٹیڑھی ہی چڑھتی ہے۔ یہ جو ہمارے بچے بوڑھے بھوت پریت سے ڈرتے کانپتے ہیں یہ بھی بخاریوں اور ترمذیوں کی کرم نوازی ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ حضورؐ نے منع فرمایا پیشاب کرتے وقت منہ قبلے کی طرف کرنا، پھر دیکھا میں نے وفات سے ایک برس پہلے منہ کرتے ہوئے ان کو۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 7، حدیث نمبر 9، صفحہ 40)

قارئین کچھ سمجھے؟ میں بھی نہیں پہلے حکم تھا کہ قبلہ رو نہ کریں، لیکن وفات سے ایک برس پہلے خود کرتے تھے۔ غالباً امام صاحب چکرا گئے۔

****

---------☆☆☆----------

روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا حضورؐ نے کہ مرد چھوئے اپنے ذکر (پیشاب گاہ) کو اپنے سیدھے ہاتھ سے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 11، حدیث نمبر 15، صفحہ 42)

---------☆☆☆----------

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے اس وقت تک وضو فرض نہیں کیا جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے یا بدبو پائے ریح کی۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 56، حدیث نمبر 74، صفحہ 60)

قارئین! کچھ سمجھے؟ میں بھی نہیں سمجھا، میں پاخانے کی پیشاب آواز کے ساتھ ہوا نکلنا اور بے آواز بدبودار ہوا نکلنے 112 حدیثیں چھوڑ کر آگے بڑھا ہوں، ان احادیث کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے اور ویب سائٹ پر موجود ہے۔ جب غیر قومیں یہ پڑھیں گی تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا رائے قائم کرے گی۔ اس لئے کہ کھانے پینے پیشاب پاخانے اور عورت کے ساتھ صحبت کرنے کے طور طریقے سے تو ہر انسان ایسے واقف ہوتا ہے جیسے بطخ اور مرغے کے بچے۔ کہ انڈے کے خول سے نکلتے ہی بطخ کا بچہ دریا کا رخ کرتا ہے اور مرغی کا بچہ زمین پر دانہ چگتا ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عباس سے کہ مجھ سے بیان کیا حضرت میمونہ نے کہ نہاتی تھی میں اور حضورؐ ایک ہی برتن سے جنابت میں۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 46، حدیث نمبر 62، صفحہ 56)

---------☆☆☆----------

راوی ہے قیس بن طلق وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبیؐ

نے فرمایا کہ اپنے ذکر کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 61، حدیث 84/85، صفحہ 64)

---------☆☆☆-----------

روایت ہے بی بی عائشہؓ سے کہ جب بڑھ جائے (لگ جائے) عورت اور مرد کے ختنے کا مقام آپس میں تو واجب ہو چکا کیا میں نے اور حضرت محمدؐ نے پھر نہائے ہم دونوں۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 80، حدیث نمبر 108، صفحہ 71)

پچاسوں حدیثیں موجود ہیں کہ غسل واجب ہوتا ہے جب منی نکلے مگر یہاں جب ختنے کی جگہ سے ختنے کی جگہ ٹکرائے۔ آپ تعجب کریں گے مگر عرب میں لڑکی کا بھی ختنہ ہوتا ہے۔ لڑکیوں کے ختنے کا رواج بھی مصر اور سوڈان سے نکلا ہے اسلام سے پہلے مکہ کی ایک عورت ام نمر لڑکیوں کا ختنہ کیا کرتی تھی اسے مبظرہ کہتے بظر کاٹنے والی کہتے تھے۔ یہ معمولی سا کٹ لگاتے ہیں۔ ویسے اس کے پیچھے ایک کہانی ہے۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 81، حدیث نمبر 110 تا 112، صفحہ 71)

حالانکہ کئی حدیثیں گزر چکی ہیں کہ منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا گیا حضرت محمدؐ سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپؐ نے وہ نہائے۔ اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے مجھ کو نہانے کی حاجت ہے (عربی متن میں احتلام) ہے اور نہ پائے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ

ضروری نہیں کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے؟ آپؐ نے فرمایا عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 82، حدیث نمبر 113، صفحہ 72)

قارئین میں کئی حدیثیں چھوڑے جا رہا ہوں کیوں کہ سب کی سب منی میں لتھڑی ہوئی ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ ان روایات میں کسی دینی نکتے کا انکشاف کیا گیا ہو، نہیں صرف چسکہ بازی ہے اور کچھ نہیں۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے ام سلمہ سے کہ آئی ام سلیم بنت ملحان حضورؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل تو شرماتا نہیں حق سے تو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد۔ فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے اگر وہ دیکھے منی کو تو نہالے۔ ام سلمہ نے کہا میں نے تو فضیحت (رسوا) کیا عورتوں کو اے ام سلیم۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 89، حدیث نمبر 122، صفحہ 75)

عورت سلیم کی ماں یہ باتیں عائشہ صدیقہؓ سے بھی دریافت کر سکتی تھیں مگر مجوسیوں نے تو ثابت کرنا تھا کہ اس بابرکت دور میں عربوں کا معاشرہ شتر بے مہار تھا۔ جنس زدہ تھا چھوٹے بڑے بزرگ کی تمیز نہ تھی۔ میں احتلام، حیض، صحبت، جنابت، منی اور جماع کے کئی حدیثیں پھلانگ کر یہاں پہنچا ہوں ان میں ذکر تھا اس گندگی کا جس سے ہر ایک کو یہ گمان ہوتا کہ منصب رسالت یہی ہے وہ امت کو یہی کچھ سکھانے تشریف لائے۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر جنابت سے نہا کر آتے گرمی لیتے میرے بدن سے تو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں جنبی ہوتی (نہائی نہیں ہوتی)

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 90، حدیث نمبر 123، صفحہ 75)

جسے رب تعالیٰ نے امت کی ماں قرار دیا ہے ایرانیوں نے امت کی نظروں میں اس کی ایسی تصویر پیش کرنی ضروری سمجھی تا کہ بیٹوں کو ماں سے نفرت ہو جائے۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہم اس بکواس کو جھوٹ کا پلندہ سمجھتے ہیں۔ یہ شکست ایران کا انتقام بول رہا ہے۔

-----------☆☆☆-----------

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول مکرمؐ سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھی ہر نماز کے لئے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 95، حدیث نمبر 129، صفحہ 79)

اس کا کیا کریں کہ ایک حدیث پہلے یہ درج کر چکے ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ کی ازواج میں سے ایک عورت نے آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا پس وہ؟ زردی سرخی حیض کی دیکھتیں اور کبھی کبھی ہم مسجد کو تلویث (آلودگی گندگی) سے بچانے کے لئے ان کے نیچے طشت رکھ دیتے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتی ہوتی تھیں۔

(ابوداؤد، جلد دوم، باب 258، حدیث نمبر 704، صفحہ 248)

-----------☆☆☆-----------

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب میں حیض سے ہوتی تو رسولؐ مجھ کو حکم دیتے تہمت باندھنے کا پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 98، حدیث نمبر 132، صفحہ 80)

(تہمت باندھنا) ترجمہ کرنے والے عربی سے تو کورے ہیں ہی اپنی مادری زبان اردو سے بھی ناواقف ہیں تہمت جھوٹے الزام کو کہتے ہیں جو باندھنے کی چیز ہے اسے تہمد کہتے ہیں علاوہ اس کے مترجم نے بوس و کنار لکھا ہے۔

مگر عربی متن میں ہے کہ "یامرنی ان اتزر ثم یباشرنی" مجھے ازار تہمد لونگی باندھنے کا حکم دیتے تھے اور پھر مجھ سے مباشرت کرتے تھے۔

یہ حدیث دوسری جگہ بخاری میں یوں درج ہے۔ کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آنحضرت اس سے مباشرت (بدن لگانا) چاہتے تو اسے ازار باندھنے کا حکم دیتے اس وقت حیض زوروں پر ہوتا پھر اس سے مباشرت کرتے۔ بخاری کے مترجم نے بھی خیانت کی ہے عربی متن میں بدن لگانے کا ذکر نہیں ہے اصل الفاظ ہیں (کان یامرنی فأتزر فیباشرنی) مجھے حکم دیتے کہ ازار باندھ اور مجھ سے مباشرت کرتے تھے۔

(بخاری، جلد اول، باب 207، حدیث نمبر 293، صفحہ نمبر 213)

خیر رائونڈ اور اگلے چنڈ میں کوئی فرق نہیں ہے بخاری کے مترجم علامہ وحید الزماں ہیں اور ترمذی کے مترجم ان کے بھائی علامہ بدیع الزماں ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ لکھا ہے (یگانہ زماں، علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں) ان علاموں کا زور اس پر ہے کہ صحبت کرنا اور چیز ہے اور مباشرت اگر حضورؐ کرتے تھے تو وہ اور چیز ہے یعنی بوس و کنار ہے۔ یہ علامہ دوراں وغیرہ اگر مباشرت کو بوس و کنار کے خانے میں لاتے ہیں تو ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ حیض اور روزے کی حالت میں جو FACILITY حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی وہ ہمیں بھی حاصل ہو جائے ہم بھی حیض اور روزے میں بیوی سے فائدہ اٹھائیں۔

لیکن رب کا فرمان ملاحظہ فرمائیے۔۔ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ......... بَاشِرُوهُنَّ (2/187) تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں تمہاری بیویاں تم پر حلال کر دی گئیں......... اب تم ان سے مباشرت کرو۔ ملاحظہ فرمایا مباشرت کی اجازت صرف رات کو ہے۔ دن کو نہیں۔

یہ کون سا فعل ہے جو روزے کو دن میں تو حلال نہیں ہے البتہ صیام رمضان کی راتوں میں حلال ہے؟ رب نے خود ہی وضاحت فرمائی ہے

اسی آیت کے آخر میں فرمایا۔ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا (2/187) اور جب تم مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جانا۔

ان آیات کریمات سے عیاں ہے کہ مباشرت ہاتھ پھیرنا بوسہ وغیرہ لینا بدن سے بدن لگانا نہیں ہے ڈائریکٹ وہ عمل ہے جس کے بعد غسل واجب ہوتا ہے۔ عربی لغت میں اس کا ترجمہ ہے (DIRECTLY)

---------☆☆☆----------

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرمؐ نے کہ جو صحبت کرے حائضہ سے یا عورت کی پچھلی طرف سے یا کاہن سے غیب کی خبر پوچھے بے شک وہ منکر ہوا اس کا جو محمدؐ پر اترا یعنی قرآن۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 101، حدیث نمبر 135، صفحہ 81)

ایرانی ثم مجوسی، زرتشتی نے کہا کہ حضورؐ سے کسی نے پوچھا نہیں انہوں نے خود ہی اہل محفل کو بتایا کہ حائضہ اور پچھلی طرف سے عورت کے ساتھ صحبت منع ہے۔ اس سے انہوں نے یہ ثابت کیا کہ انؐ کے بابرکت دور میں ان کا معاشرہ اور ماحول ہی اس قسم کا تھا چاروں طرف یہی کچھ ہو رہا تھا اس لئے حضورؐ نے اس سے صحابہ کرام کو منع فرمایا۔ اور ساتھ ساتھ یہ حدیث گزر چکی کہ میں حیض سے ہوتی تھی اور حضورؐ ازار پہنا کر مباشرت فرماتے تھے۔ یہ مکار کتنی بھی دروغ بیانی کریں سچائی ان کے منہ پر تھپیڑیں مارتی ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا حضورؐ نے کہ جو آدمی جماع کرے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو آدھا دینار صدقہ دے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 102، حدیث نمبر 136، صفحہ 81)

روایت ہے حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ سے کہ ایک عورت نے حضورؐ سے حیض کے خون آلود کپڑے کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے پھر پانی بہا دے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 103، حدیث نمبر 138، صفحہ 81)

---------☆☆☆----------

روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اکرمؐ اپنی سب عورتوں سے صحبت کرتے تھے اور پھر ایک غسل کر لیتے۔

(جامع ترمذی، جلد اول، باب 105، حدیث نمبر 140، صفحہ 82)

یہ روایت تو حضرت انسؓ سے ہے۔ اس میں نہ تو راویان ہیں نہ یہ کہ حضورؐ سے انہوں نے خود سنا یا حضورؐ نے یہ درون پردہ کی بات انسؓ کو بتائی۔ حالانکہ زن و شوہر کی بات پردے کی ہے یہ انہی دو کے درمیان رہنی چاہیے۔ بخاری میں اس کی مخالف حدیث موجود ہے۔ مگر ہو سکتا ہے ابو عیسیٰ ترمذی نے بخاری نہیں پڑی ہو۔

---------☆☆☆----------

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا کہ میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے)۔ یہ ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک برا کام کرے اللہ نے اسے چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح لوگوں کو کہتا پھرے یارو میں نے گزشتہ رات یہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا۔

(بخاری، جلد سوم، کتاب الادب، باب 611، حدیث 1008، صفحہ 456)

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ تو ان اشخاص کے نام ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ان کتابوں کا نام ہونا چاہیے تھا۔ **طریقة الاستعمال النساء۔**

یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ حضورؐ کی ہجرت مکہ میں رہ جانے والے مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو قریش کے ظلم و ستم سے بچانا انہیں مدینہ لانا، پھر مدینہ پر کفار کے حملے۔ ان سے بچاؤ کے منصوبے خندقیں کھودنا، ان کے مقابلے کے لئے ہتھیاروں کا بندوبست کرنا جوانوں رضا کاروں کو جمع کرنا ان کو مختلف مقامات پر متعین کرنا ان کے کھانے کا انتظام کرنا سواری مہیا کرنا یہ سب حضورؐ اکرمؐ کے ذمہ تھا۔ علاوہ اس کے مکہ سے آئے ہوئے بیواؤں اور یتیموں کا انتظام بھی آپؐ ہی کرتے تھے۔ علاوہ اس کے وحی کسی وقت بھی آجاتی تھی اسے لوگوں تک پہنچانے کا کام بھی اُن کے ذمہ تھا۔ کیونکہ اللہ کا حکم تھا۔ **يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ** (5/67) اے رسول لوگوں تک پہنچا وہ پیغام جو تم پر رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔

کیا ان کاموں کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے پاس اتنا وقت بچتا تھا کہ وہ صحبت کرتے یا صحبت کے متعلق سوچتے؟۔ ان فرائض میں سے ایک فرض ہمیں سونپا جائے تو ہماری سٹی گم ہو جائے۔

جب 1965ء کا معرکہ ذرا ٹھنڈا ہوا تو بی آر بی مورچے پر ایک بزرگ پہنچے سپاہی سے پوچھا ''تو تین دن تک تم کھاتے کیا تھے؟'' سپاہی نے کہا ''میاں جی کھاڑاں پیناں ویلیاں دا کم اے'' کھانا پینا تو بیکار لوگوں کا کام ہے۔ جن کے سامنے زندگی کا مقصد ہو اللہ کے دین کو اس کے بندوں تک پہنچانا ہو وہ ایک ہی رات میں سب بیویوں کو نمٹا دیتے تھے پھر ایک ہی غسل کر لیتے تھے۔ اور اس کے جاں نثار ساتھی اور ان کی بیویاں حضورؐ سے صحبت اور حیض منی اور جماع کے سوالات پوچھتی تھیں۔ ایرانیوں دنیا اور آخرت تباہ ہو تم کس کو دھوکہ دے رہے ہو؟

تم ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے بے شک کچھ موٹے پیٹ والے دستار بند تمہارے جھانسے میں آجائیں گے، مگر ایمان جن کے دلوں تک اتر چکا ہے انہیں تم یہ کیسی کہانیاں سنا کر گمراہ نہیں کر سکتے۔

--------☆☆☆----------

جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پاخانے کی تو پہلے پاخانہ کرلو۔

(ترمذی، جلد اول، باب 107، حدیث 142، صفحہ 83)

روایت ہے عائشہ صدیقہؓ سے کہ رسول مکرمؐ میرے ساتھ روزے میں بوس و کنار کرتے تھے (وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔)

(ترمذی، جلد اول، باب 494، حدیث 728، صفحہ 276)

بریکٹ والی عبارت عربی متن میں بوس و کنار کا ذکر بھی نہیں ہے وہاں مباشرت کا ذکر ہے۔ حالانکہ اگر بوس و کنار کو مان لیا جائے تو اس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ یہ محرکات گناہ ہے جو جانور چراگاہ کے گرد گھومتا ہے وہ منہ بھی ڈالتا ہے۔ اور پھر یہ ایرانی بھول گئے کہ یہ لکھ چکے ہیں کہ حضورؐ راہ چلتی عورت کو دیکھ کر اپنی شہوت پر قابو نہیں پا سکتے تھے۔ بیوی کے پاس... (صفحہ 33)

---------☆☆☆----------

روایت ہے زر سے کہا انہوں نے۔ میں نے پوچھا ابی بن کعب سے کیونکر تم نے جانا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے؟ تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہمیں نبیؐ نے.....

(ترمذی، جلد اول، باب 533، حدیث 793، صفحہ 295)

اگر یہ بات حقیقی ہوتی تو حضورؐ ان ممالک کے بارے میں بھی ضرور ارشاد فرماتے جہاں دن رات کا فرق ہے مثلاً یہاں ستائیس رمضان آج ہے تو دن رات کا فرق ہے وہاں کل ہوگی، اور ڈنمارک، ناروے، گرین لینڈ، قطب شمالی، جنوبی میں ستائیسویں شب کب ہوگی؟

---------☆☆☆----------

روایت ہے عائشہ صدیقہؓ سے کہ فرمایا حضورؐ نے کہ جو نکاح کرے بغیر ولی کے۔ نکاح اس کا باطل ہے، نکاح اس کا باطل ہے، نکاح اس کا باطل ہے، پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر پورا مہر واجب ہے اس کے عوض کہ حلال کیا اس نے اس کی فرج (OPENHNG HOLE) کو یعنی اس کے صحبت کے عوض۔ پھر اگر تنازع ہوا اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 746، حدیث 1102، صفحہ 391)

ملاحظہ فرمایئے عربی اتنی فصیح و بلیغ زبان ہے جسے رب نے نزول قرآن کے لئے پسند اور منتخب فرمایا۔ کیا اس میں مرد پر اس کی بیوی حلال کرنے کے لئے کوئی اور لفظ نہ تھا کہ یہ لکھنا پڑا کہ اگر شوہر نے صحبت کی تو اس پر پورا مہر واجب ہے کہ اس نے استعمال کیا سوراخ کھولا عورت کا۔ کیا یہی ہے وہ ادبی زبان؟ یہ غیر ادبی زبان کس نے استعمال کی؟ بی بی عائشہؓ اور حضورؐ نے اعوذ باللہ۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ اس کا نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگی۔ اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اس کی ہے جس نے پہلے خریدی۔

(ترمذی، جلد اول، باب 751، حدیث 1110، صفحہ 395)

گویا عورت نہ ہوئی کوئی جنس ہوئی اور اس کے لئے خرید فروخت کا قانون بھی جنس (چیزوں) کا ہے۔ خود تو یہ کرتے رہے مگر اس حدیث سے رسول اکرمؐ سے بھی مہر تصدیق لگوالی۔ ان کذابین نے عورت کی قیمت دو جوتیوں کے برابر رکھی ہے بخاری میں مٹھی بھر ستو اور لوہے کی انگوٹھی بھی مہر کے لئے کافی کی گئی تھی حتیٰ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن کی سورتیں یاد ہے تو وہ بھی کافی ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے عاصم بن عبد اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے کہ نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں تو فرمایا رسول اکرمؐ نے کیا راضی ہے تو؟ اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر۔ اس نے کہا ہاں تو آپؐ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

(ترمذی، جلد اول، باب 753، حدیث 1113، صفحہ 396)

ملاحظہ فرمایا حضورؐ کے بابرکت اور زرین دور میں عورت کی قیمت ایک جوڑ جوتے یہ ایرانیوں کا انتقام ہے۔ حقیقت نہیں ہے۔ بلاشبہ اسلام نے عورت کو بلند مقام دیا تھا مگر مجوسیوں نے اپنی بناوٹی روایات سے عورت کس مقام پر پہنچا دیا یہ تھا ان کا انتقام۔

---------☆☆☆----------

عن جابر بن عبد الله و عن الحارث عن علي قال ان رسول الله صلى الله عليه و سلم لعن المحل و المحلل له ۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ و حارث و علی کہ رسول اکرمؐ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے کی ہے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 758، حدیث 1119/1120، صفحہ 399)

ہمارے ہاں تو حلالے کا بازار گرم ہے۔ اور مذہبی پیشوا اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اکرمؐ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضروری ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرج ں (سوراخوں کو)

(ترمذی، جلد اول، باب 762، حدیث 1127، صفحہ 402)

---------☆☆☆----------

روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو وہ حاملہ عورت میں منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس نے اس کو خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 758، حدیث 1130/1131، صفحہ 403)

یہ اول تو رسولؐ اللہ کا فرمان ہے ہی نہیں اگر وہؐ یہ فرماتے تو اتنا ہی کہہ دیتے کہ حاملہ عورت سے جماع ممنوع ہے۔ مگر غیر کے بچے تک منی پہنچانے کا ذکر تو رہ جاتا اور عورت کی خرید فروخت کو نبی اکرمؐ تک کیسے پہنچاتے؟۔

ذلالت کی حد ہو گئی ایک حدیث کی سرخی ہے۔ زنا کی اجرت حرام ہے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 767، حدیث 1133، صفحہ 404)

انہوں اپنی طرف سے ثابت کر دیا کہ سرکار دو عالم کا معاشرہ زنا کے کاروبار کا تھا، ہر شخص اسی گندگی میں لپٹا ہوا تھا۔ مگر حضورؐ نے جو درخشندہ اور تابندہ معاشرہ قائم کیا تھا جس نے پوری دنیا کو انسانیت کا درس دیا اور اللہ کے دین کو سندھ والہند یورپ اسپانیہ اور روس تک پہنچایا یہ کارنامہ زنا کار اور عورت کے شوقین معاشرہ سے ممکن نہیں۔ یہاں ان دین کے دشمنوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم عزل کرتے ہیں (عزل کہتے ہیں آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تا کہ عورت حاملہ نہ ہو) اور یہود کہتے ہیں عزل کرنا لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا۔ یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا حضورؐ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ جس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

(ترمذی، جلد اول، باب 769، حدیث 1136، صفحہ 405)

---------☆☆☆----------

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور قرآن نازل ہوتا رہتا تھا یعنی اگر عزل میں کوئی برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

(ترمذی، جلد اول، باب 769، حدیث 1137، صفحہ 406)

ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ میاں بیوی کے اس ملاپ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (4/24) اور علاوہ اس کے حلال کر دی گئیں تمہارے اموال (حق مہر) کے ذریعے عورتیں بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ تم جوان سے فائدہ اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر جو مقرر کیا ادا کرو فریضہ سمجھ کر۔ بلاشبہ اللہ علیم ہے اور صاحب حکمت۔

اہم اور غور طلب لفظ ہے۔ (غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ) سافحات کے معنی ہیں۔ shed,spill,pourout جھاڑنا، گرانا، بہانا باہر انڈیلنا۔ یعنی شادی سے مراد یہ نہیں کہ شہوت رانی محض پانی (منی) بہانا مقصد ہو۔ کیا یہ بات کوئی صاحب عقل و دانش تسلیم کرے گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان تو یہ ہو کہ شادی سے یہ مراد نہیں کہ عزل کیا جائے منی باہر انڈیلی جائے۔ اور اس کا رسول اکرمؐ منع نہ کرے اور صحابی یہ کہے کہ اگر عزل بری چیز ہوتی تو قرآن میں اس کا ذکر ہوتا؟۔ یہ مخالف قرآن روایات ہیں بناوٹی ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے جابر سے کہ نبی اکرمؐ نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بیوی زینب کے پاس اور پوری کی اپنی حاجت یعنی صحبت کی اور باہر نکل

کرفرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے تم میں کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے کہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج۔

(ترمذی، جلد اول، باب 783، حدیث 1158، صفحہ 414)

قارئین کرام یہ روایت پہلے گزر چکی ہے لیکن دوبارہ اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ اس میں اضافہ ہے ان الفاظ کا (اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج۔ سوراخ) لفظ فرج کے معنی پہلے بیان کر چکا ہوں۔ OPEN WIDE HOLE کھلا چوڑا کشادہ سوراخ جہاں سے انسان نکلے ہیں۔ کیا یہ سرکار دو عالم کی زبان مبارک ہو سکتی ہے۔ آخر یہ کتابیں مدارس اور دار العلوم میں کیوں پڑھائی جاتی ہیں کیا یہ فحش مواد پڑھے بغیر کوئی مولوی نہیں بن سکتا؟

--------☆☆☆----------

روایت ہے طلق ابن علیؓ سے کہ فرمایا رسول کرمؐ نے کہ جس وقت کوئی بلائے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو وہ اگرچہ تنور پر روٹی پکاتی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 784، حدیث 1160، صفحہ 414)

--------☆☆☆----------

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اکرمؐ نے جس کا خصم رات کو راضی رہے اور اس طرح رات کاٹے تو وہ عورت جنت میں ہوگی۔

(ترمذی، جلد اول، باب 784۔ حدیث 1161، صفحہ 414)

حدیث 1160 تندور پر روٹی پکانی چھوڑ دو اور جماع جیسی فریضہ کو ادا کرو حدیث نمبر 1161 میں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ پتی دیو کو راضی رکھو ورنہ جنت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔

--------☆☆☆----------

روایت ہے سلیمان بن عمر سے کہا روایت کی میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ۔ ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ فرمایا نبی اکرمؐ نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی۔ اس لئے کہ وہ قید ہے تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس صحبت وغیرہ کے لیکن اگر وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت تو دور کرو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو ان کی ہڈی نہ ٹوٹے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 785، حدیث 1163، صفحہ 415)

اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ تم عورتوں کے ساتھ صرف صحبت کا حق رکھتے ہو۔ یعنی زن و شوہر کے درمیان اور کوئی تعلق نہیں ہے صرف صحبت ہے۔ اور اور بے حیائی پر مارو مگر ہڈی مت توڑو۔ یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔

--------☆☆☆----------

روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ہم میں بعض آدمی جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے پھسکی (ہوا) نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا حضورؐ نے کہ جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورت کے پیچھے سے یعنی دبر سے صحبت مت کرو اللہ حق بات سے شرماتا نہیں۔

(ترمذی، جلد اول، باب 786، حدیث 1164، صفحہ 415)

پوچھنے والے نے پھسکی نکل جانے پر پانی کی قلت میں وضو کی رعایت کا پوچھا ہے حضورؐ جواب فرما رہے ہیں عورت کے ساتھ پچھلی طرف سے نہ کرو سوال گندم جواب آلو بخارا اور اصل دل میں جو بات ابوعیسیٰ کے اچھل کود کر رہی تھی وہ اس نے اگل دی چاہے کچھ بھی ہو۔ پھر بات بقول ابوعیسیٰ کے کہی حضورؐ نے اور اللہ کو بھی بیچ میں لے آئے کہ اللہ کچی بات کہنے سے شرماتا نہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ عورت کو پردہ ضرور ہے کہ جب وہ نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان تاکہ لوگوں کو اس کے سبب فتنے میں ڈالے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 792، حدیث 1173، صفحہ 418)

بڑی مشکل بات ہے شوہر کام پر گیا ہے بیوی اگر بچوں کو اسکول پہنچائے واپسی میں سودا سلف بھی لے آئے تو شیطان تاک میں لگا رہتا ہے۔ اگر شوہر اپنا وہ کام چھوڑ کر یہ کام کرنے آئے تو اس کی تنخواہ حرام ہو جاتی ہے۔ نہ آئے تو شیطان اس کی بیوی کی تاک میں رہتا ہے۔ اگر شیطان ہمیں چھوڑ کر یورپی ممالک چلا جائے تو اس کا کام آسان ہو جائے گا اور ہم بھی سکون کا سانس لے سکیں گے۔ وہاں تو عورتیں خوبصورت بھی ہیں اور آزادی سے گھومتی ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

(ترمذی، جلد اول، باب 804، حدیث 1186، صفحہ 425)

ہماری عدالتوں میں تو خلع ہے اس کا کیا ہوگا۔ ویسے قرآن کریم میں خلع کا ذکر کہیں نہیں ہے ہاں طلاق کا حق دونوں کو ہے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ عورت پسلی کی ہڈی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو تو اسے توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے اور فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن سے یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو گا ورنہ نوبت جدائی کی آجائے گی۔

(ترمذی، جلد اول، باب 805، حدیث 1187، صفحہ 425)

---------☆☆☆----------

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے فرمایا تحقیق اللہ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور ان پر اتاری کتاب جس میں آیت رجم بھی تھی۔ اور رجم کیا ہے نبی کرمؐ نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ زمانہ گزرنے کے بعد کہ کوئی کہے کہ ہم تو اللہ کی کتاب میں آیت رجم نہیں پاتے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کے بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو جس پر گواہ ہوں یا حمل ہو اس عورت کو جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔ (ترمذی، جلد اول، باب 957، حدیث 1431، صفحہ 518)

قارئین اس الجھی ہوئی عبارت سے کچھ سمجھے؟ لب لباب یہ ہے کہ حضورؐ اور ہم سب رجم کیا کرتے تھے کیونکہ یہ رب کا نازل کیا ہوا حکم تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔ بلکہ زنا کے مرتکبین کے لئے دوسرا حکم ہے اور بڑی وضاحت سے ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (24/2) زنا کار عورت اور مرد ہر ایک کو سو چھڑی مارو اللہ کے دین کے مقابلے میں ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم پر غالب نہ ہو۔ اگر تمہارا اللہ پر ایمان ہو اور آخرت پر۔ اور ان کو سزا دیتے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود ہو۔

اس واضح حکم کے بعد نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کیسے غیر قرآنی سزا مرتکبین کو دے سکتے تھے؟ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے رجم کی آیت تو قرآن کریم میں ہے نہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک جرم کی دو سزائیں نہیں ہوا کرتی۔

اگر سزا ہے سو کوڑوں کی بلا تخصیص اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا مقصود تھا تو بڑی آسان بات تھی رب کے لئے اس آیت ۔الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا ۔میں دو لفظ بڑھا دیتا مزوجین اور غیر موزوجین کا کوئی ان سے پوچھے کہ وہ آیت رجم گئی کہاں جواب اسی حدیثوں میں ملے گا کہ عائشہؓ صدیقہ کی بکری کھا گئی۔ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہوا ہے بکری کھا سکتی ہے؟ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (15/9) تحقیق کہ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

ہمارا مذہبی طبقہ ان ایرانی کہانیوں کو مانتا ہے جہاں ان مفاد پرستوں نے کسی جلیل القدر صحابی کا نام جڑ دیا پھر اس پر تحقیق کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی حالانکہ اللہ اپنی کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔ (اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا) (25/73) (رحمان کے بندے وہ ہیں) جن کے سامنے اگر رب کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گرتے۔ لیکن مذہبی طبقہ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کسی بات کو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) تک یا صحابی تک پہنچا دیجئے پھر اس پر غور وفکر تحقیق وتنقید کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ لوگ ہیں جو عقل وفکر سے کام نہیں لیتے (22/الانفال) ان کے دلوں پر تو تالے پڑے ہوئے ہیں (24/محمد) دراصل یہ لوگ آنکھوں کے اندھے نہیں بلکہ دل کے اندھے ہیں (46/الحج) اسی لئے انہیں حق اور باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

یہ ہمیشہ قرآن کریم کے ساتھ ہاتھا پائی میں مشغول رہتے ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور اسے جلا وطن کیا ابو بکر نے سو کوڑے مارے اور اسے جلا وطن کی اور عمر نے سو کوڑے مارے اور جلا وطن کیا۔

(ترمذی، جلد اول، باب 961، حدیث 1438، صفحہ 521)

آدھی سزا قرآن کی اور آدھی غیر قرآن کی یہ حضورؐ، ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے یہ غیر قرآنی سزا زانی کو دی۔ یا جس طرح پہلی حدیث میں "رجم" کی سزا دینے کا حکم حضرت عمرؓ سے منسوب کیا ہے۔ قارئین آپ کو اندازہ ہے کہ ایرانیوں نے کیا کیا ہے؟۔ انہوں نے حضورؐ اور ان جلیل القدر صحابہؓ کو کفار، ظالموں اور فاسقوں کے صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ اللہ کا واضح حکم ہے کہ جو بھی میرے نازل کردہ کتاب کے کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر، ظالم اور فاسق بدکار ہیں

ملاحظہ فرمائیے۔ چھپے زہریلے تیر۔

وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ o وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (5/44/45/47) جو اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں، ظالم ہیں اور فاسق بدکار ہیں۔

دیکھا کیسے تکنیک استعمال کی ہے بس عمرؓ کا نام لگا دیا خود دور کھڑے ہو گئے کہ ہم نے تو کچھ نہیں کیا خلیفہ دوم دین کا ستون ایسا کہہ رہے ہیں۔ یا اللہ میں شکر گزار ہوں کہ میں نے ان کے شوگر کوٹیڈ زہر کو پہچان لیا ہر ایک کو نگاہ بصیرت عطا فرمائیے کہ وہ بھی وہ کچھ دیکھے جو میں نے دیکھا۔ اور جن کے توسط سے میرے لکھے کو کتابی صورت دی اور چھاپا اور آپ کے بندوں تک پہنچایا انہیں بھی اس کا صلہ عطا فرمائیے۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا حضورؐ نے کہ جس نے جانوروں سے وطی (جماع) کی اسے پاؤ تو قتل کر دو اس کو اور اس جانور کو۔ پوچھا گیا ابن عباس سے کہ کیا وجہ ہے جانور کو قتل کرنے کی؟ یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف۔ انہوں نے کہا کہ حضورؐ سے کوئی وجہ نہیں سنی لیکن گمان رکھتا ہوں کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھایا جائے اس کا یا اس سے کچھ فائدہ حاصل کریں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

(ترمذی، جلد اول، باب 973، حدیث 1455، صفحہ 528)

اس سے ملتا جلتا فیصلہ پنجاب کے ایک گاؤں میں ہوا ایک لڑکے نے بھینس کے ساتھ یہی عمل کیا تھا اور لڑکا رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔ لوگ جمع ہوئے اور بڑے مولوی صاحب کو بلایا گیا اور کیس ان کے سامنے پیش ہوا مولوی صاحب نے پوچھا لڑکا....... کہا گیا کہ غیر شادی شدہ تھا، پوچھا بھینس کہا وہ شادی شدہ یعنی دو بار بچے جنی تھی۔

کہا لڑکے کو سو چھڑی مار کر چھوڑ دو اور بھینس کو ذبح کر کے گوشت کوؤں اور کتوں کے آگے ڈال دو۔ بھینس کے مالک نے کہا بھینس کا کیا قصور وہ تو بے زبان ہے اور لڑکے نے اسے درخت کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا ایسا لگتا ہے کہ وہ بھی اس بدفعلی پر راضی تھی ورنہ اس بدبخت کو ایک دو لاتیں مار کر پرے کرتی۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا حضورؐ نے کہ جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا یعنی اغلام بازی تو جہاں پاؤ فاعل اور مفعول کو دونوں کو قتل کر دو۔

(ترمذی، جلد اول، باب 974، حدیث 1456، صفحہ 528)

قرآن کریم میں تو ایسی سخت سزا نہیں سنائی گئی۔ نہ ہی اس فعل کو زنا کے زمرہ میں گنا گیا ہے۔ اسے فاحشہ کا لفظ دیا گیا ہے۔ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم سے کہا اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ (7:80) تم ایسی بے حیائی کیوں کرتے ہو۔ پھر اس سے اگلی آیت (7:81) میں کہا گیا کہ اس بے حیائی سے مراد اغلام ہے (نا نہیں) اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ اس کے لئے رب کا فرمان ہے۔ وَ الَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ

فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا (4/16) تم میں سے جو دو مرد آپس میں اس عمل کا ارتکاب کریں ان دونوں کو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں تو انہیں چھوڑ دو۔

تو کیا ان واضح آیات کے ہوتے ہوئے اللہ کا رسولؐ اغلام بازوں کے قتل کا حکم صادر فرما سکتے تھے؟ اور اللہ کی یہ وارننگ بھی ان کے سامنے موجود تھی۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (69-44/45/46) اور اگر یہ پیغمبر کوئی باتیں ہم سے منسوب کر لیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ کر ان کی رگ جاں کاٹ ڈالتے۔

تو اللہ کا فیصلہ تو یہ تھا کہ تکلیف دو اگر وہ توبہ کر لیں تو ان سے کوئی غرض نہ رکھو اور اللہ کا رسولؐ انہیں اپنے سامنے پیش کرنے کا بھی نہیں کہتے بلا تحقیق فرماتے ہیں کہ جہاں پاؤ قتل کر دو۔

---------☆☆☆-----------

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا اللہ کے رسولؐ نے کہ لڑائی میں مکر اور دھوکا دینا جائز ہے۔

(ترمذی، جلد اول، باب 1098، حدیث 1675، صفحہ 600)

---------- -----------

ہمیں اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر اس لئے بھی فخر ہے کہ وہ عام انسانوں کی کمزوری سے بالا تر تھے۔ اگر حضورؐ خداع و الکذب (دھوکہ اور جھوٹ) کے خود مرتکب تھے اور امت کو اس کی اجازت بھی دیتے تھے جیسے کہ حدیث کے عربی متن میں ہے۔ تو پھر کیا فرق ہوا ہم میں اور انؐ میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے پر لعنت اور دھوکے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اس لئے ایرانیوں نے حضورؐ کو اس صف میں لا کھڑا کیا۔

یاد رکھئے بظاہر بڑی بے ضرر حدیث یعنی روایت نظر آئے گی مگر یہ ممکن

ہی نہیں کہ دشمنان دین نے اس میں حضوؐر اور ازواج مطہرات ــ کے لئے سب وشتم اور توہین کے تیر نہ رکھے ہوں ۔ ان کی رات دن کی سوچ یہی تھی کہ کس طرح اہل اسلام کے اکابرین کو ان کی نظروں میں حقیر ثابت کریں ۔ چلو وہ تو دشمن ہے اور دشمن کا کام ہی وہی ہے جو انہوں نے کیا ، مگر مسلمانوں کو کیا ہو گیا جو ان کے لکھے کو منزل من اللہ کی طرح سینے سے لگائے ہوئے ہیں ۔

---------☆☆☆---------

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے فرمایا اے اباذرؓ تو جانتا ہے کہ کہاں گیا آفتاب؟ کہا راوی نے کہ عرض کی میں نے کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ۔ فرمایا کہ وہ جاتا ہے تا کہ اجازت مانگے سجدے کی ، سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے کہ پھر طلوع کر جہاں سے آیا تھا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے کہا راوی نے پھر پڑھی حضوؐر نے یہ آیت ذالک ۔ اور کہا راوی نے یہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعود کی ۔

(ترمذی ، جلد اول ، باب 1409 ، حدیث 2186 ، صفحہ 787)

قارئین ملاحظہ فرمایا سورج اللہ کے عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے اور اجازت مانگتا ہے طلوع ہونے کی ۔ اگر یہی حدیث پاکستان کی کسی چینل سے بیان کی جائے کہ سامعین و ناظرین اس وقت سورج غروب ہوا اللہ کے عرش کے نیچے سجدہ ریز ہے ۔ ہم اجازت چاہتے ہیں کل ملیں گے ۔ تو جن ملکوں میں سورج موجود ہو گا وہ کیا سوچیں گے کیونکہ سورج کبھی غروب نہیں ہوتا پھر جب ان سے کہا جائے گا کہ یہ بات مسلمانوں کے نبی نے فرمائی تھی اور یہ کہ اُن کی ہر بات وحی تھی لیکن غیر متلو تو ان کا ہمارے رب اور پیغمبر پر سے ایمان اٹھ جائے گا ۔ وہ کبھی اسلام کے نزدیک نہیں آئیں گے ۔

****

---------☆☆☆---------

روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے اللہ کی کہ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے ، اس نے کہا میں دوست رکھتا ہوں ، تین بار اس نے کہا ۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لئے ایک جھول اس لئے کہ فقر (مفلسی) بہت جلد آنے والا ہے ۔ اس طرف جو مجھے دوست رکھے انتہا تک ۔

(ترمذی ، جلد دوم ، باب 1475 ، حدیث 2350 ، صفحہ 32)

اللہ تبارک وتعالیٰ تنگ دستی فقر اور فاقہ غربت اور ناداری کو اپنا عذاب فرماتے ہیں ۔ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا (20/124) جس نے مجھے یاد نہ رکھا میں اس کی روزی تنگ کر دیتا ہوں ۔ یعنی روزی تنگ ہونا فقر و فاقہ اللہ کی طرف سے ایک عذاب ہے ۔ اور اللہ کا پیارا نبی یہ کہے کہ میری قربت اور دوستی چاہتے ہو تو فقر و فاقے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ کیا یہ قول حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے؟

اس کے نیچے والی حدیث یہ بھی ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرا اور مہاجرین اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے ۔ یہ سب کیا ہے؟ یہ کہ مسلمان اس دنیا میں مفلوک الحال تنگ دست اور مسکین ہی رہے ۔ اور خوش فہمی میں رہے کہ اللہ کو فقر و فاقہ عزیز ہے ۔ اس آیت کریمہ کے آخر میں رب نے فرمایا ہے ۔ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۔ کہ اسے بروز قیامت اندھا اٹھاؤں گا ۔ دوسرے مقام پر بھی رب نے فرمایا ہے ۔ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۔ (17/72) دنیا کا اندھا آخرت میں بھی اندھا ہو گا ۔

---------☆☆☆---------

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اہل جنت کی عورتوں کی سفیدی صاف نظر آئے گی اگر وہ ستر لباس پہنے ہو گی یہاں تک کہ ہڈیوں کا گودا نظر آئے گا گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈوری ڈالو تو وہ نظر آئے گی باہر سے۔ اگر دنیا کے ایک پتھر میں یہ خاصیت ہے تو عقبیٰ کے حور میں کیا کچھ نہیں ہو گا۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1519، حدیث 2533، صفحہ 112)

یہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ کہ انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضوؐر نے کہ جنت میں مومن کو جماع کی قوت اتنی اتنی دی جائے گی۔ کہا گیا یارسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ۔ فرمایا سو آدمیوں کی طاقت ہو گی۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1520، حدیث 2536، صفحہ 115)

خوبصورتی میں بے مثال، عریانگی میں باکمال کہ گو وہ بھی نظر آئے گا ستر لباس میں سے بھی اس کی ہر چیز صاف نظر آئے گی اور مرد کو جماع کی طاقت سو آدمیوں کے برابر ہو گی، تب تو یہ دوسرا کام ہی نہیں کرے گا، یا اللہ اپنی حوروں کی حفاظت فرمایئے۔ میں بھی حیران تھا کہ لوگ دھماکہ خیز جیکٹ پہننے پر کیوں رضامند ہو جاتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ایسی حوروں کو آغوش میں لینے کے لئے تو ہر شخص جیکٹ پہننے کے لئے تیار ہو گا۔ پچھلے دنوں پتہ چلا تھا کہ ایک شاگرد نے اپنے حضرت جی سے کہا کہ جیکٹ میں ذرا پاوڈر (بارود) کم ڈالا کریں، کیونکہ دولڑکوں نے خواب میں شکایت کی کہ حضرت جی صاحب اتنا زیادہ پاوڈر ڈالتے ہیں کہ ہم جنت سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضوؐر نے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس اس میں خیانت کرے۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1561، حدیث 2631، صفحہ 174)

اگر منافق کی یہی تین نشانیاں ہیں جھوٹ، وعدہ خلافی اور خیانت تو ہم غرق ہو گئے۔ یہ تینوں نشانیاں تو پاکستان کے وزیروں میں ہیں۔ جو بات وہ منہ سے وہ نکالتے ہیں وہ سراسر جھوٹ ہوتی ہے، جو وعدہ کرتے ہیں جھوٹا ہوتا ہے، اور جو امداد ملتی ہے اس میں ہر ایک خیانت کرتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم منافقوں کے زیرسایہ زندگی گزار رہے ہیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضوؐر نے متفرق ہو گئے یہود اور نصاریٰ اکہتر فرقوں میں، میری امت ہو جائے گی تہتر فرقے۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1565، حدیث 2640، صفحہ 178)

ہو سکتا ہے کہ حضوؐر نے یہ بات فرمائی ہو مگر ضروری نہیں کہ انہوںؐ یہ بات فخریہ انداز میں کہی ہو۔ یہ بات انہوںؐ نے افسوسناک انداز میں کہی ہو گی کہ دیکھو یہود و نصاریٰ میں اکہتر فرقے ہوں گے اور اسلام میں تہتر فرقے بن جائیں گے۔ تو امر لازم یہ ہے کہ ہم ماتم کریں اس المیہ پر کہ ہم تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ حضوؐر نے فرمایا تو ہم تہتر فرقے بن کر دکھائیں۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے جابرؓ سے کہ حضوؐر نے منع فرمایا کہ سفر سے تم آ ورات کو بیوی کے پاس داخل ہوں۔ یہ حدیث احسن ہے مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو دیر سے آؤ اپنی عورتوں پر سفر سے اور فرمایا ابن عباس نے کہ دو شخص داخل ہوئے اپنے گھر میں حضرتؐ کے منع فرمانے کے بعد تو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرتؐ کے نافرمانی کے سبب۔

(ترمذی، جلد دوم باب 1603، حدیث 2712، صفحہ 207)

اے دارالعلوم کے موٹے پیٹ والے بھائیو! تمہاری غیرت کہاں مر

گئی اس حدیث کو پڑھنے کے بعد بھی تم زندہ ہو۔ تمہیں موت کیوں نہ آئی یہی حدیث تم شاگردوں کو پڑھاتے ہو۔ کیا ہماری صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قبیل کی تھیں کہ شوہر جہاد کے لئے گیا یا سوداگری کا مال لے کر گیا تو بیویاں یار کو بلالیتی ہیں۔

اگر تم اس حدیث کو ہضم کر لیتے ہو اور اس کو سچ مانتے ہو اور اس کو حدیث سمجھتے ہو تو یہ صحابہ کی سنت ہوئی جس کی پیروی تم پر اور دیگر مسلمانوں پر فرض ہے اور تمہاری بیویوں پر بھی۔ جب کوئی بھی ہفتہ عشرہ کے لئے باہر جائے تو تبلیغ کرو کہ بیویاں اس حدیث کی طرح اپنے یار کو بلالیا کریں اور تم بھی حضورؐ کے فرمان پر برابر عمل کرو واپسی پر رات ہوٹل میں گزارو اگر بیوی نے کسی یار کو بلایا ہے تو انہیں انجوائے کا موقع دو۔

---------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا حضورؐ نے بچو تم برہنہ ہونے سے اس لئے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ تم سے جدا نہیں ہوتے صرف اس وقت جب تم پاخانہ کرتے ہو یا تم جماع کرتے ہو اپنی عورت سے سو تم حیا کرو اس سے اور تعظیم کرو ان کی۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1643، حدیث 2800، صفحہ 234)

چلو کبھی کبھی تو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ تنہا چھوڑ دیتے ہیں تو پھر برہنگی میں کیا حرج ہے؟۔ یہ بھی اللہ کے رسول کا حکم نہیں ہے زرتشتی حکم ہے۔

---------☆☆☆----------

ابو درداؓ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہ دوں میں خبر تمہیں ہر عمل سے بہتر عمل کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر ہے تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر ہے اس سے کہ تم گردنیں مارو دشمن کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری۔

انہوں نے کہا ہاں فرمایا رسول اکرمؐ نے کہ ذکر ہے اللہ کا۔ معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1703، حدیث 3377، صفحہ 501)

اس ایک من گھڑت روایت نے پوری مسلم امت کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا آج برصغیر کا مسلمان ہو یا برکبیر کا جہاں جہاں اسلام پہنچا ہے وہاں وہاں ایرانیوں کی انتقام بداماں کتابیں بھی پہنچی ہیں ہر جگہ مسجدوں میں لوگ تسبیح پھیرتے نظر آئیں گے۔ کیا ہو رہا ہے؟ اللہ کے نام کو گنا جا رہا ہے۔ اگر کوئی انہیں سمجھائیں کہ یہ عمل عبث ہے، اس پر اپنی توانائیاں ضائع نہ کریں تو یہ آیت پیش کریں گے۔ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ (2/152) ترجمہ یہ کریں گے۔ تو میرا ذکر کر تو میں تیرا ذکر کروں گا۔ یعنی ایک تسبیح گل محمد خان پھیر رہا ہے دوسری اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جل جلالہ اپنے فرشتوں کے درمیان بیٹھے گل محمد خان، گل محمد خان گن رہے ہیں۔ اگر اللہ کا مقصد یہی ہوتا جو ہمارا عمل ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے تم مجھے گنا کرو میں تمہیں گنا کروں گا۔ دنیاوی مالک ہو یا حقیقی مالک ہو اسے کام سے دلچسپی ہوتی ہے نام سے نہیں

اس کا صحیح مفہوم تو یہی ہے کہ تم مجھے یاد رکھو جب میں یاد رہوں گا تو تم غلط کام کر ہی نہیں سکو گے تمہیں باز پرس اور محاسبہ کا ڈر ہوگا، میری سزا کا خوف ہوگا۔ اس کے بدلے جب میں اپنی نعمتیں تقسیم کروں گا تو تمہیں یاد رکھوں گا۔

اگر اس قسم کا ذکر جو ہمارے ہاں ہوتا ہے کارآمد ہوتا بھی تو اندازا کیجئے ایک طرف اللہ کی ذات جس کی نعمتیں بے شمار بصارت کی طاقت، قوت گویائی، سماعت کی نعمت، اکل و شرب اور دیگر ہزار ہا نعمتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں اور کوئی پابندی نہیں ہے۔ جتنے گلاس پانی پیو، جتنی بار بولو، جتنی بار سنو اور جتنی بار دیکھو اجازت ہے اور بیوقوف بندے کو دیکھو وہ گن کر نام لے رہا ہے۔ یہ حساب کتاب تو کسی دکاندار سے رکھو جو تم سے حساب کتاب رکھتا ہے، جس نے اپنے خزانوں کے در تمہارے لئے کھول رکھے ہیں اس سے حساب

کتاب؟ یہ تسبیح تو افلاطون کے زمانے سے چلی عرب میں اسے محی الدین ابن عربی نے متعارف کرائی، پھر ایران پہنچی وہاں سے ہندوستان پہنچی۔ جب ہی تو میراجی کہتی ہیں (اچھا ہوا میری مالا ٹوٹی میں رام جپنے سے چھوٹی) روایات کی کتب جھوٹی سہی مگر کوئی بتا دے کہ کسی نے ذکر کیا ہو کہ حضورؐ کے ہاتھ میں تسبیح تھی یا جب ہم گئے تو حضرت ابوبکرؓ صدیق تسبیح پھیر رہے تھے یا جب عمر فاروقؓ سے تسبیح گر پڑی تو معاذ بن جبلؓ نے اٹھا کر دی۔ تسبیح کا ذکر کتب روایات میں اس لئے نہیں ملتا کہ یہ ہمارے ہاں بھارت سے آئی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں وہ روایات بار پا گئیں مقبول ہوئیں جن کے ساتھ بڑے بڑے صحابہ کرام کا نام ہو آخر میں بات رسول مکرمؐ تک پہنچا دی گئی ہو۔ نچلی روایت ملاحظہ ہو۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی انگلوں سے تسبیح گنتے تھے۔ (یہ اردو ہی غلط ہے) عربی متن میں لکھا ہے حضورؐ بیٹھے تھے (التسبیح بیدہٖ) وہ ہاتھ سے تسبیح کرتے تھے

(ترمذی، جلد دوم، باب 1742، حدیث 3486، صفحہ 537)

انہی روایات کی بنا پر ہمارے بڑے بزرگ بعد نماز کے بیٹھ کر انگلیوں پر کچھ گنتے ہیں۔ آج کل تو کلکولیٹ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی بازار میں ایک آلہ ملتا ہے اسے دبایئے جتنی بار دبائیں گے میٹر میں عدد آئے گا اس طرح آپ کو خدشہ نہیں رہے گا کہ کہیں اللہ کا نام غلطی سے زیادہ لے لیا یا کم۔ سچی بات ہے بھائی حساب کتاب تو باپ بیٹے کے درمیان بھی ہوتا ہے۔

--------☆☆☆----------

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضورؐ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہوگا جنت میں۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1742، حدیث 3506، صفحہ 542)

قارئین کرام بزرگ و برتر ناموں سے نہ گھبرایئے۔ یہ تو دشمنوں

اور شکست خوردہ عناصر نے ہمیں برباد کرنے کے لئے جال پھیلایا ہے۔ جنت میں داخلے کی راہ داری وہی ہے جو اللہ نے متعارف کرائی ہے۔ اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ اس جل جلالہ کا رسولؐ اس کے مخالف بات کرہی نہیں سکتا۔ اللہ کا فرمان ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ o (2/214)

کیا تم نے سوچ رکھا ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل کر دیئے جاؤ گے۔ حالانکہ ابھی تم پر وہ کچھ نہیں گزرا جو تم سے پہلے ایمان والوں پر گزر چکا ہے ان پر سختیاں گزریں مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے حتیٰ کہ رسول اور اہل ایمان چیخ اٹھے تھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ کہا قریب ہے اللہ کی مدد۔

ملاحظہ فرمایا دخول جنت کے بارے میں اللہ نے کیا شرائط رکھیں ہیں۔

اور ایران شہر ترمذ کے رہنے والے جو ہجری 279 میں گزرے ہیں نہ حضورؐ سے ملے نہ کسی صحابی سے ملے وہ بتاتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو یاد کرے داخل ہوگا جنت میں۔ اگر کوئی شخص یہ بات مان لے تو وہ گویا اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ کی ذات پر ایک ایرانی کی ہفوات کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے۔

فائدے والا کام تو یہ ہے کہ اگر بندے کا نام عبدالرزاق ہے تو وہ اپنے میں رزاقیت پیدا کرے اللہ کے بندوں کو رزق بہم پہنچانے کا کام کرے۔ اگر عبدالرحیم ہے تو رحم کا مادہ پیدا کرے اگر عبدالغفور ہے تو عفو اور درگزر سے کام لے۔ وقس علیٰ ھذا۔ صرف وہی نہیں ہر مسلمان میں یہی خوبیاں ہونی چاہیے نام میں کچھ نہیں کام میں انعام ہے، اکرام ہے

--------☆☆☆----------

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ اعرابی آیا اور اس نے کہا کیوں کر

جانوں میں کہ آپ نبی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں بلاؤں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو تو جانے گا۔ پھر بلایا آپ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضوؐر کے سامنے گر پڑی پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

(ترمذی، جلد دوم، باب 1748، حدیث 3628، صفحہ 582)

شاخ نے گواہی پھر بھی نہیں دی آئی اور چلی گئی۔ خیر پھر بھی اسے معجزہ کہیں گے۔ معجزے کا مادہ عجز ہے، کسی کو عاجز کرنا کہ وہ آپ کی ناممکن بات کو مان لے۔ اللہ اس طرح ایمان لانے کو ایمان نہیں تسلیم کرتا۔ ٹکے کا مٹکا خریدنے سے پہلے ہم ٹھوک بجا کر دیکھتے ہیں کہ ٹوٹا ہوا تو نہیں ہے، ایرانیوں کے قصہ کہانیوں پر ہم کیسے ایمان لے آئیں۔ اللہ فرماتے ہیں۔ **وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا** ۔ (25/72) میرے بندوں کے سامنے جب آیات پڑھی جاتی ہے تو وہ اندھے بہرے بن کر نہیں گرتے۔

جب حضوؐر نے نبوت کا اعلان کیا تو انہوں نے معجزہ طلب کیا حضوؐر انہیں جواب دیا جو قرآن کریم میں محفوظ ہے۔ **فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ** (10/16) فرمایا میں نے تم میں اپنی پہلے کی زندگی گزاری ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، کسی کا حق نہیں مارا، وعدہ خلافی نہیں یہی میرا معجزہ ہے۔ یہ قرآن میرا معجزہ ہے۔ یہ تھا ان کا معجزہ نہ کہ کھجور کی شاخ۔

----------☆☆☆----------

روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں آپؐ سے کس طرح بغض رکھوں گا؟ اور آپؐ ہی کے سبب اللہ نے مجھے ہدایت کی۔ فرمایا کہ جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

(ترمذی، جلد دوم، باب فضل العرب، حدیث 3927، صفحہ 671)

----------☆☆☆----------

پہلی بات تو یہ ہے کہ سلمان نام نہ تو قرآن کریم میں۔ ہے اور نہ ہی اس نام کا کوئی صحابی تھا۔ فارس کا رہنے والا بھی سلمان نہیں سلیمان تھا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ بغض نہ رکھنا اور احترام کرنا اُس کا کرنا چاہیے جس کو اللہ نے نوازا ہے۔ وہی احترام کے قابل ہے۔ **اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ** (49/13) تم میں مکرم (عزت) کے قابل وہ ہے جو متقی ہے۔ اب چاہے وہ عرب ہو یا عجم **وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا** (25/73) جو رحمان کے بندے ہیں انہیں اگر رب کی آیات بھی سنائی جاتی ہیں تو بھی وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر عمل نہیں کرتے۔

معزز اہل فکر قارئین

حضوؐر کی بعثت سے پہلے وحی کہیں بھی اصلی شکل میں موجود نہ تھی۔ یہ دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ انسانیت ہر جگہ ٹھوکریں کھا رہی تھی۔ حضوؐر کی آمد پر گویا عروق مردہ میں خون دوڑنے لگا، شکوک وشبہات سے چھلنی دامن رفو ہو گئے۔ شخصیت پرستی کے سارے بت یکا یک اوندھے منہ گر کر ریزہ ریزہ ہو گئے۔ تقلید کے پہنے ہوئے ہاروں کے تمام پھول مرجھا گئے۔ منتشر خیالات میں یکسوئی آ گئی۔ بھٹکی نظر حقیقی بصارت سے ہمکنار ہوئی، انسانیت کے لڑکھڑاتے قدموں کو استقامت ملی، بھٹکے ہوئے آہو کو اپنی منزل مل گئی۔ تفکر اور تدبر کو راہ ملی باطل مٹ گیا حق اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ اس سے بڑی توہین رسول کریم کی اور کیا ہوگی کہ شکست خوردہ ایرانیوں نے انہیں عورت سے محبت کے طریقے

بتانے والا ثابت کیا ہے۔ یہ حدیث ملاحظہ ہو جو حدیث کی ہر کتاب میں موجود ہے۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی اکرم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بیوی زینب کے پاس اور پوری کی اپنی حاجت یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے تم میں کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے کہ اُس کی بیوی کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ یعنی فرج (سوراخ)

(ترمذی، جلد اول، باب 783، حدیث 1158، صفحہ 414)

پہلے تو یہ ذہن نشین کر لیجئے کہ ''فرج'' کا لفظ قرآن کریم میں بھی ہے۔ عربی سے انگریزی لغات میں اس کا ترجمہ یہی ہے جو پیش کیا جا چکا ہے یعنی۔ OPEN WIDE HOLE کھلا چوڑا کشادہ سوراخ۔ ہند و پاک میں جید علماء نے اس کا ترجمہ کیا ہے عفت اور کچھ نے اس کا ترجمہ کیا ہے شرمگاہ۔ جو مفہوم ہمارے بزرگوں نے پیش کیا ہے وہ حضورؐ بھی پیش کر سکتے تھے۔ لیکن اس طرح ایرانیوں کی آتش انتقام ٹھنڈی نہ ہوتی۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ نہ اُنؐ سے ایسے سوال پوچھے گئے نہ انہوںؐ نے حیاسوز جواب دیئے ہوں گے۔

ایمان ایمان سے کہیے بالائی روایت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالی نہیں ہے؟ جبکہ حضورؐ کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہؓ ان کے بارے میں فرماتی ہیں۔ روایت ہے عائشہ صدیقہؓ سے کہ رسول مکرمؐ میرے ساتھ روزے میں بوس و کنار کرتے تھے (وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے)

(ترمذی، جلد اول، باب 494، حدیث 728، صفحہ 276)

اغیار کہیں گے یہ ہے شہوت پر قابو کہ روزے میں بوس و کنار اور پرائی بہو بیٹی کو دیکھ اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے گھر آ کر نہ صرف اپنی خواہش پوری کر لیتے تھے بلکہ صحابہ کو بھی یہی نصیحت کرتے تھے کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔ فرمان رسولؐ کہ (عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں)

کیا حضورؐ پر شیطان اثر انداز ہو سکتا تھا؟ اللہ کا تو فرمان ہے۔ کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (15/42) میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔ اور شیطان نے بھی یہ اعتراف کیا کہ۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (15/40) صرف تیرے مخلص بندے ان میں سے محفوظ رہیں گے۔ نبی سے زیادہ مخلص اور کون ہوگا؟ مگر حدیث سب کچھ غلط ثابت کر رہی ہے۔ حضورؐ کو بھی اللہ کے مخلص بندوں کے صف سے نکال رہی ہے؟ اُنؐ پر شیطان صفت عورت نے اثر کیا اور وہ مغلوب ہو کر اپنی بیگم کے پاس گئے اور حاجت پوری کی۔

میری ہر قاری سے التجا ہے کہ کچھ دیر کے لئے امام صاحب اور کتب روایات کا احترام اللہ کے لئے ایک طرف کیجئے اور اس کتاب کو غور سے پڑھیئے انشاللہ آپ بھی اس نتیجے پر پہنچیں گے جہاں میں پہنچا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے آمین۔

☆☆☆☆☆☆

اب میں آپ کی خدمت میں چند بین الاقوامی شہرت کے حامل غیر مسلم ہستیوں کی تحریریں پیش کرتا ہوں کہ مغربی مفکرین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ جنہیں ہم نے اپنا سمجھا تھا ان کا حال تو آپ دیکھ چکے۔

ذرا غور کریں ایسا شخص جس نے حسن یوسف رکھتے ہوئے بھرپور جوانی کے عالم میں مردانہ حسن و جمال اور شوکت جسمانی کے باوجود عرب کی گرم آب و ہوا میں رہ کر ایک زیادہ عمر والی بیوہ کے ساتھ نکاح کیا اور عمر گزاری۔ جو ساری زندگی یتیموں اور بیواؤں کو سہارا دیتے رہے۔ اسے عجمی اماموں نے کہاں لا کھڑا کیا۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان اور ہم انہیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ غیروں کی نظروں میں حضورؐ کا کیا مقام ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆- اگر انگلینڈ پر ہی نہیں! یورپ پر آئندہ صدی میں کسی مذہب کا راج

ہوگا تو وہ صرف اور صرف اسلام ہوگا۔ میں نے دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمیشہ ادب واحترام کی نظر سے دیکھا ہے۔ سبب یہ کہ وہ واحد مذہب ہے جو ہر زمانے کے تقاضے پورے کرتا ہے۔ ایسا دین جو خود بھی قوی ہے اور قوت بخش بھی۔ میں نے پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کا بغور مطالعہ کیا ہے حیران کن شخصیت! (برخلاف عام کرسچئن عقیدے کے) میں انہیں انٹی کرائسٹ نہیں بلکہ انسانیت کا نجات دہندہ سمجھتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ ان جیسا کوئی شخص آج کی جدید دنیا کی ڈکٹیٹر شپ سنبھال لے تو وہ نہایت کامیابی سے انسانیت کے سب مسائل حل کر ڈالے گا۔ اور یہ سب اس انداز سے کہ بنی نوع انسان کو امن وسکون اور سچی خوشی حاصل ہو جائے۔ میں پیش گوئی کر چکا ہوں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا دین مستقبل کے یورپ (مغرب) کو اسی طرح قابل قبول ہوگا، جس طرح آج کے یورپ میں اسلام کی قبولیت کا رجحان شروع ہو رہا ہے۔

(سر جارج برنارڈ شا، دی جنوین اسلام-1936ء)

جتنے اور جیسے دروغ اہل مغرب نے اندھے جذبات میں ڈوب کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہستی کے بارے میں گھڑے ہیں، وہ خود ہمارے منہ پر ذلت کا طمانچہ ہیں۔ ایک کم گو خلیق اور عظیم روح ایسی روح، ایسی شخصیت جو بے حد مخلص کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی، دنیا کو روشن کرنا اس کے مقدر میں لکھا تھا اور یہ حکم اس بارگاہ سے جاری ہوا تھا جو اس تمام کائنات کی خالق ہے۔

(تھامس کارلائل۔ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ 1840ء)

تاریخ صاف طور پر اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ تاریخ کی سب سے زیادہ ناکارہ افواہ یہ کہ کٹر مسلمان تلوار کی نوک پر اسلام کا نام لے کر دنیا کو فتح کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ افسوس کہ مورخین نے اس جھوٹی داستان کو جتنا دہرایا ہے، اس سے بڑھ کر کسی جھوٹ کو نہیں دہرایا۔

(ڈی۔ لیسی اولیری، اسلام ایٹ دی کراس روڈز، لندن 1923ء)

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا بلند پایہ ذہن بادشاہت کی شان وشوکت کو ایک آن میں ٹھکرا دیتا ہے۔ خداوند کے اس پیغمبر نے وہ سب کام اپنے ہاتھوں سے کیے جو ایک عام غریب آدمی کیا کرتا تھا۔ گھرانے کی پوری دیکھ بھال اور خدمت، وہ چولہے میں آگ بھی جلا لیا کرتا تھا۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے فرش پر جھاڑو بھی دے دیا کرتا تھا۔ بکریوں کا دودھ دوہتا تھا، اپنے جوتوں اور کپڑوں کی مرمت خود کیا کرتا تھا۔ ترکِ دنیا کا شائبہ نہ تھا، اور نہ ہی کوئی دکھاوا۔ جب کہ عرب اس کے قدموں تلے تھا۔ اس کی خوراک ایک بدو سے بہتر نہ تھی۔

(ایڈورڈ گبن، دی ڈیکلائین اینڈ فال آف دی رومن امپائر-1823ء)

☆☆☆☆☆☆

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے زیر تحفظ وزیر نگرانی افراد کے لئے انتہائی باوفا اور لائق اعتماد محافظ تھے۔ بہت ہی نفیس گفتگو کرتے، ایسے شیریں دہن کہ گویا منہ سے پھول جھڑتے ہوں۔ جو بھی ان سے ملتا، اس کا دل عقیدت سے لبریز ہوتا۔ جو ان سے قریب ہوتا، وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرنے لگتا۔ کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے آپؐ سے مل کر کہا "میں نے زندگی میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسا شخص نہیں دیکھا۔ نہ پہلے اور نہ ان کے بعد۔ وہ جو بات کہتے احتیاط کے ساتھ لیکن ان کے الفاظ اور جملے وزن بھی رکھتے تھے اور وضاحت بھی۔ جو وہ کہتے تھے اسے کوئی بھول نہیں سکتا تھا۔ (سٹینلے۔ لین پول، سپیچز اینڈ ٹیبل ٹاک آف دی پروفٹ محمدؐ)

قطعی ناممکن ہے کہ کوئی شخص رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور کیریکٹر سے واقف ہو کر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا شیدائی نہ بن جائے۔ وہ خالق کائنات کے عظیم پیغمبروں کے خاتم تھے۔ آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں جتنا بھی لکھوں جتنا بھی کہوں، میں جو محسوس کرتی ہوں، اسے بیان نہیں کر سکتی۔ میں اس عظیم پیغمبر کی حیات پاک بار بار پڑھتی ہوں اور ہر مرتبہ میرے دل سے تحسین و آفرین کے کلمات بلند ہوتے ہیں اور ہر بار عقیدت کے نئے جذبے بیدار ہوتے

ہیں۔

(اینی بسنت، دی لائف اینڈ ٹیچنگ آف محمدؐ مدراس 1932ء)

-----☆☆☆☆☆☆☆-----

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سخاوت اس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی کہ وہ غریبوں کو ہمیشہ اپنے گھر آنے پر اپنی ذات پر ترجیح دیتے تھے۔ ایسی مثال آپ کو کہیں نہیں ملے گی کہ وہ لوگوں کی عملی ضروریات پورے کرنے کے بعد مطمئن نہیں ہوجاتے تھے غریبوں کے ساتھ رابطہ رکھتے ان کی باتیں سنتے اوران کی زندگی بہتر بنانے کی تدبیریں کرتے۔ سچے کھرے دوست اورلائق اعتماد ساتھی! یہ تھے محمد! (صلے اللہ علیہ وسلم)

(ڈبلیو۔ سی۔ ٹیلر، دی ہسٹری آف محمڈن ازم اینڈ اٹزسیکٹ)

-----☆☆☆☆☆☆☆-----

حکومت کے بھی سربراہ اوردین کے بھی۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بیک وقت قیصر بھی تھے اور پاپائے اعظم بھی۔ لیکن وہ پوپ تھے پوپ کے دکھاوؤں کے بغیر، اور قیصر تھے قیصر کی فوجوں کے بغیر، محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) باقاعدہ فوج نہیں رکھتے تھے نہ ان کا کوئی باڈی گارڈ تھا، نہ پولیس فورس، نہ ہی وہ حکومت کے خزانے سے تنخواہ لیتے تھے۔ دنیا کی تاریخ میں اگر کسی ایک فرد نے اللہ کی حکومت زمین پر قائم کی تو وہ صرف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تھے۔ وہ ایک ایسی ہستی تھے کہ بغیر انسانی سہاروں کے اعلیٰ ترین قوتیں رکھتے تھے۔ اقتدار کی خواہش سے بے نیاز ان کی اپنی نجی زندگی اتنی سادہ تھی جتنی ایک عام آدمی کی ہوسکتی ہے۔

(ریورینڈ باس ورتھ سمتھ، محمدؐ اینڈ محمڈن ازم، لندن 1874ء)

-----☆☆☆☆☆☆☆-----

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مثال پوچھتے ہو؟ انسانوں کے لئے باعث تقلید گوہر آبدار، نکھرا ہوا بےداغ کردار، ان کا گھر، ان کا لباس، اوران کی غذا سادگی کے شہکار، شان وشوکت سے اتنے دور کہ اپنے ساتھیوں سے عقیدت بھرا جملہ بھی نہیں سن

سکتے تھے۔ ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے اور کسی سے مدد کے طالب نہیں ہوتے تھے۔ وہ ہمہ وقت سب کے لئے حاضر رہتے تھے۔ بیماروں کی عیادت کرتے اور دکھیاروں کی ہمدردی کے ساتھ مدد کرتے، ان کی نیک دلی، نیک عملی اور دریا دلی لاانتہا تھی۔ وہ فرد کو نہیں پورے معاشرے کو خوش حال دیکھنا چاہتے تھے۔

(ڈاکٹر گستاف ویل، ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز)

اگر ہم جائزہ لیں کہ انہیں کتنے کم وسائل میسر تھے اور کتنی دور پائیدار حیثیت میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے کام آگے بڑھ رہے ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ تاریخ عالم میں ان کا اسم گرامی ایک مخصوص چمک کا حامل ہے۔ وہ صرف مکہ کے نبی نہیں ہیں، یہ ان کا عطا کردہ جذبہ اور پیغام ہی تھا، جس کے طفیل دنیا میں انگنت سلطنتیں ابھریں، خوبصورت شہر آباد ہوئے، صرف محلات نہیں عبادت گاہیں تعمیر ہوئیں، صوبے کے صوبے اور ملک کے ملک ایمان کی لڑی میں پروئے گئے۔ ان سب چیزوں سے بالاتر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے احکام نے حیات انسان کو قاعدہ قانون بخشا۔ انسانی عظمت کا کوئی پیمانہ لے آیئے اوراس مقدس ہستی سے موازنہ کردیکھئے، اس معیار پر کوئی پورا نہیں اترے گا۔

(جے۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ سلیب، اسلام اینڈ اٹز فاؤنڈر)

-----☆☆☆☆☆☆☆-----

---وہ عرب----یہ محمدؐ-----اور ایک سوسال---

کیا یہ انقلاب ایسا ہی نہیں جیسے ریت کے کسی سیاہ گمنام ٹیلے پر آسمان سے بجلی کی لہر آگرے اور وہ ریت کا تودہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک آتش گیر مادہ میں تبدیل ہوکر اس طرح بھک سے اڑ جائے کہ دہلی سے غرناطہ تک اس کے شعلوں میں آجائے؟ نوع انسان خشک نیستاں کی طرح ایک شرارہ کے انتظار میں تھی۔ وہ بجلی کا شرارہ اس بطل جلیل کی صورت میں آسمان سے آیا اور تمام نوع انسانی کو شعلہ صفت بنادیا۔

(THOMAS CARLYLE.HEROES AND HERRO WORSHIP,P66)

ایک دوسرے مغربی دانشور (RAYMOND LEROUGE) کے الفاظ میں نبی عربیؐ اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی سیاسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرہ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی۔

(LIFE DE MOHAMET ..PP.18-19)

توہین رسالت پر بات چیت ہو رہی تھی تو علامہ اقبال نے فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ میرے رسول کے کپڑے میلے تھے تو میں اسے بھی توہین رسالت سمجھتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتے تھے کہ کاش ایران فتح نہ ہوتا ایران کی فتح میں اسلام کی شکست پوشیدہ تھی۔ بجائے یہ کہ ایران اسلام میں رنگ جاتا، ایران نے اسلام کو اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ آج اگر علامہ اقبال ہوتے اور وہ روایات کی ان کتب کو پڑھتے تو خودکشی کر لیتے۔

قارئین کرام مسلمانوں کی تحریر بھی آپ پڑھ چکے اور یہ تھی حضورؐ کے بارے میں غیر مسلموں کی رائے۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

مولانا حافظ عبدالکریم

یہ فہرست ہے روایات کی ، کہ اُنہوں نے کتنی جمع کیں ، اور کتنی رد کیں اپنی علمی بصیرت کی روشنی میں ، لہٰذا جو باقی ہیں ، اُن کا بھی اللہ حافظ ہے ، کہ اس میں غلطی اور سازش کے تحت کتنی شامل کی گئیں ہیں ... آج اگر کوئی کہے کہ یہ روایت قرآن سے ٹکرا رہی ہے، لہٰذا یہ قول رسول ﷺ نہیں ہو سکتا تو، لوگوں کو اس بات پر اعتراز کیوں ہوتا ہے ... **یاد رکھیں بلا تحریف صرف القرآن ہے ...**

	نام منکرین حدیث	کتنی حدیثوں کا انکار کیا	کب
(۱)	امام بخاری۔ (جنھوں نے چھ لاکھ احادیث میں سے صرف ۷۲۷۵ کو درج کتاب کیا)	۵,۹۲,۷۰۰	وفات سنہ ۲۵۶ھ / ۸۷۰ء
(۲)	امام مسلم (جنھوں نے تین لاکھ احادیث میں سے صرف ۴۳۴۸ کو درج کتاب کیا)	۲,۹۵,۹۵۲	″ سنہ ۲۶۱ھ / ۸۷۵ء
(۳)	ابن ماجہ۔ (جنھوں نے چار لاکھ احادیث میں سے صرف چار ہزار کو درج کتاب کیا)	۳,۹۹,۰۰۰	″ سنہ ۲۷۳ھ / ۸۸۶ء
(۴)	ابوداؤد۔ (جنھوں نے پانچ لاکھ احادیث میں سے صرف ۴۸۰۰ کو درج کتاب کیا)	۴,۹,۵۲۰۰	″ سنہ ۲۷۵ھ / ۸۸۸ء
(۵)	ترمذی ۔ (جنھوں نے تین لاکھ احادیث میں سے صرف ۳۱۱۵ کو درج کتاب کیا)	۲,۹۶,۸۸۵	″ سنہ ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء
(۶)	نسائی (جنھوں نے دو لاکھ احادیث میں سے صرف ۴۳۲۱ کو درج کتاب کیا)	۱,۹۵,۶۷۹	″ سنہ ۳۰۳ھ / ۹۱۵ء

امام بخاری کو بقول لوگوں کے بارہ لاکھ احادیث ملی تھیں، ورنہ چھ لاکھ کا تو خود اُن کو اقرار ہے۔